

1004

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम इन्टर मीडियेट बोर्स

फारसी

लेखक पंजाब युनिवर्सिटी लाइब्रेर

प्रकाशन वर्ष - 1896

आगत संख्या 1004

INTER-MEDIATE
KOPES

Approved Government
Printed by the
Principal
B. D. B. B.

1004



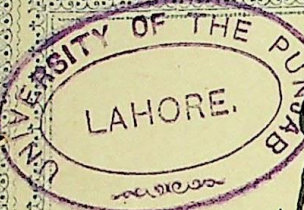
1004,U



۱۰۰۶

دکتر پندرا کر

جس کتاب پر پنجاب یونیورسٹی کی مہر ثبت نہ ہو اس کی خریداری جائز نہیں



۴/۱۰ الی

پنجاب یونیورسٹی

انٹرمیڈیٹ کورس فارسی

یعنی

فارسی زبان کا نصاب اُپیدران امتحان انٹرمیڈیٹ

یکسٹریکٹ

جس کو

سینٹ پنجاب یونیورسٹی مقرر فرمایا

۱۹۱۰ء

صاحب رجسٹرار بہادر کے حکم سے

۹۶ء

مطبع شمس الخضر پریس لاہور میں چھاپا ہے

سررشتہ پنجاب یونیورسٹی کی بے اجازت کوئی نہ چھاپے

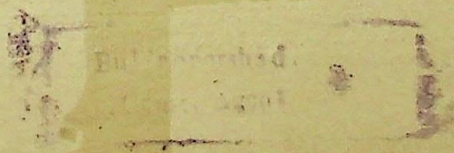


1004;U

قیمت فی جلد

منقول

۸۱



فہرست مضامین

حصہ نظم

صفحہ	مضمون	مضمون	عنوان کتاب
۲	اسے شمع در در بازار جان انداختہ	محمد بابی	قصیدہ عرفان
۳	اسے دانستہ در سایہ ہم تنخ و قلم را	مرحہ خانخانیان	
۶	زہر گلے کہ ہو اسے دلم نقاب کشاد	مرحہ حکیم ابو الفتح	
۱۰	ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید	دست کشمیر	
۱۲	ز آسمان وز زمین نژدہ ناگہان آمد	تہنیت خانخانیان	
۱۷	دگر فیض طہیست بس از آگاہی	مرحہ شاعرانہ سلیم	
۱۵	اسے دل بھی پرست راز دان آفتاب	مرحہ اکبر شاہ	قصیدہ نو طالعین
۱۶	زخو و گردیدہ بر بندگی چگونیم کام جان مہنی	مرحہ خانخانیان	
۲۱	نا اید ششم ہزار بخجور دارا دور باد	مرحہ حسین خان	
۲۲	با فال نیک ہر زمین بوس شہر یار	مرثیہ امیر زادہ فردوس و سادہ	قصیدہ تائیدی
۲۴	بہر بہار گل از زیر گل بر آرد صر	ناظمہ سلطان	
۳۱	در روزگار نامتواند شمار یافت	مرحہ مکاتہ قصیرہ ہند	کلیات غالب
۳۵	تو نگری نہ مال است پیش اہل کمال	فہم الموعظۃ والنصیحة	کلیات سعدی
۳۶	علم دولت تو روز بصر ابر ناست	فی صفۃ الربیع	
۳۸	خوش است عمر در ایام کہ باد وانی نیست	فہم الموعظۃ والنصیحة	
۳۹	اسے نفس الکو بدیدہ تحفیر سبکری	"	
۴۲	دیو روز جزائی و عہد برائی	"	

صفحہ	مضمون	مضمون	مضمون کتاب
۴۵	خدا یا جهان پادشاہی تراست	ہم ہر ہی کتاب	کتاب نامہ
۵۰	بزرگایندی دما بیگم	شاجات	
۵۲	شبہ چون عجز پور آراستہ	سبب نظم کتاب	
۵۵	شیدم کہ زندہ ہے جگر تافتہ	حکایت بر بیل قنیل	
۵۶	نظامی صاحب آوازہ	حبال و سرخام روزگار	
۶۰	ولا تا بزرگی پیاری بدست	گفتار در نصیحت	مثنویات
۶۶	وقت شد اکنون کہ بجاد و کری	جست شاف	
۶۶	شاہ فلک چو بکمان دست برد	صفت موسم ہرا	
۷۱	فضل خزان چون بچہ خانہ ساخت	فضل خزان	
۷۲	فضل بہاران چون علم در کشید	موسم بہار	
۷۹	خانہ خورشید چو زار گشت	گرا	شایانہ جلد اول
۸۱	قصر گویم کہ بشتہ ترخ	قصر نو	
۱۴۲	سخن ہر جہ گویم ہمہ گفتمہ اند	گفتار اند فرام آوردن شہنامہ	
۱۵	چو از دفتر این داستانہا بے	سرگذشت واقعی شاعر	
۱۶	دل روشن من چو پر گشت ازوے	بنیاد ہنادن کتاب و اندرز دوست درین باب	
۱۷	{ چو با امینی گشت کاؤس جفت	مردن کی کاؤس و بر تخت نشستن بخیسرو	شایانہ جلد دوم
۱۸	{ پُر اندیشہ شد مایہ در جان شاہ	برداشتن بخیسرو دل از جهان و در خانہ بسن برو کے کان	
۹۱	{ چو بر تخت شد نامور شہر بار	پرویش سران ایران راز بستن و ریخمانہ از بخیسرو	
۹۲	چنین داد پانچ گر نمایہ شاہ	پانچ بخیسرو بہ سران ایران	
۹۴	چو اسکندر آمد بہ نزدیک فر	ازم شکر کندر باشکر فرزند سی	

صفحہ	مضمون	مضمون	کتاب	صفحہ
۹۸	رونق عہد شباب است و گرتان را	ناله و فغان از خواہات زمانہ	عزایات دیوان حافظ	۴۵
۹۹	ساقیا بر خیز و در دہ جام را			۵۰
۱۰۰	زادہ خطا ہر پست از حال ما آگاہ نیست			۵۵
۱۰۱	دوش دیدم کہ ملاک در نیخانہ زدند			۵۶
۱۰۲	رسید شرو کہ ایام غم سخا بہ ماند			۶۰
۱۰۳	مژدہ اسے دل کہ میخالفنے سے آید			۶۱
۱۰۴	ابن چہ شورشیت کہ در دور قمر سے پیچم			۶۲
۱۰۵	اسے قبائے پادشاہی رست بر بالا کرتو	نذرت دنیا و بے ثباتی آن	رباعیات بیتا کی زبان	۶۴
۱۰۶	اسے درخ تو پیدا انوار پادشاہی			۶۵
حصہ ششم				
۱۰۹	خرمین چمن سخن بطراوت حمد بہار	نثر دوم	ادب نثر دوم	۱۴
۱۲۲	ابن کتاب را حکیم روشن راسے	رباجہ تمام	اخلاق ادب اول	۱۵
۱۲۸	در بیان جزاسے اعمال بر طریق مکارات	باب دہم تمام	اخلاق ادب اول	۱۶
۱۲۹	پاس مبقاس شمار بارگاہ بادشاہ حقیقی	رقعہ بدایا بیان فرنگ	اخلاق ادب اول	۱۷
۱۳۹	بحضرت شائبہ شاہی عرضداشت کترین	رقعہ اول	خطوط و رقعات ادب اول	۱۸
۱۴۰	اندھ قائلے آن گرامی برادر را	رقعہ شیخ ابو الخیر		۱۹
۱۵۰	عزیمت سفر و خدمت بادشاہی	رقعہ سخا خانان		۲۱
۱۵۱	چارہ اندوہ از بیرون سطلیبی	" "		۲۲
۱۵۲	کیسا خواہی زراعت کن	نثر دوم	نثر دوم	۲۳
۱۵۳	مبدع سخن و مخترع سنی حرف سرائے	انتخاب قصائد العارفین خاقانی		۲۴

صفحه	شروع مقصود	مقصود	کتاب	غنوان
۱۵۵	قبلہ و کعبہ دین ہنگام	خط بنام شیخ امام بخش ناسخ	حیات شریعت	خطوط و کتابات
۱۵۷	بجھنور و افسر اسر در خواب عالم الجناب	عرضہ شد در غایت گوزری الکرار و طبع		
۱۵۹	بنام ایزد امر و زرخ میگویم	نامہ بنام امی شتی زنگشور صاحب		
۱۶۱	پادشاه ایران	نذر کردہ طرز حکومت ایران و معاشرت	ایران	
۱۹۷	چون سکندر در شہر طراسے بچشمہ شکر	جنگ سکندر ببادرا	تاریخ التوحید	
۲۰۱	چون سکندر یک پارہ پاہ ایران	غلبہ سکندر بدارا	تاریخ التوحید	
۲۰۳	از آنگاہ کہ شکر ایران در ارض اریلا	جلوس سکندر در مملکت ایران	تاریخ التوحید	
۲۱۱	یزدجرد الاثیم را سر فرزند	جلوس بہرام گور	تاریخ التوحید	
۲۲۷	روز بست و چہام بیج الثانی	ملاقات ملکہ معظمہ قیصرہ مہند عثمانی	تاریخ التوحید	
۲۳۲	روز بست و سوم صبح از خواب برخاستم		تاریخ التوحید	
۲۳۹	روز چہشنبہ سلخ بیج الاول	ایران	تاریخ التوحید	
۲۴۶	دوشنبہ ہشتم از جہادی الاخرسے	پاریس	تاریخ التوحید	
۲۵۱	پوریاک پیر زادہ کیہر کس	ہوشنگ	تاریخ التوحید	
۲۵۵	آنکہ پاریس از تازی فنا شد	تیموس	تاریخ التوحید	
۲۵۶	آتش جم و چون رویش	جستید	تاریخ التوحید	

اسٹریڈیٹ کورس فارسی پنجاب یونیورسٹی

سینٹ پنجاب یونیورسٹی نے امتحان اسٹریڈیٹ (زمرہ آرٹس) ۱۹۶۰ء کیلئے مقرر فرمایا ہے اور یہی کورس مرہ عام مشرقی کے امیدواران امتحان انٹرنس کی تعلیم کیلئے بھی مقرر ہے

اس میں مندرجہ ذیل کتب انتخاب کیا گیا ہے

نظم	نثر
۱ قصائد عرفی ✓	۱ سنہ فخر لہوری ✓
۲ قصائد قافائی ✓	۲ انوار سہیلی ✓
۳ کلیات غالب ✓	۳ ابوالفضل ✓
۴ کلیات سعدی ✓	۴ کلیات غالب ✓
۵ سکندر نامہ ✓	۵ تاریخ ملکہم ✓ ۱۶۳۴
۶ قرآن السعدین ✓	۶ ناسخ التواریخ
۷ شامہ نامہ ✓	۷ سفر نامہ شاہ ایران بالاول
۸ دیوان حافظ ✓	۸ ایضاً باردوم
۹ رباعیات حکیم عمر خیام ✓	۹ نامہ خسروان ✓

اس کورس کے علاوہ ہر دو امتحانات مندرجہ بالا کے فارسی زبان کے نصاب میں احسن القواعد اور خبلاق محسنی بھی داخل ہیں جو علیحدہ مل سکتی ہیں

قصائد عرفی

صدباری

- | | | | |
|----|---------------------------------------|----|---|
| ۱ | گوهر ہر سو در حیب زیان انداختہ | ۱ | استیلا در در بازار جان انداختہ |
| ۲ | بیس ہمایون مرغ غفلت از آستان انداختہ | ۲ | نور حیرت در شب اندیشہ اوصاف تو |
| ۳ | میسرت کو تیر حکمی بر نشان انداختہ | ۳ | از کمان تاجتہ در چشم تخیل کردہ جا |
| ۴ | طرح رنگ آمیزی از فضل خزان انداختہ | ۴ | اسے بطبع باغ کو ان بہر بہان حدوث |
| ۵ | عادت خیمازہ در حیب کمان انداختہ | ۵ | سرعت اندیشہ را فکند در دمان تیر |
| ۶ | از نسیم عشوہ فرش ارغوان انداختہ | ۶ | در چمن با عجمت ہر قدم چون کربلا |
| ۷ | عفو تو شاہین رحمت را بران انداختہ | ۷ | مرغ طبع اند ہوا سے نصیحت نکشودہ بال |
| ۸ | فرش استبرق بہ زیر سایبان انداختہ | ۸ | سایہ پرورد غمت در آفتاب رختیز |
| ۹ | آن ہما تاسایہ پرین استخوان انداختہ | ۹ | طعم عشق ترا از مغز جان آوردہ ام |
| ۱۰ | غرّت و شان را از اوج غرّو شان انداختہ | ۱۰ | اسے غزلت را روانی دادہ وہ باز کرد |
| ۱۱ | شاوہی راحت نشان را ناتوان انداختہ | ۱۱ | ہر کجا با تاثیر غم را دادہ اذین عموم |
| ۱۲ | نوع و سان غمت را موکشان انداختہ | ۱۲ | زین خجالت چون برون آیم دل موج |
| ۱۳ | دل بہت آورد و جان را از میان انداختہ | ۱۳ | فیض را نامزم کہ ہر کس پای بہت ماندہ است |
| ۱۴ | دکند طرہ معنہ بر نشان انداختہ | ۱۴ | صید دل را بہر آگاہی ز صیاد ازل |

۱۵	کوہی درجیب عقل نکتہ دان انداختہ	کرده از عرفان لباس عجز را و من راز
۱۶	ریزہ آن را چیسیم اندر دوان انداختہ	طعمہ کرخوان عشق فگندہ ام و کام دل
۱۷	کاسے تو ہم در را عشق خود و عمان انداختہ	شرح گوید منع لب کن عشق گوید بغض و ن
۱۸	جوہر اول علم بر آستان انداختہ	دولت و صلت کہ دریا بد کہ با آن جری
۱۹	جام آب زندگی از دست جان انداختہ	حیرت حسن تر انازم کہ در بر مصل
۲۰	نطق را در معرض عقد اللسان انداختہ	وصف صفت کرب ہرورہ میرز و ن
۲۱	منطق را آتش اندر خانہ انداختہ	در ثنایت چون کشایم یک برق ناگسی
۲۲	مرغ اوصاف تو از اوج بیان انداختہ	من کہ باشم عقل کل ناوک اندازد ب
۲۳	لذت آوازہ در کام جہان انداختہ	سرت ذوق عرقیم کر نغمہ تو حید تو

در مدح خاتمانان

۱	وے ساخته آرائش ہم فضل و کم را	۱	اے داشتہ در بایہ ہم تیغ و سلم را
۲	چو گل مکی گوش کند جہد را صم را	۲	جسم مرتبہ خاتمان کر اثر نطق
۳	زود اکہ کند غنچہ گل شہرت جیم را	۳	این جام کہ از راے نیر تو فلک سا
۴	یک نغمہ شمار و کرمت لا و قسم را	۴	یک شیبہ شناسد غضبت عفو و مکارا
۵	شرح قلت ثروت اصناف امم را	۵	جاوید ہم بخشد و از مایہ نکاہد
۶	اگر تا ابد انعام دہد صفر قسم را	۶	گنجینہ احسانش تنکما یہ نگر دو
۷	کز در گہت آنو بنو در راہ قسم را	۷	چرخ از شرف خاک درت ساخت طلسم
۸	شادی طرف شادی غم جہنم را	۸	نکرت از انصاف تو معرکہ لاف

- ۹ گریستن و از دهر کمر و دو کف دست
 ۱۰ تا گوهر ذات زخاوت لیثروند
 ۱۱ اگر نیم از شب تو دامنم که ز اوست
 ۱۲ از عدل تو گر طبع جنین متدل آید
 ۱۳ اگر کم شد کی در تسلیم و هم نماند
 ۱۴ گر بجاه حودت بهر مهندسی افتد
 ۱۵ بدخواه تو خوشدل که بوی چرخ بصلح است
 ۱۶ از بس که کف راه تو بیجا صاف بخش است
 ۱۷ دست تو ز بس الفت شان راو بیجا
 ۱۸ آن روز که ایشار شجاعت نکند ارد
 ۱۹ هر عطسه که از مغز کمان تو کشاید
 ۲۰ آسجا که نهیب تو پاره ز کند عام
 ۲۱ از بس که بودیاد تو در طینت اشیا
 ۲۲ افلاک در انخوش شیت بنهادند
 ۲۳ در کار که عدل تو از بس بنز آروخت
 ۲۴ از بس که در راه تو تند دار و صحت
 ۲۵ رد میکند اسباب هر محبت تو قسم
 ۲۶ از بس که مدح سمع کند زینت خست
 ۲۷ خست چو زو و چه صفتی را بگر آید
 بیرون فکند سکه ز انخوش و دم را
 صد گونه تعلق سجد و است قدم را
 و دشیره از دوده شبیه تو عدم را
 آن عهد رسد عالم ز قوت و نرم را
 اسکان رقم صورت مفهومی هم بر ما
 در مرتبه نقصان رسد از صفر رقم را
 غافل که کشد آشتی گرگ غتم را
 در وجود تو نه راه بود بیش و نه کم را
 در منصب هم دخل بود تیغ و تسلیم را
 بے بهره رفیقت مگر آموه حرم را
 ریز و بگریبان بقا خون عدم را
 ای متحرک نگر و منقض قسم را
 بنیان تو ترمنده کند شهرت حجم را
 از بیع تناسل تو قانون سلم را
 عدل تو بفرزند می برداشت ستم را
 عیسای به طبابت بنشانید سقم را
 کز زلف بت من برد آرایش خم را
 از سینه افلاک برو گوئی و دم را
 از سر و می او تپ شکند شیرا جم را

سراء ہستی ز وجود تو عدم را	28	ز کوں حیات ابدی خشم تو چون
اکیر فنا و اوگد از رخ غم را	29	تقدیر ہے کاش جنائے وجود
بنواز و وے کوک کند زیر و نیم	30	راشکر عدل صد تنگ مخالف
و خطی نبود با حسی نیان قدم را	31	محویت عدل تو کہ دم شدن او
صوفی شمر و عیب نگہبائے دم را	32	اسے آنکہ در ایام تائیدگر سے تو
چو رزم زاوہ گستان ارم را	33	سجرام نظر کن کہ بچو آنکہ بدست
آسجا اثرے نوش بود شہ سہم را	34	دع تو کجا باوہ لطف سہم کف ارد
بہر چہ غنیمت نشمار مذ عدم را	35	الضفاف بدو الفرج و انوری اموز
تا منظم اندازم و گیر مذ قلم را	36	بسم الشہزاد عجا و نفس جان دہ شان باز
پس باز نمودیم ہم منزل ہم را	37	اول رہ این نظم خود ایشان سپردند
حاسد بود آن کو شمر و کذب قسم را	38	بالہ کہ نہ لاف و نہ گراف آئے صدق
کز جلالت خود و اد شرف ملک قدم را	39	زین دوست مراد ہستی آن عالم الضما
و دیگر چہ توان گفت بسین بحر دم را	40	معیار سخن بود تو ہم گنج تمیزی
از نسبت من فخر بود ملک عجم را	41	چند آنکہ درت بود از نسبت من عیار
گردن ہم منت ہر بدل و کرم را	42	من مدح گرم لیک نہ ہر حیاتی طالع
صد شکر کہ تقدیر چنین باندہ قلم را	43	یک شہم و یک نسبت یکینت یک شکر
حاجت بیزاید چہ بسیار و حکم را	44	گر جاسے آوازہ دہا بن چہ ترانہ است
این پایہ سلم نبود حاتم و حم را	45	گویم کہ روز اثر نمایا دپسیما
سراء فطرت چہ ہا طین چہ خدم را	46	امکان بود امکان کہ ہم بحر و نیازا

سلطان که او طلب طایر نان اند	47	نمایا بکیر ند حیدر او شکم را
لیکن شهرت چیست یک مطلبین	48	عجیبش چه بهر در شدن ایشانم را
یارب این عیب که ز جنت بر هم باز	49	در زیور این شست بر این حکم را
عرفی همه لانی بدعا تیر تسلیم شو	50	بشاک که میدان بشو و تنگ ترسم را
ساز کشش خاشاکش و آویزش مقصود	51	طبع که در سجاده بود از و کرم را
در خواشش عمر تو ابد با و موله	52	ز آویزشش عود شرف با و قدیم را
مغشکشان چشم دل خصم تو باد	53	نماصنت تحلیل بود آتش و غم را

در مدح حکیم ابوالفتح

زهر گلی که هوا سے ولم نقاب کشاد	1	فلک بکشن حسرت نوشت زنت باد
هر آن گره که در وقت مدعا بستند	2	بد امن طلب مدعی نهاد و کشاد
زمانه غیر الم ناسبت تصنیفش	3	ولم ز صفحه فهرست برگرفته سواد
منعمه اگر بفسون زمانه دل بستم	4	نه بهترم ز سیلان کینیه و بر باد
چو باغ مهر نمی میرد فلک یک صبح	5	برویم از نکشانی در چینه بیداد
چرخیزه از نفس سر در من ببل میروز	6	که ز مهر پر خورشید ز کوره خدا داد
و گر بنا لست که یزید آبرو و نفس	7	که چشمه چشمه ازین آب داده ام بر باد
که ام ناله بیانش شعله بر لبتم	8	که در کار به رخ اثر فرو نکشاد
که ام ناله سرشتم بدایع دل کور	9	زمانه در کوره ز مهر ریخته نداد
اگر نعمت آنکه در فریاد منع دل نکشم	10	که مهربان دین عمر نوح زین فریاد

۱۱	دار ز ند گیم بر بلالت هست یک کجاست	۱۱	دروغ مصاحت اینر وقت نشی قوما و
۱۲	از ان دست نه رشت خود بهینالم	۱۲	که بر ظمیر ازین شیوہ هیچ درکشاد
۱۳	بدین صفت که بعد حیات بخشانند	۱۳	نہ از چشم خون از دلم به بنیش عناو
۱۴	چه دل کشاید از نیم کہ بعد ازین گنجید	۱۴	کہ بودہ است فلان ام ہم استا و
۱۵	از نیکو بعد بریدن تمام شایہ شود	۱۵	گرہ کشادہ نگرد و ز طرہ کشاد
۱۶	چشم صدق نظر میکنیم بہر چہ گشت	۱۶	جز این صواب نیستیم کہ دارم و نشاد
۱۷	کہ در هیچ دو نان طبیعت ملکی	۱۷	ز باغ قدس من دم نکشتم ہر آن
۱۸	کنون میکنم از شام مع مدح کہ است	۱۸	کہ جبریل ہمیش فرود برادر ا
۱۹	حکیم ہمہ ہا بوالفستح آفتاب سار	۱۹	کہ از دیش رود و عجاز عیسی براب
۲۰	یہا و را شر قہر او کند شبح خوف	۲۰	یہا و را اثر لطف او کند نشاد
۲۱	اگر بقصر جلالش روند یایہ شمار	۲۱	کہ نیم پایہ بود از ان شمار سبع شمار
۲۲	عجب است کہ قدم سووہ باز پس گرد	۲۲	ہم از بدایت سلم نہایت اعدا و
۲۳	ز بہ تلون جاہ تو نیست امکان	۲۳	ز بہ سنجہ ذات تو علت است ایجا و
۲۴	بہ سیر مرتع قدر تو آسمان سرم	۲۴	بد در سفرہ خلق تو گر بہا سے یاد
۲۵	نثار قدم اندازہ تو چشم ملک	۲۵	عبارت من آوازہ تو گوشتن ملاد
۲۶	نفاذ امر تو گر چہ در موم کند	۲۶	کشاد انا مل سے آتش از دل فولاد
۲۷	حسوجاہ تو صد زنگہ سے ہوں	۲۷	بدستیار تو امید رہنمائی عشق مراد
۲۸	زمانہ بعد حصول مراد بائی کرد	۲۸	ہمان کہ بعد نظام بہشت باشد او
۲۹	بیان طبع جوشت طائران بہشت	۲۹	چنانکہ فوج گس برد کا سچہ قناد

چو راز در تو گوید و ز مردن شیرین
 اگر صبا بجزا سے برو بخوار و درت
 بر آسمان خیم حلیت افشانده پاک
 بند کر نام تو وقت دعا چو برگزید
 بر آسے رفیع تقدم عیب مان کہ زند
 خدا یگانا دارم حکایتی بر لب
 خیال بند گیت دوش نقش می بستم
 کہ ناگہ از در اندیشه خانه شاید عقل
 کرشمہ سنج و تبسم کمان در آمد گفت
 من از تعجب این حرف دلکش گفتم
 نہ آسمانم و نہ آفتاب و نہ بہارم
 تو ہم ز حرف تنگنایہ تر زبان نوی
 جواب داد کہ این فرود را دوستی
 بہین پس او بے وز قد بیان چیل
 بسوے کتاب اعمال باگت زد و گفت
 بشوے نائے عرفی کہ پیر و تنہا
 اگر نہ بند گئے صاحب بقال آمد
 من از ستانت بہان بشیرم غوطہ زوم
 سجدت آدم انیکت چہ مصلحت
 طلال راہ نیابد بخار و ز سر راو
 کند تہنیت از ہم زیر خاک اجاو
 بحر و نو ٹیجہ بہرین نگر و از البعاو
 بہ شارع نفسم فوج فوج از احواد
 صف مات شیشون باشکر آحا
 کہ چون بیج تو تو اندم لب تاباو
 زردے کشتے سنج زرد و سنجہ
 کشتی خلوت اسرار سید است معاو
 کہ عید بندگی صاحبت مبارک باو
 کہ اسے ز لطف کلام پاکش آباو
 کہ زین مطایبہ گروم ز سادہ دوحی شاد
 بگو کہ صورت تباہین شروہ از چہنی زاو
 کہ دست فطرتم آں را الباقی حرم باو
 در عجم حرم قدس را بدیدہ کشاو
 کہ اسے رقم کش کرد و خوب نشست عبا
 زب کاغذ و شمشیر گزید و کرد آزاد
 سبب چہ بود کہ حیرت این ندا و راو
 شکست بر رخ اندیشہ نگاہ باو
 بر آستان حق با نیشست یا استاد

گرم تو نیر و شمر دخی خو بجی حد شر
 بجو ہم مقلان استین بیج بیا
 بجو ہم اگر خوش گر چه بے اوست
 زود و مان صیلم چمن گو اہم بس
 مر اسد کہ بنا زہم نسبت آبا
 اگر نہ شرم جلال تہ لب جو د
 نکرده گو ہرے شاکر کس ہرگز
 کلید جاہ تو یارب چہ شوخ و نہایت
 بکیر تحفہ خطی کہ زاوہ اطمینان
 نہ گو بہرست سے بہت زاوہ دریا
 خدا ایگانہ انگور سر بلند کن
 چنان زگریم باز در چشم دلم
 اصفیہ نازکی سبیل سیکردم
 کنون غشیہ باقان ریش اندوزم
 اگر نہ منہ رایت شینہ عالم
 ہمیشہ طالب الیاس و خضر سیر است

و اگر قبول نہ کردی زنا کسی نہ سیر باد
 کہ جب چراغ شوی بے صفایا کرد
 کہ در حضور ہما سر ہم تالیش خاوا
 کہ شرم این سخن غم ہے چہ ویرن او
 چنانکہ تا بقیامت بطبع من اہلا
 نزاوے از انقسم حسرت و شرم
 کہ شرمناں ضمیرم کہ گنج نریز افتاد
 کہ نہر گنج طبیعت شکست قفل کشاد
 درو بسیر بندیش کاہن لطیف ہناد
 نہ جو بہرست وے بہت قابل الباء
 کہ ہم نکرہ عسری بسیج شاد
 کہ خندہ زیز تو نام گذشت بر حساد
 ز شاہان شہتی سترت عزت او
 کہ شہاس سحر و سان غلام و نوتاد
 کہ لیکہا کمر یغان ہے دہی بر باد
 و چشمہ کہ چو زرش کند سکندریاد

بسیار

دعا

752

بے تو سیر بیک از ان کہ ہے

اکسرت تو چکا مذر و شد لولاد

در وصف کشتیر

۱	گرم غ کیا بست که با بال و پر آید	۱	هر سوخته جانیکه که کشمیر آید
۲	جانیکه خدق گردد و آسنا گهر آید	۲	نیک گردن خیش چ شود گوهر بیا
۳	از لطف هوا چاشت نسیم سحر آید	۳	و نیکو سپین فصل که مساحت کار آید
۴	اورا چه گشته سسل گل ویر تر آید	۴	از بلبل خاموشی ل باغ گرفت آید
۵	آید سو کشتیر گلش بر آید	۵	گل هم چه کند باد صبا کتو تر عربی
۶	تا بلبل شیر از مرین باغ در آید	۶	گو مفته از لک بلبل حجابی باش
۷	گر پاکس تم خون گلم تا کر آید	۷	نشگفت گل ایشین برگ شانه
۸	زالتانکه ز فافوس پیغرا بد آید	۸	وقت که گل رنگند پرده رخسار
۹	وز لیل او سیب سر لعل تر آید	۹	متهاب گل از هم بشکافد قصبتان
۱۰	گورده گریزگر نه است در آید	۱۰	فردوس پرواز کشتیر سیده است
۱۱	من میخیم از زال فلک عشوه گر آید	۱۱	زیبا س کشتیر گرتن بعث عشوه است
۱۲	آن شرح ندارد که بگفتار در آید	۱۲	این بنبره و این چشمه و این لاله و این گل
۱۳	کوثر لبشش تیر تر نشسته تر آید	۱۳	این چشمه که رضوان چور و دلش لبش
۱۴	از خوش تنگ و دهن تشنه آید	۱۴	آن لاله که در مقام تراشیدن خارا
۱۵	آن باد که در سب گراید بر آید	۱۵	در چاشت که از شبنم گل گرفتار است
۱۶	حربان کن ییل که خورشید بر آید	۱۶	سازگ کشتیر از تابش خورشید
۱۷	گر سحر حسنی ز هوا بر آید	۱۷	از بسکند خد طبع خط تر نشیت

۱۸	گر سنگدے نائل قلم سحر آید	حاجت بد و ختم رفتش قطع محبت
۱۹	مصمت شد تا ختم دگر بر اثر آید	زبان کرند و نشود نماز ختم حسین
۲۰	آید چو در و صومعه بر و سحر آید	کشمیر بختیت فریبده بختی
۲۱	هر سحر برنگ دگر اندر قلم آید	طاوس بخت که زافسانده پروبال
۲۲	هر دم بنظر خوشتر و شاداب تر آید	زمینده عروسیکه نفیر زده جمالش
۲۳	بکشایند نعل که در آغوشش در آید	هر خط که شاداب ترش میم و گویم
۲۴	هر که صبا از چمنش جلوه گر آید	یاد از روشن خود کنم و زرم حسداوند
۲۵	انگشت گل پای صدد در در آید	چون بگل آید ختم از انجمنش یاد
۲۶	آید بود اسرار و جواشیم تر آید	هر که کینم سفر از شوق تو عرفی
۲۷	کین فصل و فصل در گم بر اثر آید	زاری کندش جبهت آغاز کشت
۲۸	چندان بخند کشت که وقت ختم آید	بیک لب هر خند است که بیطرف جنت
۲۹	اما خندان کیش بدل اندوید و در آید	کشمیر برودال و او دال کشمیر
۳۰	هر گاه که سیاه تو باش در نظر آید	کارش از اینها شدن چشمه گریه است
۳۱	خون جگرش گل شود انگه بد آید	ترسد که درین خاک چو از شوق تو گریه
۳۲	بیم است که آه محرش بی اثر آید	از بسکه علام صفت افتاده هوایش
۳۳	کس از سر آن خاک بختک دگر آید	حکم تو باش آور و کشمیر دگر

۶۰
۳۴

آید و میوز و دازین رشک که کشمیر

چون یافت که آید بحجاب بر اثر آید

در تعریف ابوالفتح و تہمت خانان

ز آسمان پیرین مشرود تا کہان آمد
 لو اس فرج کو مست بقصد گاہ سید
 و جنبش است کہ از غایت جلال قدر
 شست سحرت سلطانین کہ کہید
 دوم مر حببت مخروہ و سر کر ملک
 سجد ملکات شاہ رفت و را گفت
 چو باز گشت اقصاء ملک و ان
 سپہر گفت پہل رخ در کار و بخو
 جہان بگفت کہ سبکو کہ جان جان
 من این شہیم گفتیم کہ عرض است
 بگو غلامہ تقدیر خاتمان است
 بہر قدم کہ ہمیز و زمین مان را گفت
 بہر وید کہ آمدن این زمین گفت
 ورون دائرہ آسمان آمدش
 ز سہ بلند نے ہمت کہ تاج تا کلم
 بیایا کہ از اقبالت کہ بہشت سیم
 اگر ہوے چمن بہشت نو بہار سید
 کہ آفتاب بزمین تاج آسمان آمد
 ہما سے اوج سعادت با شیان آمد
 لباب جملہ لوا یرخ در جہان آمد
 سو سے بدینہ تکمیل اللہ جان آمد
 پرتو گاہ شہنشاہ کاہران آمد
 کہ صد مجلس دنیا باستان آمد
 کہ روزگار بفرست در میان آمد
 کہ آفتاب سوزان آسمان آمد
 بب سیدہ و کرد و تن چہان آمد
 ہمین بس کہ بگوئی خدا یگان آمد
 کہ معنای شہنشاہ اللہ جان آمد
 کہ خیمہ آمد فرزندہ جوان آمد
 کہ تاجم آمد و برفق فرقان آمد
 بعرض فرشتہ بچیم کہ آسمان آمد
 چو یکک سے جامعہ اومان آمد
 زمانہ برتر از اسباب کاہران آمد
 و کہ امید مژدہ اشتہارستان آمد

قلم بنان تو سنجیدہ فلک اکنت
 فلک اعنان تو پسیدوش جس جہت را
 حریم روضہ جہاں ترا بود چنے
 توفی کہ دراز انہشتات بدین
 مگر تباے تو بجز سب سیکہ شیکر
 مگر دعاے تو جو شہ زولین بول
 فلک تجہستی یکس نامت
 امید براثر نقش پاے است
 ز بحر دم ز دم اندیشہ لگید و گفت
 فلک بجز تو دوشینہ کرد و تحریم
 خدا ایگانا حال دم تو سے دانی
 چہ جنیلج کہ گویم کہ مرد و عرفی را
 دین مصیبت کہ دہر سنگین دل
 چنان فہمیت مرا گریاے و دانی
 کہ سہر شمس جمع شد کہ از گرش
 رفت لطف تو بر گمانت این بیت
 دے بہنیت اوصاف و صد ارواح
 تو آگہی کہ مرا از غروب این خورشید
 من آگہم کہ ان تب سیراعلم گویم

خوشامال کہ مہنگل این بیان آمد
 خوش زمانہ کہ دخت این عیان آمد
 کہ آفتاب درو شکل امحوان آمد
 گدشت براثرش امرکن فکان آمد
 کہ گوش پر در دروازہ دمان آمد
 شکافت برقع و تاسر حد زبان آمد
 دو خوش طرز و بدہ عمر جادوان آمد
 دو گام زد بہ سر گنج شایگان آمد
 کہ راز سینہ اندیشہ بر زبان آمد
 چنانکہ لطف بر نزو دیکستان آمد
 چو گوشت کہ دم چون نغم گران آمد
 چہ بر سر زہوس مرگ ناگہان آمد
 ز گریہ ہر سر ہوشم خون نشان آمد
 کہ چشم از ہوس قطرہ بجان آمد
 سیاہ پوش تر از شکر جادوان آمد
 بنزد عقل کہ تاوان آن زبان آمد
 بہان کہ رفت بنزدیک من بہان آمد
 چہ گنجہاے سعادت یاں بجان آمد
 چو گوہر متلائے آن زبان آمد

بہارِ باغ مرا قضا بجنت برد
ہر آن عروس کہ در نور شد حجب و فلق
ہمیشہ تار سدا آسمان گنجشک این قفل
زدورہ تو گویا آسمان تاحشر

بہارِ باغ بہشت ہم بستان آمد
ز راہ ہنیت ایک بستان آمد
کہ عہد دولت یہاں شد و فلان آمد
کہ دو شمت این رفت و در آن آمد

در مدح شاہزادہ سلیم

دگر غیبی طبیعت بساز آگاہی
بے رود سخن دیدارے جو ہر حق
طر از دولت جاوید شاہزادہ سلیم
سنو دہ کہ بعنوان نامہ وصفش

بہ عالم ملکوت محالش راہی
ز بر تخت یک دانہ گوہر شاہی
کہ یافت بازو کے اوصول اللہی
حسود او تبصو نوشتہ جمہا ہی

ز بے غمیر تو پاک از عجبور ہو و خطا
ہلک مصلحت اندیشی تضاد قدر
حدیث روشتے مہر با غمیر تیر بہت
چو مہر کاہش مہراز رشک را تو دید

چوزمرہ ملکوتی تز محطی و ساہی
قبول ورد تو احکام آموذناہی
بصدق و کذب چو تمکشاہا انوہی
بخندہ گفت نہ ہے اہلہی و گمراہی

سنم فتادہ بصدر رخ زین در شرم
زمان مان بسیجا و جو دے ہم
چو خلق دے تو آتش فروزہ ہر شود
دیکہ آہوے خلق تو نافہ اندازد

ترا کسے چہ شمارد تو خود چہ مے کاہی
ز بہر عشتہ اندام چہ ہرہ کاہی
یچوم عطسہ بگیرد ز ما و تا ماہی
شود نگاشتہ از شکاہاے اگرہی

۱۴	فراق نامہ نوید برگ ناکا ہی	۱۴	حسود جاہ تو درنگنا سے غم ہر دم
۱۵	بدون صفر کندیخ فرد پنجابی	۱۵	چو ظل جاہ بار قام ہندی فگنی
۱۶	دراستان جلال تو کرد کوتاہی	۱۶	سر دعا سے میجا زواج عرش گشت
۱۷	منافقان ترا برگ سالی وہابی	۱۷	ز فتنہا سے زمین زمان مہیا باد
۱۸	سوافقان ترا ساز مالی جہابی	۱۸	ز رفقا سے قضاہ قدر مہیا باد

در مدح جلال الدین محمد اکبر شاہ

۱	تا ابد بخوان دولت بیہمان آفتاب	۱	ایدل معنی سرشت راز دوان آفتاب
۲	از شراب بیت طیل گران آفتاب	۲	بر کمال دولت ہر کس کہ بندہ بگرد
۳	اگر تو اند سایہ بوجہ منہا آفتاب	۳	دولت جمشید ہمدیشی کند بادولت
۴	چون سند آسمان زیر سران آفتاب	۴	و ہر سرکش رام شد در زیر سلالت
۵	آب گرم اندوق گردد در میان آفتاب	۵	طوطی لطفم چو در مدحت شکر خالی کند
۶	اہل معنی راستند معلوم شان آفتاب	۶	تا لو اسے دولت نگذارد ازواج سر
۷	چون قیام دیو سے در کاروان آفتاب	۷	کاروان سالار شان آفتاب آمد
۸	از یکے نورست جان شاہ جہان آفتاب	۸	ہمچو شمع کان بفرزند از شمع دیگر
۹	گوہر تپہ درشن دست کان آفتاب	۹	فیض سے تاباں دریت چن تابکر ازل
۱۰	قبہ بہت آسمان آفتاب	۱۰	سجدہ گاہ بہت تعلیمت مند گاہ تو
۱۱	کردہ نام سینہ اش آئینہ دوان آفتاب	۱۱	بسکہ عکس آفتاب بنیدہ در دل آسمان
۱۲	سے جہد تیر سعادت از کمان آفتاب	۱۲	ہر کجا آجنگاہ طلعت آمادہ کرد

13 گر ہمارے آفتاب کی گھمبیرا شے
 14 وصف شاہ از ناگہی من کجا لائق شود
 15 گرچہ سیر آفتاب از جہاں ہرست
 16 گر پس از قسے کہ بوسیدین با ہم زن
 17 حکم خورشید است و حکم شہ کہ میری کیست
 18 و مہم چون باہ تو نور خورش تو زون شود
 19 و بدہ از عینک چنان نظارہ ایشا کند
 20 روح خورشید و شمشاد کہ عرفی دلم
 21 و زمین رشتہ کہ ہر طراز ان وجود
 22 ہر کہ نہ آفتابش جوشد از ستر مقدم
 23 اما کند گردش عیان از نہان آسمان
 24 وقف دولت باد و سرازیر آسمان
 25 پایہ خلاص من خاطر نشان شاہ باد
 26 بر سر شہ سایہ نگن چون شود بال ہما
 27 گر بدان غایت شہ بشارت شہ خشت
 28 آسمان اند کہ چون شہ جہان ہرگز نبود

13 جاسے کہ شاہ بودے آفتاب
 14 ہرچہ کہ دم قتل کردم از زبان آفتاب
 15 باطن شاہ است یعنی جہاں آفتاب
 16 چون دہر صمد ہا ہا قرآن آفتاب
 17 روزگار و دولت شاہ و زمان آفتاب
 18 ہر کہ پیشانی از ہندوستان آفتاب
 19 ہچنان بیند دولت از نہان آفتاب
 20 کہ مریدان شہ بہشت عاشقان آفتاب
 21 گوہر فات آفرین کان آفتاب
 22 نور بار و از سرازیر لبان آفتاب
 23 تا وہد و حیب از جن عیان آفتاب
 24 تو حقیقت باد و حسن جہاد و ان آفتاب
 25 ہچنان کا خلاص خاطر نشان آفتاب
 26 چون پر خفاش گرد و سایہ بار آفتاب
 27 از مسیحی ہم جو نام و نشان آفتاب
 28 قدر و ان آفتاب اندر زمان آفتاب

قصیدہ مطلعین مدح خاستخانان

ز خود گردیدہ بر بندہ ی چویم کاظم بنی
 یہاں کہ آشتی تو دینش را دین بنی

کے کر تک معنی در رسد خود را کو پنا
ز ر ناقص عبارت پیش از آن بر گمیا زن
توسط طے بخوری در کن نفس بد گوهر
روان خوشم شہوت غدا بے تین پاک
ز نصرت شاد شو کہ شمع بر گردل گردد
طرب پاک بے سرن کہ حیات را خجل یابی
بہ تر تہنگا ہ معنی میہاں شو تا ز استغنا
زبان شکر نغم تا بند ہی سکس عرفان شو
چنان شایق خدا لانی کہ با صد بند و زندان
خرو را آدمی و نگہ تو شان قد و رخ سخن
بہ خون آلودہ دست متیغ غازی ماندہ تہمین
پا بے نہ خود کوی بے ہنگام صیادی
بطاعت آن بان از زندہ کز لذت عت
نزلان شجاعت مرئی انگہ کہ در میدان
اگر خواہی کہ باشی عیب جوشا اگر دہمت شو
بہ جنت خواست نے بہ عشرت بہان بنا
سیر و حایان دمی لے خود را ندیدستی
فساد عالمے بیتا باز پیشاے نفست
مخو غم گر ز بال شپہ کمتر بند خود را

کہ گرس انسان کی میا را ار سخاں بینی
کہ ہم زرم محک شر سار از اسخاں بینی
بخش زن پیشتر خود را کہ جو را ز آسمان بینی
دو گرگ بیش پرور را کہ خاکے شان بینی
ز غفلت اے خود کہ خود را شا و مان بینی
ہوس دست بردل کہ دوزخ را تپان بینی
گس باوند دست بر اطراف خوان بینی
کہ قدر نعمتش پروانہ غزل زبان بینی
گریزی و تفاوت گرساوت اضمح بینی
ہما دریشان انکہ تو فر آشیان بینی
تو ادل زیبای نیست گرسواں بینی
چو بصید انگشتی شہیاد دل را مکیان بینی
جو سر و سجدہ مانی و چنان نراستان بینی
عدم شمشیر دل یابی فنا شدہ ز جان بینی
کہ نام ہر چہ بدی عیب آتش بزبان بینی
غداے آتش شہمت باز کوں مکان بینی
نخواب خود در آنا قبلہ روحانیاں بینی
برہین در آئینہ تا آتش صد خانمان بینی
کہ چون قال خرابیہا ز ندہ پیل و مان بینی

۱۱ زبیر یون پنیہ نہ درگوشت افغان درمن کن
 ۱۲ غزل پر دایم انیک وقت خود و سر
 ۱۳ سنجاب خود در آقا قبلہ روعایان پنی
 ۱۴ بیدار تولد شاد و دایم دوستان تو
 ۱۵ ہاکم یکند گردون ملکین مہبت آرے
 ۱۶ تو محبوب جہان و نگہ مدار باورم ناید
 ۱۷ بہ خط گریشہ تو کم اگر مہبتی دروتم را
 ۱۸ دولت الماس مہبت بود گرد آہنی کنوش
 ۱۹ بوجہ خط اندر شہ از راہ غزل عرفی تر نم لب
 ۲۰ نہ مہبتی در مقام نفس و سبع آہوگی گہر
 ۲۱ نشان جان بچہ جو نشان انبے نشانابی
 ۲۲ ز حور و سہرہ ہر دم بہرہ و ریشہ بے دیدہ
 ۲۳ ز جنگ و کوفہ و درتہ ام بے منت اموز
 ۲۴ من گل باغ میجویم تو گل از باغ میجوی
 ۲۵ ز تربت نظام آفرینش چون نہ آگہ
 ۲۶ زابر و آفتاب اندیشات کو تہ بود زان
 ۲۷ چشم صاحت بگر صاف نظم مہبتی را
 ۲۸ شعار ملت اسلامیان بگز اگر خواہی
 ۲۹ تو از ملکاتی و ازگون کن بادست چین

اگر از نفس و اعطانتھا شے در میان پنی
 کہ ستم مطلع کہ حسن آفتاب از فقدان مہبتی
 بہ بین در آئینہ تا آتش صد جانان پنی
 ترا ہم شاد و جان ہم چورہ دوستان پنی
 تو متوالی کہ بر احباب شمس مہربان پنی
 تو شمع انجمن باشی و در پردہ جان پنی
 ز دل تا پردہ چشم و دوشاخ رخسار پنی
 ترنج زرد و ست افشار پر ویز جہان پنی
 و رشیدون آتش مردن چون عیان پنی
 بہ ہمت پایہ تہ مسند کہ راحت گاہ جان پنی
 مکان دل طلب کن مکان لا مکان پنی
 تو این دولت کجایابی کہ حجت در مکان پنی
 تو این سخن کجایابی کہ ہستی در زمان پنی
 من آتش از دھان نیم تو از آتش دھان پنی
 حوادث را ز تاثیر نجوم آسمان پنی
 در انجمنہ دریا و ایل از جیب کان پنی
 کہ ہر خارے در ان دی قش کاویان پنی
 کہ در دیر سخنان آئی و اسرار نہان پنی
 اگر خواہی کہ حسن و نق مہرستان پنی

ز ملک نوران می تاختی در کشور طست
از ان تالاب بینی در میان کا کا درین کور
که هر چه بیند تو احسان فطرت در تنه دریا
بدام اندر کشیدند اهل معنی طاعر دولت
نکته نور خورشید ازل در ظرف هر چه
تو خفاشی ز نور مه قیاس نور خورشیکن
نظر از پیشگاه شمع در کاخ حقیقت کن
ز گرد غنیمت خاطر فرد شو دیده فطرت
تو سراویده بر شعله می تازی ز خاکستر
مرد و عرصه دانش که آسب تنگ فشان

چه نقصان بینی از حیرت خفاش گشتن بانی
مخاطب گر نباشد شمع خفاش مشعرتی
سمنور را زخویشی نقص خود میدان باشد
نور تلخ تر میرن چو ذوق لغنه کم یابی
مشویش خمیسه است که بی کسی چه هست
بر آرزو ده صورت قدم در راه منی تن
اگر شرف امان نه بدینیم خان جهان برو
و کاسه حمیده خلقت بر سر بازار انسانی

که حسن چینیان را در لباس نیکیان بینی
با بادی چو آبی راه زن را دید بان بینی
تو فکر همین دلم که از دریا کار ان بینی
تو در زیر درختان همچو طفلان آشیان بینی
بآب دیده مردان مگر تا عکس آن بینی
ترا سود این بود که نور خود بینی زیان بینی
تو کج اندیشی آن بهتر که صد از آن بینی
اگر خواهی که حسن خیار و گل یکیک غیاث بینی
به بینی حسن خاکستر چو در روشن گران بینی
یقین را در پناه پرده داران گمان بینی

چه لذت گیر می دانی که مغزش نتوان بینی
که بست مهر چهره است اما تو در معنی یاب بینی
که خاموشی طبل را زبان مهرگان بینی
عدی را نیز تر میخوان چو محمل آرا بینی
در آتش خواهر است چاکه دست بر عنان بینی
که در هر ترس سحر زاسرار بهان بینی
که نقش لوح محفوظش پیشانی عیان بینی
که جنت استماع رو دست آن دوکان بینی

اگر آگه شوی از نیت او وقت گفتارش
 اگر از باد خلافه آتش قهرش علم گیر و
 سمه غم اورا سرت گردون غل یابی
 چو با حشمت بینی کاه عجز کبر با سنجی
 چو مهرش در جهان نیندیشی نترزدان پس
 چه خوانی لست ناخوان حجت گفتار کردارش
 جهان علوی و غلیت شخصیتش آئینش
 بسین صورتش آتیه در جهان یابی
 بفرخ و دو دامن عالم غفلت کن حشمتش
 بخیل غم که از عشرت افزا یک دشت
 برون از تنگدستی است مایه درون بگر
 کن از کسب بکامان عرفان در وسط یابی
 اگر عادت بتربیب فصولت را نهن نبود
 دعائش عقد اخوت با اجابت ان فی
 بدولتی نشاء خان خانان سکنی آر
 دعاء تو برسم رحمت نریشان سیکویم
 تو خیر اندیش خلقی پس چنین باید دعا تو

ز دانش عین دل یابی لش عین بان بینی
 بر اندام فلک بهر مویسان خیران بینی
 حسام عقل اورا جوهر اول نشان بینی
 چو با عدلش بینی ماه سلج کتان بینی
 ز تن مکان تن یابی جان بجان بینی
 که قول فعل او قول فعلش ترجمان بینی
 اگر خواهی که حد ارتقا این دآن بینی
 ببین دیش تن آید در جهان بینی
 در آدر عالم علوی که شمر در دژ بینی
 بشادی شمش یابی باند ده مهران بینی
 که نه بر سبیلش و گلوئی روان بینی
 اگر باز ورق دل شوق اورا بادبان بینی
 از ان حجت بلع آر که گل در خزان بینی
 و عاکن نشا بگذر که دیگر وقت آن بینی
 خوشامد گوئی همار و کشت در میان بینی
 که یار تبا فلان باشد تو بهان فلان بینی
 که یارب آنچه بهر خلق اندیشی همان بینی

قصائد قسانی

در مدح حسین خان خازن شجاع السلطنت گوید

۱	بهر و کان خالی ز گنج بهمت گنجور باد	۱	تا بید چشم بدار مجبور دلا و در باد
۲	از سیمینا مهرش جوادان محمود باد	۲	آن حسین اسمی حسین سمی که چشم روزگار
۳	آسمان در آستانش کنیزین فرور باد	۳	آنکه چون سحر جودش قصد آلودی کند
۴	و دیده احبابش چشم اعدا کور باد	۴	بر فروغ طلعتش برگه که بختا چشتم
۵	تا ابد از لطافتش کارش بین و تور باد	۵	آسمان است مهر و مهرش در ست او
۶	از شهنش بر منصبی از نشانی منشور باد	۶	غیر این کشت پیکار امتدای این شهر
۷	هر زمان رخ نوید یکم مشکور باد	۷	پیشکارانے که بر خرم روان از شهر
۸	بالو اے ساز سختش زادی الطیف باد	۸	هر نوای کار غنوں ساز فلک آید
۹	آنکه تا جوادید جیش نامرش منصوب باد	۹	باد و احم محرم درگاه داراے جہاں
۱۰	در شبتالش عروس عافیت مستور باد	۱۰	خسرو غازی بہادر نشہ حسن آنکھ دلم
۱۱	نعل سم آبشش تاج مغفور باد	۱۱	خاک پاک باو پاش تو کیا چشم چرخ
۱۲	قصر و کاو نجاشی و تکیں و نور باد	۱۲	اے جہاندار که در کاین حالت سا

اندر سے قطع نسل و نشتان کا قور باد	13	تینت ارچہ ہست چون سیاب لیکن صاف
باز گشتت باز چوں سحر پیشا پور باد	14	چند رو کچوں اساکہ گزودی غم پر
ز احتسابت چکا غم و لاج مستور باد	15	جادو اس چنگل شاہیں و چنگل شیر
بد سگال انفر سخت قافست مقہور باد	16	نیچو اوار ازل چتر نیست اسودہ حال

در مدح نظام الدولہ حسین خاں فریاد

آبد ز ملک جم سوئے رخصت تیار	1	یا فال نیک بہر زمیں بوس شہریار
کتر ہے خواجہ خداوند حق گذار	2	کتر غلام شاہ خداوند ملک جم
وز ہم گیت سلسلہ نظم اس دیار	3	سائے دو پیش ازین کشد آشفہ ملک جم
چوں زلف یار گشت پریشان و قرار	4	کئے کہ بود جہم تر از خال گل خاں
فرماں روا ملک جمش کرد شہریار	5	از اہتمام خواجہ پیئے دفع شوہر
بے لشکر و معاون ہمدست و پیش کار	6	از خواجہ بار جہت و سک باربت ورت
ہر چہ آفریدہ در دو جہاں آفریدگار	7	نے نے خطا چو راغم ہمراہ خویش برو
کز جود او جود و گیتی شد آشکار	8	زیر اکہ بود قائد او بخت خواہ نہ
یک سال گفت نتواں برو جنم نسا	9	نہ کار نامے طرہ پیشش نہ نوکش
کز نامیہ است خرمی سر و جو ثار	10	لیک آچہ کرد از مدد بخت خواجہ کرد
گوید سخن چو مرد سخن سنج ہوشیار	11	خود سنگدیزہ گیت کہ ہے معجز رسول
سبے زور جمیدی چہ بر آید ز ذوالفقار	12	بے خون ایندوی چہ کند دور آسمان
جوش و خروش سیل زابر است و بہار	13	اوج حقیض موج زہاد است در بحر

- 14 گزناظم دو گیتی گرد و عجب مدار
 15 تادوست را شکور کند رخصتم را شکار
 16 حصے کے پیر پر مچ فلک را دور مدار
 17 بتاں فرود و قریہ پالیز و کشت زار
 18 بخشید باج برف و تکالیف را مدار
 19 خود را غریز کرد و درم را نمود و خار
 20 آورد و پیشه و رز و دنا قین زہر کنار
 21 چون دیگ کاشہ سر مغفور پر مغبار
 22 سر و نہال کشت و درختان میوہ دار
 23 ششیر را کہ بہت یکے رود خوشگوار
 24 کہ غار کوہ کرد و گبے کوہ کر غار
 25 کہ دشت را چون خشک ملک کرد و کوہاں
 26 چون شکر زہ در گاہ جو پیش قرار
 27 بر شام کا گردون یا پیش رہ سپار
 28 وہم از حد برون شد لاش نیست اقتدار
 29 بچون اسان عدل شہتہا و ناجار
 30 ماند از برے آب دو چشم در انتظار
 31 گھنٹی پے بہت ہر یک از آہنبار بگذار
 32 مزد آن گرفت جان برادر کہ کردگار
- 14 آرزو کہ خواجہ خواند فرزند خویش تن
 15 بارے بہ ملک جم در خوف و رجائو
 16 شورش نشاند و سوز بنا کرد و بر کشید
 17 انہار کند و بر کہ و کار نیز و جو سے و ج
 18 برداشت طبع غلہ و تمہیل ناں فروش
 19 نظم سپہ فرود و منال دو سالہ داد
 20 زرد او و تخم و گا و تقاوی بہترین
 21 از بکہ ساخت چینی از دو و غصہ کشت
 22 کان کند و کوہ بہت و فلز بہت باغ شست
 23 سد بہت و کہ شکست و یاد و سوکھنہر
 24 بہر طراز آب ز صندیل رہ فروں
 25 کہ کوہ را شکست چون ششیر پاوشہ
 26 کوہے کہ راز گفتے در گوش آسمان
 27 غارے کہ پائے گا و زمین دیش فریق
 28 سدے سدید در درہ بہتہ کا نذر
 29 صندیل راہ کرد تراز و بیک و گر
 30 وان چاہہاے چند کہ ہم کند و زیر خاک
 31 فرسودہ بود و سودہ و آگندہ آسختناک
 32 ہر چاہ را وہ بارہ بہ ماہی رساند و کرد

33	از التفات خواجہ و تائید کردگار	33	آرے کے گد ام مزدبہ است از رضاے شہ
34	چشم زمین ز سوز دروں گشت اشکبار	34	از بہر حفر چاہ ز لب تیشہ زد بہ خاک
35	تا اوج ماہ با گنج و سار و حبش استوار	35	مزدور و ار رفت بہ ہر چاہ و کار کرد
36	او بود یو سنے کہ چہ از وسے گزیت نزار	36	یوسف شنیدہ ام کہ بہ چہ گریہ مے نمود
37	او بہر آرمون غسل شد ہزار بار	37	یکبار رفت یوسف مصری اگر بہ چاہ
38	او خود غریز بود کہ وہ شد بہ چاہ سار	38	یوسف بہ چاہ رفت از آں پس غریز شد
39	گو شد بہ جہر بر چہ و این یک بہ خستید	39	فرستے و گر کہ دشت ز یوسف بخراین بود
40	چندین بنا کہ کردن نتوانش شمار	40	وز حکم خواجہ ساخت بہ بغیر از اندروں
41	حوضے عشق کستد بہ ہنہاے روزگار	41	حصنہ رفیع ساخت بہ بالائے آسمان
42	وز باغہا کہ ہر یک شان و ناع قدہا	42	از قصر کہ ہر یک شان رشک آسمان
43	گوئی گرفتہ را عشق جنات و رکنا	43	گوئی کشیدہ شہریش افلاک و فہل
44	چوں نوک کلک خواجہ دلش خاک تن نزار	44	بارے پس از دو سال کہ از ہجر خواجہ شد
45	جیشے کند کیل شہنشاہ کامگار	45	پیکے زرہ رسید کہ زمی ملک و راں
46	ہمت بہ کار پردہ پئے دفع نابکار	46	و اکس خواجہ بزرگ خدا جو شہ پست
47	بر د از حقیض ذلت براوج افتخار	47	با خویش گفت عاطفت خواجہ مر مرا
48	تا روزے انجمن کہ شدم گرد و نیو خوار	48	از عہد شیر خوار کیم تربیت نمود
49	بے نام و بے نشان تہیدت خاکسار	49	سربازے از سپاہ حذو جہاں بزم
50	کیم پردہ صفت بہ صفت بود و پردہ بار بار	50	و اید و ن ز لطف خواجہ بجا رسیدہ ام
51	ز اقبال او شدم چو گل سبز گلستا	51	بودم نخست قار بنے خشک و عاقبت

ایدر کہ گاہ بندگی و روز خدمت است	52	باید بر عزت خواجہ کر سبتن استوار
بردن سپین بچ سپاہ ملک برے	53	اسپ و ستور و بختی و اسباب کارزار
این گفت و نشست و بر سر رفت و سر نہاد	54	بر خاک پاسے خواجہ وزی شاہ جستہ بار
ورنزدہر دو آمد و بیرون شگفتہ روے	55	ز انسان کہ از خلاص نہد سرخ خوش عیار
کرد از سپے بیچ سفر صر تاسے زر	56	چون نقد جان بیاسے فلانان شہ نثار
با صد و دہ ہست و دود صد اتر ترک	57	با چار سکہ ہیون زمین کوب را ہوار
وز آن دمان شہ گافتہ ماران آہنین	58	کاؤل خور نہد و سپس قے کشتنار
آورد و زد و دہزار از پاسے جنگ	59	تا مارسان بر آرد از خیم شہ و مار
شہ خدیش داد ہا یون بہ دست خویش	60	چون لوک کلک خواجہ زر اندود و زر نگار
آن ہائم کہ گفتی کہ حبس بریل بافتہ	61	از زلف و حید حرمی و غلامان پود و مار
آہم و ار شہ بہ دست خودش یک دست زر	62	یعنی چو زر دست شود و بعد از نیت گاہ
وز خواجہ یافت عا طفتہ کہ روان بن	63	وز ما و فرو دی گل و از ابر مر عنینار
از کرد کار عقل و ز عقل شریفیافتش	64	وز لغش پاک پیکر و اندہ ہوش ہوشیار
وز آب تازہ نامی و از نسیم وز فیض	65	وز قرب دوست عاشق و از وصل گل نزار
وز مصطفیٰ ہلال و ز مہر فلک ہلال	66	وز مر تھنے اولیں و ز نور تسمینار
یا محاسبی از و دو حرم در گہ طوات	67	یا ناجی از علو دارم و بصف شہار
خواجہ است نائب بنی داو بہ خدش	68	بر حمیدہ است ساعد بہت اسامہ وار
ہر کہ از اسار بہت تخلف رسول گوت	69	نفرین بد و درست ز حنلاق نور و نار
آہے منیر خواجہ محک بہت و از محک	70	نقدے کہ خالص است فزون جوید بہتار

قصائد قائل

اندر
تعداد
شبه
مدار
ختر
بوقت
گمار
کتاب
بیار
لگو
چه
بخت
گل
بهار
شبنم
امیه
تراک
تراک
زلف
پدر

راز سه هفته نیت بر آن حضرت نامدار	71	امروز در عالم هستی ز نیک و بد
نا دیده یابد آخو خوش و فقار	72	نا گفته و اند آرزو و طفل در رسم
وز خرم و اند آن چه بهر شلخ برگ و بار	73	از جو و بخت آینه بهر گنج سیم و زر
ز دخت شهر نایف بر منجستید	74	پیر لیت زنده دل که جو است تابه حشر
جاسوز تیش از ملک الموت یادگار	75	شاه جهان کشا به محمد شاه آنکه هست
ذکر محامدات تو انم یک از سحرار	76	اسی خسر و سینه که تابه و دم روز واپسین
الاد سکه در رسم اسپت شود غبار	77	خسرم تو بهر خاک استخوان شدن بلند
کا جزا که جشمش از لبت میترست شود بخار	78	یا همچو آب سیل نسو و آن زمان کند
این یک رود و بنه و آن یک رود و بار	79	یا آن زمان که جسم و سرش از انتخاب تو
تا حاسب شیر تر اسوز و از شزار	80	پیوسته باد آتش تیغ تو شستل

در مرثیه امیرزاده فردوس و سادۀ فاطمه سلطان صبیہ امیر دیوان

گلے برنت که ناید چه سد بهار در	1	بهر بهار گل از زیر گل بر آرد سر
کتاب دوست که جاری بود و ز دیده تر	2	گلے برنت که از امروز تابه دامن شمر
دو غنچه داشت به هر یک هزار تنگ شکر	3	گلے برنت که با آن که غنچه بود و منور
نهان به زیر دو سبیل و دلاله احمد	4	گلے برنت که از شک چین و دوشل و است
که هر چه بینم از آن هر چه پانیت خبر	5	هنا که بود و کجا آمد چه گفت و چه شد
چه شعله بود که تا کشت گشت خاکستر	6	چینم بود که روشن نگشته گشت نموش
چرا چو صبح دوم نار سیده کرد صفر	7	چرا چو نیم سحر نادیده کرد غروب
که خلق را صد ف دیده گشت پر گوهر	8	برنت از صد ف خاک گوهری پیرن

- ۹ قتاد از فلک محب اخترے بہین
 ۱۰ شبیشمس و سمر بود در شمالِ حسن
 ۱۱ مدار عقل و ہنس بود در فصاحتِ لطیف
 ۱۲ رختِ بہدوشد از سیلِ اجل عجب است
 ۱۳ بوقتِ زندگی از حسن و وقتِ مرگِ انغم
 ۱۴ گماں برم کہ جہاں را خدا عقوبت کرد
 ۱۵ کشادہ بود رخس بر جہاں دگر بہشت
 ۱۶ بیابانِ خلد خرمید و از شمالِ خویش
 ۱۷ لکو کہ زیورِ حسنش فرو ن شود بہشت
 ۱۸ چہ بود این خبر این قاصد از کجا آمد
 ۱۹ بحقِ پناہ برم کاین خبر نباشد رست
 ۲۰ گل شگفتہ بیکدم چگونہ رختِ ز شاخ
 ۲۱ بہار تازہ بہ آس چگونہ گشتِ خزان
 ۲۲ شبنمیدہ اید کہ شگفتہ لبِ سر ولالہ
 ۲۳ امیر زادہ نہ ماجملہ چاکران تو نیم
 ۲۴ ترا کہ نفعِ سخایت بہ مور و مار رسید
 ۲۵ ترا کہ از کرمست شاد بود دشمن و دوست
 ۲۶ ز رستن تو اگر رفتگان خوشند چہ سود
 ۲۷ پدر مہنوز درین ذوق بود کر سہ شوق
- ۹ کہ جانِ خلق از ان اختر است پرا مگر
 ۱۰ چو اوبہ مرد تو گفتی بہر و شمس و قمر
 ۱۱ چو اوبہ مرد تو گفتی برفت عقل و ہنس
 ۱۲ کہ گل بنفشہ شود یا کہ لالہ نیلوفر
 ۱۳ بہر دو حال جہاں را نمود زیر و زبر
 ۱۴ چہ کہ بچہ دے از بہر عقوبت است بہتر
 ۱۵ نہفت چہرہ و شد بستہ بر جہاں آں
 ۱۶ بیابانِ خلد سفیر و دباغِ حسلہ دگر
 ۱۷ کہ از چہرہ فخر نراید بہشت را زیور
 ۱۸ کہ کاش نامدہ بود و ندادہ بود خبر
 ۱۹ چہ سرم کہ چگونہ چسان کنم باہر
 ۲۰ مہ دو سہنتہ بیک رہ چگونہ شد نظر
 ۲۱ درختِ میوہ بیادے چگونہ رختِ مفر
 ۲۲ شبنمیدہ اید کہ نارسستہ پتر و عہبر
 ۲۳ ترا کہ گفت کہ بے چاکران روی بہ سفر
 ۲۴ بہ مور و مار سپردیم خاک مان بر سر
 ۲۵ ترا کہ چو دشمن دادیم دوستی نگر
 ۲۶ کہ ماندگان ترا ماندہ و انہما بہر
 ۲۷ ہزار تحفہ فرستد ترا ازین کشور

اندر مہینہ

کے

اگرچہ

مگر نہ

مگر نہ

زبا

زبان

و

پر

بر

ریش

ز آب

چو

چو

چو

چو

چو

چو

چو

چو

چو

چو

چو

چو

28

29

30

31

32

33

34

35

36

37

38

39

40

41

42

43

44

45

46

براسے بازو سے لہو ہر ساز و از بافت
 ترا کہ گفت کہ از چوب نخل سہوی حزن
 پر سہو ز علی و غم و تمنان بچو است
 ترا کہ گفت کہ از یون قیس کن بالین
 پدر سہو زت ملوک مگر نہ ساخته بود
 بجائے آنکہ بخت جلال نشینی
 بجائے آنکہ گنہ گشت بہر لباح
 بجائے آن کہ ہی سرفراز باشی
 دروغ بود کہ تا نور مردگان پاستند
 تو اسے کہ تو ترسہ شری کنون غم
 ترا خدا سے وہد جلسے در کستان
 تراست جاسے بہر حال در کنار رسول
 بزرگوار اسیر اسیر بندگان خدا
 اگر خدا سے تو یک گوہر از تو خوشتر
 کہ گوہر ہے چو بخشی کہ خواست از تو خدا
 و دیگر آنکہ تو دانی خدا سے با کہیں
 پیرا مادر اگر شہریم تا خوا
 و یک حکم قضا و قدر بیان رفتہ است
 نہادہ راحت ما و ابہ ریخ و ما غافل

علی و غم

ہمسلی

نچ

کہے بہ طعنہ کہ داد آفرین چه راند جور ۴۶
 اگر چه حق ز پیئے امتحان دانش ما ۴۷
 مگر نہ واروئے تلخ حکیم گاہ علاج ۴۸
 مگر نہ این رگ شیریان کہ رشتہ تن ماست ۴۹
 ز بادہ تلخ ترے نیست کش خوریم نڈو ۵۰
 ز بانگ زیر و بم چپا کے برقص ایم ۵۱
 وے چو عشرت عقیقہ بہان دیدہ مات ۵۲
 بہ عیش فائے دنیا خوشیم غافل ازین ۵۳
 بر آب چوبین کو دک چه آگهی دارو ۵۴
 رئیس دہ چوبہ و ہفتان ہی دہ فرمان ۵۵
 ز آب شور بیابان عسرب بہ وجد آید ۵۶
 چو عنکیوت لگس گیسر د آسچنان اند ۵۷
 چو گر بہ حملہ بہ ہوشان بر چپان اند ۵۸
 بکرم سب کس اردوستان پیل کند ۵۹
 لگس پیر دو در چشم نایدش سیرغ ۶۰
 گمان برد حبشی در حبش کہ چہ ہوا ۶۱
 وے اگر بیاحت رو بہ خطہ روم ۶۲
 ز شوق این سخن آن صفہ ران خیر دارند ۶۳
 بلا بہ لفظ عسرب امتحان بود یعنی ۶۴

کہے بہ شکوہ کہ خیر آفرین چه جوید ستر ۴۶
 دو صد مثال بہادہ است در ہنر و بشیر ۴۷
 بکام ماہد از روئے طبع حکیم شکر ۴۸
 و ہم مرد بہ فضا و تازند نشتر ۴۹
 کہ تلخیص طبیعت سلاوت آرد بہ ۵۰
 اگر بر آن نہ ز ند زخمہ مرو جنب یا گر ۵۱
 خواص مرک نہ دایم فران کنیم خدر ۵۲
 کہ سودا دہمہ سوگست و نفع او ہمہ ضر ۵۳
 کہ صیت تحت سلیمان درخش رستم زر ۵۴
 ہی چه داند خاقان کہ ام یاقیصر ۵۵
 چه آگہیش کہ تسنیم صیت یا کوثر ۵۶
 کہ از دہائے دمان را کشد بہ کام اندر ۵۷
 کہ قلب شکر دارا در یدہ اسکر ۵۸
 بخویش پیچید و افسانہ داندش مکیس ۵۹
 قریں بہ پوید و در وہم نایدش صرصر ۶۰
 ہی بہ قرۃ بہا بلج گیسر و از قیصر ۶۱
 ز شرم ہچو زنان چادر فلک نہ بر سر ۶۲
 کہ پیش تیر بلا جان و دل کہند سپر ۶۳
 کہ بندہ را بہ بلا امتحان کنند داور ۶۴

66	نشان فراخو رشا است و جامہ درخوار	66	دلایز بزرگ بود چون پلا بزرگ بود
67	شہید گشته و نامش بہ نور بزرگ	67	ہزار سال فزون است تا حسین علی
68	وئے ز غایت لطفت خلق را رہبر	68	خداے در ہمہ عالمے منتہ است از خلق
69	خداے لہجہ کہ ناموسیم یا کا فر	69	برائے مکت گرا ایمان و کفر بخشود
70	خداے را چہ تفاوت کند بہشت و تہ	70	اگر بہشت و ستر فرق دارد از پے مکت
71	سحاب بار و دوزخ و شکیست غار و شجر	71	ستارہ تاب و پیشین یکیت پاک و پلید
72	رضائے دوست طلب و رضا خود بگا	72	اگر مراد تو نیردان بود مراد مخواہ
73	عہد مجھنے گرا ز دست رفت یک گ	73	ز من امیر ایک نقطہ دیگرے بنیوش
74	بدین بہانہ کہ گوئی امین بود چاکر	74	تو مال خویش سپاری بہر کہ چاکر تست
75	بجھظ مال تو از چاکرے بود کتہ	75	چنان خداے کہ خود چاکر آفرینش
76	کہ کارت آید فردا بہ عرضہ محبت	76	تو بشنوائد کے امر و زہد قائلانی

کلیات غالب

قصیدہ در مدح خداوند روئے زمین سایہ چہاں آفرین حضرت قدر قدرت
ملکہ منظر انگلستان و قیصر ہندوستان خلد اسد ملکما بال بعد الان

1	خود روزگار آتچہ درین روزگار یافت	1	در روزگار نامتو اندیشہ یافیت
2	حق داد و داد حق کہ مرکز قرار یافت	2	پر کار نیز گرد فلک در میان یافت
3	ہر کس بہر چہ است بہر گزار یافت	3	در مائے آسمان زمین باز گرفت
4	بر روئے خاک پیچ و خم رفت یافت	4	آمد اگر بہر نفس بالابلا گرفت
5	پاداش جانکہ از عے تہا تار یافت	5	چون جن ماہ یک شبہ بینی بد گرفت
6	انچہ یک خراشے پیکان خار یافت	6	چون رنگ سرو گل گشتی رنگ گرفت
7	این پرورش کہ خلق پروردگار یافت	7	در خاک باد و آتش و آب شتی گرفت
8	در دہر بہر چہ صورت این چہار یافت	8	ناچار خیر بد اگر ایش تم گرفت
9	ہر شے بحسن جوہر خویش تہا یافت	9	ہر کس قدر قدرت خویش چہ گرفت
10	ہم بر سر آخوش بندہ واریا یافت	10	گر خواہ بندہ را خطا از ادگی گرفت
11	تو قیغ خوشدلی خداوندگار یافت	11	ور بندہ خود ہر شے خط بندگی گرفت

لیل و نهار صورت و نهار یافت
 نابید ذوق و زرش مضرب یافت
 اندیشه گنجهای نهان آشکار یافت
 بزم از ساطع تازگئی و نهار یافت
 بانگ قلم نشاط نو از نهار یافت
 هر کس نشاط تازه ز هر گونه کار یافت
 ذوق صیوح عابدش نده و نهار یافت
 کوک حنائی لهر آموزگار یافت
 از بهر خویش غم گسل و غم گسار یافت
 چشم بیا راه بهر عزا سوگوار یافت
 در حیرت است نیز زشته ز نهار یافت
 ز نهار را کلید ز دندان مار یافت
 خود رخت خوالش از رنگ گل و دوک یافت
 بتان آرزو شجر میوه دار یافت
 ملک آفین سرود که دولت مدار یافت
 سوره سرور و دانش و داد و نثار یافت
 و کتوریه که رونق از و زور کار یافت
 کا قبل ناز را به پیش ساز کار یافت
 از بسکه تخت پایگی استوار یافت

سر روشی مهر فروزش ز سر گرفت
 بهرام دل به سبق تیغ و کمر نهاد
 نظاره فتنه های عیان از نظر زد
 جام از شراب روشنی آفتاب زد
 روی سخن صفای بنا گوش گل گرفت
 بهر هم ز دند قاعد کاین بهر هر
 فیض سخن خالیب پیمانه کشید
 رهزن شمع خویش بر این بسجینت
 عاشق ز بسکه شاد سید و پیشه را
 خون گشت در و لک اگر سر زنگاه
 گزیده است نیز زمین سجده برد
 قفل دل عدو که کتالین نه دشت نیز
 بافته هم مضائقه خرمی نیت
 عنوان رنگش بوقم و لغو فرجیت
 دولت سپید سوخت که شد ملک ناز و
 از نظام شاهی و آیین خسروی
 بر خستگان مهربان نشود از کرم
 جسته بکار سازگی اقبال ساز و
 بالچیان ز ناکه پهلوزند به تراج

ناز و چنان خویش کہ بالدر کے تخت
 بایسے انجم از پے صریح تاج تخت
 یاقوت ساز چرخ کہ سعد کان است
 سنگے کہ نقش لعل در مہ و بنبتہ بود
 خورشید ز چشم کو اکب فرو و ارج
 جمشید کش بر شاہ سر سہری نمود
 زین پس بسے میانہ بہ مردم سخن
 ہمت نہ توخت با وہ را انور ساختن
 ز حمت کیتہ گرچہ بہار اندر ہستما
 آور دو گو نہ گو نہ نشا ہنایے نگہ بود
 گل را ز جوش رنگت ہنگامہ جا کجا
 در راہ پائے غریب سیریاں شمرودند
 موجبکہ آب در گہر شاہوار زد
 روزے کہ زیر ران شہنتاہ کام
 از گرداہ اسیلی کیتی نقاب بست
 در و زکار گاہ حد تک ز شست جت
 بانجیکہ شہ بہ نیرل نہ فرس
 تاج و نگین علامت شہیت جہان
 فرمانرواے ماست کہ از فرشتہ کش

از بسکہ تاج کام دل اندر کنار یافت
 ناختم فروتنے کہ جو اہر قرار یافت
 آورد ہرچہ در کمر کو ہسار یافت
 در سینہ خار خار جوش شرار یافت
 تنہا نہ آبر و گہر شاہوار یافت
 ساقی گری گزید و دوران حلقہ بازیافت
 از دور با شہاکہ حجم از پردہ وار یافت
 در دورتہ بمسکہ پروین فشار یافت
 داند ہے کہ سود و برون لشکر یافت
 با خویش بر دہرچہ نہ در خور کار یافت
 آورد گر بہارتش را رنگار یافت
 در بزم قوت مع عزیزان قرار یافت
 جوشے کہ خون بنیاغزال تار یافت
 تو سن شرف بجد سیر و شکار یافت
 و رخط جادہ ناقہ گردون مہار یافت
 چشم غزالہ سرمد و بناالہ دریافت
 بالیدش سز و کہ چنین شہوار یافت
 این ہر دہر کہ شد جہان شہار یافت
 شد تاج سرفراز و نگین اعتبار یافت

صدیام از گداز نفس آسپار یافت
 شایخ پریدہ قلم این برگ بار یافت
 آبان مهر و ترس تو بہار یافت
 خاک نہ تو دسین و ریحان غبار یافت
 دامن گل نسیم بہ دست چنار یافت
 دہقان کے سے پرانہ کو ہار یافت
 ناچار مدح شہ بہ دعا خنصر یافت
 وقت آواز سر و ش امانت یار یافت
 عمر کے کتہ شاہ زندہ دل از گردگار یافت
 درخوذر سے منہ سے گاہے شمار یافت

زمینان فیض نامیہ نامی نگشتہ بود
 دانم کرا قضاے شانت کاین زمان
 اگر سے چرچینین نبود کرا خطا گاہر
 کوہ از ہجوم لالہ خود درو سجاک حفت
 بے آنکہ خواہش زر گل در میان بود
 امروز لالہ را البسہ کوہ سار وید
 وصف رنگ بوسے توانی تمام شد
 این غم شد لی ز روز ازل بود آن شاہ
 خاکشاک مستعار بود و همچو غم خلق
 نتوان شمار دولت جاوید یافتن

انہیں پرست جیف مسمی ز نقد اسم
 ہر جبالف بہشت محاسب ہزار یافت

B. 1175. 571
D. 1292. 691.

ms 1175. 571

کلیات سعدی

فے الموعظۃ والنصیحت

- | | | | |
|----|------------------------------------|----|-----------------------------------|
| ۱ | که مال غالب گوارست بعد از اعمال | ۱ | تو انگریز نه مال است پیش از اعمال |
| ۲ | تو خواهی از سخنم پند گیر خواه ملال | ۲ | من آنچه شرط بلاغت با تو میگویم |
| ۳ | چو گوش هوش نباشد چه سود چو تن قال | ۳ | محل قابل و آنکه نصیحت قابل |
| ۴ | بگوش مردم نادان رآب در خیال | ۴ | نصیحت همه عالم چو باد و دغش است |
| ۵ | که هست صورت دیوار بر این مثال | ۵ | چشم و گوش و دمان آدمی نباشد شتر |
| ۶ | که اعتماد نکر و نه بر جهان عقال | ۶ | دل حکیم درین متغیر ملک سبند |
| ۷ | و گر به مهر جهان خرد میکند که قال | ۷ | چنان بلطف ہی پرورد که مراد بر |
| ۸ | که پشت از نقش است زهر و قتال | ۸ | کن چشم از ادب نگاه و درینا |
| ۹ | که خیر و زدر گیر و و به استقبال | ۹ | بهر عاریتی هیچ اعتماد کن |
| ۱۰ | برستی که بیازی برفت چندین سال | ۱۰ | برفت عمر ز تیرم شتر راه آه و تاب |
| ۱۱ | درین روز جوانی که صرف شد به حال | ۱۱ | کنون که رغبت خیر است ز طاعت |
| ۱۲ | بر آردست دعا سه و در میان سال | ۱۲ | زمان توبه و غفر است وقت بیداری |

- ✓ وصال حضرت جان آفرین مبارکباد 13 کہ دیر روز و دو فراق او فتد بہ چھو چوال
- بیر بار گنہ گام بر نئے گیسوم 14 کہ زیر بار بہ آہستگی رو و حمال
- چنان شدہ است کہ دیگر امید خیر نماند 15 مگر بچھو خداوند نسیم متعال
- ۱۶ کہ آفتاب وجود ضعیف انسان را
کنون ہوا ایل میسر و کجوتر نفس 17 کہ دست جو زرمانہ نہ پر گزشت ہال
- چنان شدم کہ با گشت میتائدم 18 نماز شام کہ بر بام میروم چو ہال
- بزرگ دار حرا یا بحق مردانے 19 کہ عارفان جمیل اند و عاشقان جال
- مبارزان طریقت کہ نفس شکستند 20 بزور بازو سے تقویٰ للہم و جال
- مرا و نفس نہ داوند ازین سرا غرور 21 کہ صبر پیش گرفتند تا بوقت محال
- تھا خورند و علامت کنند و خوش ہا 22 شب فراق باسید باداد وصال
- بہترینینہ این دوستان علی التخیل 23 کہ دشگیری و رحمت کنی علی اللجمال
- رہے نیمم و چارہ نئے دامن 24 بجز تہمت مردان ستقیم الحال
- مرا بصورت نیکان امید بسیار است 25 کہ مایہ داران رحمت کنند بر بطلال
- بود کہ صدر نشینان بارگاہ قبول 26 نظر کنند بہ بیچارگان صف نقال
- توقع است ز انعام دائم المعروف 27 زہر آن کہ نہ امروز سیکند افضل
- ہمیشہ در کمرش بودہ ایم و غرض 28 از آستان مرتبی کعبار و نطفال
- سوال نیت مگر خستہ اند کمرش 29 سوال نیز چہ حاجت کہ مالست بحال
- من بن ظلم و جہولم کہ ہم تو فرمودی 30 چہ آید از منفعائے کریم و ز جہال
- مرا تحمل بارے چگونه دست و دہ 31 کہ آسمان وزمین برفشانند و جبال

32	بخیہ کن کہ بین است غایۃ الامال	ختم غم خدایا بفضل رحمت خویش
33	کہ رہ نہیں آتجا قیاس ہم و خیال	تنامے حضرت عزت نیتوانم گفت
34	کہ وہم شق قطع است انسر و قات جلال	بر آستان عبادت توقف کن بعدی

فی صفت الرزق ۱۱۵. ۲

1	شکر رحمت سرا از سر بارخواست	علم دولت نور و ز صبر ابرخواست
2	بزرگ تابش خورشید پیغمبرخواست	تبار بابر گلہ قائم برف از سرکوه
3	کہ بہ خواستے ابراز دل دریا برفت	بر عروسان چمن بست صبا پر گشت
4	دین چه با دست کہ از جانب صبر ابرخواست	اینچہ بویت کہ از جانب غلج بدید
5	چہ زمینے ست چرخ تنو لا برفت	چہ ہواست کہ خلدش بخیہ رشت
6	بسکہ از طرف چمن کو کو لا برفت	طام اخضر ازین عکس چمن حرکت
7	بلبلان را چمن نالہ و غوغا برفت	موسم غمہ جنگ است کہ دہرم صبوح
8	شور و یوانگی از سینہ و نا برفت	بوے آلودگی از رخ و صفوی آمد
9	وزنرے نالہ ستان بہ تر بارخواست	از زمین نالہ عشاق بگردن برسد
10	الغیاث از چمن گلبن حمر ابرخواست	بسکہ خوبان تنہج سو صحرارفتند
11	کہ دل زار از اندیشہ فردا برفت	عاشق امر و زید و تہ بر تاندہشت
12	بیدے خستہ کمر بستہ چو جوز ابرخواست	ہر کجا طلعت خورشید رخسار بگلند
13	نہ کہ این دلولہ از بدیل تنہا برفت	ہر کسے را ہوس کے رو گلے در سر شد
14	باقدرش سرو نہ و انہم چہ یار ابرخواست	بارخش لالہ ندانم چہ رونق لبگفت

جهان
نگاه و
عمل
طریق
کف
مکن که

چه سو
زمین
بدین
نه هر
وے

اے
اے
گر
دینار
آهسته
آهسته

۱۵ سر به بالین عدم باز نه از گشت
۱۶ بخش گفتن او عقل نه دل برسد
۱۷ روز رویش چو پر انداخت نقاب زلف
۱۸ درق خوبه مستوق نه هم برگردد
۱۹ ترک عشقش نه صبر چنان غارت کرد
۲۰ سعد یا نامه سیه کردن بود انا که
که خواب سحر آن گیس شهلا بخواست
عاشق آن قدسوم که چه زیار غا
گوئی از روز قیامت شب یلدا بر شا
قلم عافیت از عاشق شیدا بخواست
که جهان از حریم راز معیار بخواست
که قلم را سپر از دست تو سودا بر جاست

ایضاً فی الموعظة والنصیحة

۱ خوش است عمر درینا که جاودانی نیست
۲ درخت قد صنوبر خسر ام انسان را
۳ گلے است خرم و خندان تازه و خوشبو
۴ دوام پرورش اندکن را در دهر
۵ باش غره و غافل چو پیش سر در پیش
۶ چه حاجت عیان را باستماع و بیان
۷ که ام باد بهاری وزید و آفاق
۸ اگر محاکب روے زمین بیست آری
۹ دل سے نسیق درین کار و اسر اسبند
۱۰ اگر جهان همه کام است و دشمن اندر پی
۱۱ چو بت پرست لجهورت چنان شمشیر شمول
بس اعتماد برین خیر روز فانی نیست
دام رونق نو باد جو انی نیست
وے امید تابش چنان که دانی نیست
طمع مکن که در و بوسه مهربانی نیست
که طبعیت این گرگ گله بانی نیست
که میوفائے دور فلک نهانی نیست
که باز و عشقش آفت خزان نیست
بهاے دولت یک مژه زندگانی نیست
که خانه ساختن آیین کار وانی نیست
بدوستی که جهان جاے کامرانی نیست
که دیگر تخریب از لذت مسانی نیست

12	کہ پائے <u>مید غنار</u> اجزا این جہانی نیست	جہان زدوست بدادند وستان خدا
13	کہ از زبان تیر اندر جہان دیانی نیست	نگاہ دار زبان تا بہ دورخت نہ برند
14	رہے <u>سیم تر از کوئے</u> بے نشانی نیست	عمل بیار و علم برکش کہ مردان را
15	کہ کج خلوت صاحب دلان مکانی نیست	طریق حق برو و ہر کج کہ خواہی باش
16	کہ کار مرد خدا جز خدا سے خوانی نیست	کف نیاز بہ درگاہ بے نیاز بدار
17	علی مخصوص مرآن دوست کہ نانی نیست	مکن کہ حیف بود دوست بر خود اور و نا
18	کہ مرد را بارادت صدف مانی نیست	چہ سودر نیش باران و غطر بر خسرت
19	سپاسد ار کہ جز فسیض آسمانی نیست	زمین بہ تیغ بلاغت گرفتگی اے سعدی
20	زفت و جلد کہ آتش بدین والی نیست	بدین صفت کہ در آفاق صفت شرف نیست
21	سیر بر کہ سعادت پہ پہلو انی نیست	نہ ہر کہ دعوے زور آوری کسند باما
22	مکن کہ بوسے خوش از شتر سحرانی نیست	وے بہ خواجہ عطار گو تا لیش مشک

فی التصلیح والمواعظ

1	در لیشی خستیا رکنی بر تو انگری	اے نفس اگر بہ دیدہ تخفیت نگر
2	تو نیز باگد اے محلت بر ابری	اے پادشاہ وقت چو وقت فراسد
3	نوبت بہ دیگرے بگزار سی و بگذری	گر سپنج نوبت بہ در قصرے زند
4	باکس مہر بنیبر داو و عہد شوہری	دینار نے است عشوہ دہ و دستان ایک
5	این جبرم خاک کہ تو امر و زبر سری	آہستہ رو کہ بر سر بسیار مردم است
6	دیگر کہ چشم دارد از موہر ماوی	آہستہ کہ این ہمہ سرزد از دوا و کشت

این خول رو کینه کوته نظر فریب
 ماروت را که خلق جهان سحر ازو برند
 مردی گمان میکرد بهر سخن است زنده
 با شیر مردیت سگ ابلیس صید کرد
 مہشہ از تانہ گندت سپرد و نقش
 سر در سر مو او ہو س کرده باز
 دنیا به دین خریدت انبیا بصالحی است
 تا جان معرفت نکند زنده انشخص
 بس آدمی که دیو زشتی غلام اوت
 اگر قدر خود بدانی قربت فزون شود
 چندت نیاز و آزد و اندر بحسب
 پیاست قطره که بقیت کجارسد
 اگر گیمیاے دولت جاوید از دست
 اے مرغ پاسے بیه پدم ہو انفس
 باز سفید روضۃ النبی چه فائده
 چون بوم بدختر شگن سایه بر خراب
 آن راه دوزخ است که ابلیس میورد
 در صحبت نسیق بد آموز همچنان
 راسے لبوے عاقبت خیر میرود

دل میرد خالیه اند و چادر سی
 در چه فکند غمزه خوبان به ساحری
 با نفس اگر بر آئی و اتم که شادری
 اے بے خبر میر که از گربه کستری
 در ورطه که سوده دار و شناوری
 در کار آخرت کنی اندیشه سرسری
 اے بدعالمت بهر چه پیچ پیچی
 نزد یک عالم فان تو چو حیوان محقری
 در صورتش نماید زیبا تر از پری
 شکوہ نهاد باش که پاکیزه جوهری
 بشناس قدر خویش که در پاگوهری
 لیکن چو پرورش بودت داند دمی
 بشناس قدر خویش که گوگرد احمری
 کے بر ہوا عالم رو حایان پری
 کا ند طلب چو بال بریدہ کتوری
 در اوج سدرہ کوش کہ فرخند طائری
 بیدار باش تا پے اوراہ نصیری
 کا ند کشد و شمن آہنہ پنجہ سری
 راسے لبوے مایہ اکنون بخیری

- گوشت حدیث نشین و دہوشن بخیر ۲۶
 دعوے مکن کہ بترزم از دیگران بعلم ۲۷
 از من بگوئے عالم تفسیر گوئے ۲۸
 بار درخت علم ندانم مگر عمل ۲۹
 از صد کیے بجایے نیادر نہر علم ۳۰
 علم آدمیت است جو اندر دمی اوب ۳۱
 ہر علم را کہ کار نہ بندی چہ فائدہ ۳۲
 امر و نحر لبصاحت کہ در حدیث ۳۳
 فردا فیج باشی در موقف حساب ۳۴
 در صد ہزار عذر بگوئی گناہ را ۳۵
 مردان سہی در پنج بجایے رسیدہ اند ۳۶
 ترک ہواست و ادور یا سے نفرت ۳۷
 در کم ز خویشین بحقارت نظر مکن ۳۸
 ہر بے ہنر مال کنی فخر جز بیکم ۳۹
 فرمانبر خدا و نگہبان خلق باش ۴۰
 عمرے کہ میر و دبہ ہمہ حال جہکین ۴۱
 سرگ انیک از دوائے ناپستی چ ۴۲
 فارغ نشستی بغرضی و کام دل ۴۳
 بارے کرت بہ گور عزیزان گذر بود ۴۴
- در حلقہ بصورت چون جلقہ بردی ۲۶
 چون کہ کردی از بہہ دوان فزونی ۲۷
 اگر در عمل نکوشی نا اذان متفسری ۲۸
 با علم اگر عمل نکنی شاخ بے بری ۲۹
 وز حسیب ہماہ و طلب علم دیگر ی ۳۰
 ورنہ دوی بہ صورت انسان بصوری ۳۱
 چشم از برائے آن بود آخر کہ بگری ۳۲
 بہ نکتہ را نہار دلائل بیاوری ۳۳
 گر عقلت نکونی و عذرے بیاوری ۳۴
 مرنوے کردہ را بنود زیب ختری ۳۵
 تو بے ہنر کجارسی از قفس پروری ۳۶
 عارف نبات توتیرہ برق قلندری ۳۷
 گنہگری بہال بہ گوہر برابری ۳۸
 گوئی خرت شمار د اگر گاہ غنبری ۳۹
 این ہر دو قرن اگر بگرفتہ سکنری ۴۰
 تا در رضاے خالق بچون بسر بری ۴۱
 لیکن چہ غم ترا کہ بخواب خوش اندری ۴۲
 بارے ز تلکناے محمد یا و ناوری ۴۳
 از سر نہ غرور کیانی و سروری ۴۴

45	درهم شکسته صورت به تپاس آوری	کاسنجا بدست افتخار بنی غلیل دار
46	مسکین بخت بالشی خاک تیری	فوق غریز پلوسه نازک بنام دین
47	برد گنج عاقبت از گنج صابری	تسلیم شو اگر اهل تمیزی که عارفان
48	تو گیتی که به ز خدا بنده پوری	فرزندیده ایست خدا را شمش مخور
49	در بدر است رخ زیادت چه سیری	گر قیاس گنج سعادت بر کرات
50	طغرے شکفتی و میل بد اختری	پیش از من و تو بر رخ جهان کشیده
51	روزی نکرد چون نکشید غل بدری	آه که طوق مقبلی اندر از دل خدا
52	بیگانگی مور که در دین برابری	ز بهار پند من پدرانه است گوشه دار
53	در وقت مرگ اشعت و گور اغبری	ننگ آن فقیر شخت و غیره از آنکه
54	و اس کسان ندانند حضرت و عقری	و امن بخش رحمت ایشان درشت
55	چون آسمان ز بهر و خورشید و شتری	روئے بین طلعت ایشان منور است
56	خواهی زیاده پادشاه سخن و اشاعری	در بارگاه خاطر سعدی خرم اگر
57	ملک عجم گرفته به تیغ خسروی	که که خیال در سرم آید که این منم
58	با کف موسوی چه زند سحر سامری	بازم نفس فرو و دانه بل افضل
59	در شهر آگینه فروش است جوهری	شرم آید از انصاعت قیمتم ولیک

ایضاً فی الموعظة

1	تلاط کو کی ویش خوشیتن رائی	در پنج روز جوانی و عهد بر نانی
2	پس از غرور جوانی و دست بالائی	سیر زوقی انداخت پیری اندیش

۳	دیر بے باز و سہ سیر چکی کہ بر چرخ	۳	سینتر دور فلک ساعد تو انانی
۴	ز سہ زمانہ ناپاکم ارعہد شکن	۴	چہ دوستی است کہ باد و نوبنیانی
۵	کہ اغما کند بر سواہب نعمت	۵	کہ بچو طفل سنجشی و باز بر بانی
۶	ہزار تر گلی ہر چہ خوشتر بندی	۶	تباہ تر شکنی ہر چہ خوشتر آرائی
۷	بہ عمر خویش کے از تو کام بر گرفت	۷	کہ در شکنجہ ناکایش نہ فرسائی
۸	اگر زیادت قدرت در تیر نفس	۸	نخواستہ کہ بہ قدر سن از آفرانی
۹	مرالامت دیوانگی و سر سبکی	۹	تر سلامت پیری و پا برجائی
۱۰	شکوہ پیری گنار و علم و فضل و ادب	۱۰	کہ جاست جہل جوانی عشق یارائی
۱۱	چو با قضا و اہل بنے تو ان آمد	۱۱	تفاوتے نکلند گری و دہانائی
۱۲	نہ آن جلسیں انیں انکار من نہ است	۱۲	کہ بعد از دست تو رشو و شکیبائی
۱۳	دیر بے خلعت زریا حسن التفہیم	۱۳	بر آستین خستہ طر از زیبائی
۱۴	غبار خط و معرشتہ بر گلے	۱۴	چنانکہ مشک بہاورد بر من سائی
۱۵	اگر ز با و نمنا سے پسر بندیشی	۱۵	چو گل بہ عمر دور و روزہ غور نمائی
۱۶	زمان رفتہ نہ خواہد برگریہ باز آمد	۱۶	نہ آب ویدہ کہ گر خون دل بیالائی
۱۷	ند وخت جائنہ کائے بقدر کس و ن	۱۷	کہ عاقبت بر عصیت نہ کرد و کیتائی
۱۸	چو خوان یغیا ہر قسم زندہ ناکامی	۱۸	زمانہ مجلس عیش بتان بینائی
۱۹	چو تختہ خرمافودات پائمال کنند	۱۹	وگر بسروری امروز نخل خرائی
۲۰	برادران تو بچا رہ در ترے رفتند	۲۰	تو پچھان ز کبر بر بڑائی
۲۱	ہمیشہ باز نباشد در دوختے چشم	۲۱	ضرورت کہ روزے بگل نہ اندائی

خیال بسته ویر باد عمر نگین زده	22	چشم خنجر دزد که در عیش و در تماشا می
دماغ چخته که من بشیر مرد و بر نیام	23	برو که با مسک بد نفس هم تو برائی
اگر بود دل مومن چو موم نرم نه باد	24	تو موم نیستی ایدل که سنگ خارا می
هر آن زمان که تو مردی بر آساید	25	درست شد بحقیقت که مردم آسانی
وگر به بل برقی بعد از باز نی آید	26	که چاره نیست بر او این شکسته پیرائی
سخن و راز مکن بعد یا و کوته کن	27	چو روزگار به پیرانه سر ز رعنائی
وگر عنایت تقنین حق نگیرد دست	28	به دست سخی تو یا دست تانہ پیمائی
ببخش بار خدا یا فضل و رحمت عیش	29	که در دست تو از می جرم بخشائی
بضاعتی نه سرا و حضرت آوردم	30	اگر به عین عنایت قبول فرمائی

سلا

نک

ز در گهر کرمت روئے نا امید نیست
 کجار و و گس از کارگاه حلوائی

81

باج

تظاگر سکندرنامہ مولوی می نجومی

حمہ باری تعالیٰ

۱	خدا یا جہان بادشائی تر است	۱	زما خدمت آید خدائی تر است
۲	پناہ بے بندی و پستی توئی	۲	ہمہ نیتند آسچہ پستی توئی
۳	ہمہ آفریدہ است بالا و پست	۳	توئی آفرینیدہ ہرچہ بہت
۴	توئی برترین دانش آموز پاک	۴	ز دانش قلم رانہ بر لوح خاک
۵	چون جنت جبر خدائی در است	۵	خرد و داد بر تو گوئی نخست
۶	خسر در آتوہ و شن بصر کردہ	۶	چراغ ہدایت تو بر کردہ
۷	توئی کا سمان را بر افراختی	۷	زمین را گزرگا و او ساختی
۸	توئی کافریدی زیک قطرہ آب	۸	گہر مایے روشن تر از آفتاب
۹	تو آوردی از لطف ہوہر پدید	۹	بہ جو فرشتہ و شان دادی کلید
۱۰	جو اہر تو بخشی دل رنگ را	۱۰	تو بر روے جو کشتی رنگ را
۱۱	بنار و میراثانہ گوئی بسیار	۱۱	زمین ناورد و تانگوئی بسیار
۱۲	جہان را بدین خوبی آراستی	۱۲	برون زانکہ یار گیرے خواستی
۱۳	ز گرمی و سردی و از خشک و تر	۱۳	شترتی بہ اندازہ یک درگر
۱۴	چنان کشیدی و بستنی رنگار	۱۴	کہ بہ زان نیار خسر و در شمار

چنان بستی این طاق نیلوفری ۱۵ که اندیشہ را بخت زورتری
 مهندس بسے جوید از رازشان ۱۶ نہ داند کہ چون کردی آغازشان
 بنیاد را پس نظر کردی ۱۷ در حقیقتی باز یا خوردنی
 زبان نازہ کردن بہ اقرار تو ۱۸ تنگی خنق علت از کار تو
 حسابے کرین بگذر گریست ۱۹ ز راز تو اندیشہ بے آگہیت
 بہر چه آفریدی و بستی طراز ۲۰ نیارت نہ اسے از ہم بے نیاز
 چنان آنسریدی می بینان ۲۱ ہمان گردش خیم و آسمان
 کہ چند آنخ اندیشہ گرد و بلند ۲۲ سہر خود بدرون ناوردین کند
 بنود آفرینش تو بودی خداے ۲۳ بنا شد ہمہ سم تو باشی بجا
 نہ خلوت بدی کافریش بنود ۲۴ نہ چون کردہ بشد بر تو زمت فرو
 تنظیم تو پیش توست و نیت ۲۵ اگر باشد و گریاشد یکیت
 نہ پر گندہ تا فہم شومی ۲۶ نہ افزودہ نیست تا کم شومی
 کو اکب تو برستی افلاک را ۲۷ بہ مردم تو آستی خاک را
 توئی گوہر آماے چار آہ خشیج ۲۸ سلسل کن گوہران در مزین
 حصار فلک بر کشیدی بلند ۲۹ در و کردی اندیشہ را شہرید
 خسر فنا بد و در نیابد ترا ۳۰ کہ تاب خسر نیست بد ترا
 وجود تو از حضرت تنگیار ۳۱ کند پیک اوراک را سنگار
 خیال نظر خالی از راہ تو ۳۲ زگر و دنگی دور در گاہ تو
 سکر کر تو گرد و بند می گراے ۳۳ بانگدن کس نفیقت ز پائے

۳۵	کسے راکہ قہر تو از سر نہ کند	۳۵	پیام دے کے کس نہ کر دو بے بند
۳۶	ہمسیر دستیم و فرمان پذیر	۳۶	توئی یاد می وہ توئی دستگیر
۳۷	اگر پاسے پہل است و گر تر مور	۳۷	بہر یک تو داد می پھنی و زور
۳۸	چو نیر و دوستی از تقدیر پاک	۳۸	ز مورے بہ مارے بر آری ہلاک
۳۹	چو پروا می از رگدزد و دورا	۳۹	خوردیشہ منتر نرودورا
۴۰	چو در شکر دشمن آری جیل	۴۰	بہ مرغان کشتی نیل و صاحبیل
۴۱	کہ از نطفہ نیک بنتختہ ہی	۴۱	کہ از استخوانے نورختہ ہی
۴۲	کہ آری خلیفہ ز بتخانہ	۴۲	کئی آشنائے ز بیکانہ
۴۳	کجے باچنین گوہرے خانہ خیر	۴۳	چو بو طایبے راکئی سنگریز
۴۴	کر از ہرہ آن کہ از بیم تو	۴۴	کشاہد زبان جز بہ تسلیم تو
۴۵	زبان آوران را بہ تو ہار نیست	۴۵	کہ با مشعلہ گنج را کار نیست
۴۶	ستانی زبان از قریب بان باز	۴۶	کہ تار از سلطان نگویند باز
۴۷	مرا در غبار چسپین تیرہ خاک	۴۷	تو داد می دل روشن جان پاک
۴۸	گر آکوہہ گردیم اندیشہ نیست	۴۸	کہ جز گردہ خاک را پیشہ نیست
۴۹	گر این خاک رواز گنہ تافتہ	۴۹	بہ آسزیش تو کہ رہ یافتہ
۵۰	گنہا ہن از نادے در شمار	۵۰	ترا نام کے بودے آسزگار
۵۱	شب و روز در شام و در بادیاد	۵۱	تو بر یاد می از ہر چہ دائم بہ یاد
۵۲	چو اول شب آہنگ خواب آدم	۵۲	بیشچ نامت شتاب آدم
۵۳	چو در نیم شب سر بر آرم ز خواب	۵۳	ترا خوانم و بریزم از دیدہ آب

۴۱۱۵

فراہ

۴۱۱۵

عطر

۴۱۱۵

۵۸	وگر بابد اوست راہم بہت	۵۸	مہ روز تاشب پناہم بہت
۵۹	چو خواہم ز تو روز شب یادی	۵۹	مکن شرمسام در آن داوی
۶۰	چنان دارم اے داور کار ساز	۶۰	کز این بایا زان شوم بے نیاز
۶۱	پرستندہ کز رہ سب دگی	۶۱	کند چون توئے را پرستندگی
۶۲	درین عالم آبا و گروہ گنج	۶۲	در آن عالم آزاد گرد و رنج
۶۳	پدید آور خلق عالم توئی	۶۳	تو میرانی وزندہ کن ہم توئی
۶۴	سر نیست از خود حسابے بدت	۶۴	حساب من ازت چندانکست
۶۵	بدونیک را از تو آید کلبہ	۶۵	ز تو نیک و از من بد آید پدید
۶۶	تو نیکی کنی من نہ بد کردہ ام	۶۶	کہ بدر احوالت بہ خود کردہ ام
۶۷	زنت اولین شس سرگشت	۶۷	بہت آخرین حرف بازگشت
۶۸	ز تو آیتے در من آموختن	۶۸	ز من دیو را دیدہ برد و ختن
۶۹	چون نام تو ام جان تو ازی کند	۶۹	بہ من دیو کے دستبازی کند
۷۰	ندارم روا با تو از خوشستن	۷۰	کہ گویم توئی باز گویم کہ من
۷۱	گر آسودہ در ناتوان میریم	۷۱	چنان کافریدی چنان میریم
۷۲	امیدم چنانست زان بارگاہ	۷۲	کہ چون من شوم دور ازین بارگاہ
۷۳	فروریزم از نظم ترک خویش	۷۳	وگر گوند گردم و ترتیب خویش
۷۴	کند باد پر کندہ خاک مرا	۷۴	نہ بیند کسے جان پاک مرا
۷۵	پژدہندہ حال سرت من	۷۵	نہند تہمت نیست بہت من
۷۶	ز غیب آن نمودارش آسہ بہت	۷۶	کزین غیب آگاہ گرد و کہ بہت

چو برتے تو سن ست را	72	بسی حجت انگشتم دل کشاے
تو نیز ارشود مہد من و نفیت	73	خبر دہ کہ جان ماند گر خاک خفت
چنان گرم کنی سرم ریم بہ تو	74	کہ خرم دل آیم چو آیم بہ تو
ہمہ ہمنان تا بدریاں سند	75	چو من فریم این دوستان نشینند
اگر چشم و گوش است گرد دست پیا	76	ز بن باز مانند یک یک بجا
توئی آن کہ تاس منم ہامنی	77	ازین در مبادم ہی دامن
درین رہ کہ سر بر درے نیرنم	78	بامید تاجے سکر مینر نم
سر سکار تو گرد و بلند ی گرا	79	با فکندن کس نیفتد زیباے
سرے کان ازین درندام دین	80	بہ از تن ج بخشی بدان سر نہ تیغ
ز حکمے کہ آن در ازل راندہ	81	تگر و قسلم ز انچہ گرداندہ
ولیکن خواہش من حکم کش	82	کہ تم زین سخنہا دل خویش بخش
تو گفتی ہر آنکس کہ در رخ و تاب	83	دعاے کند من کہم مستجاب
چو مابہ تر مانند و اتم ترا	84	درین عاجزی چون نخواہم ترا
بے کار تو بندہ پرور و است	85	مرا کار بامیدگی کردن است
دو کار است با تو فرخندگی	86	خداوندی از تو ز مابندگی
شکتہ چنان گشت نام بلکہ خرد	87	کہ آبادیم را ہر ہر با و برد
توئی کہ شکستہ یابی دہی	88	و گر شکستی موسیائی دہی
دران نم شب کہ تو جویم پناہ	89	بہشتیاب سلم برافر و ز راہ
نگہدارم از رخنے رہنر نان	90	مکن شاد بر من دل دشمنان

۹۱	تختم صبور سی دہ انگاہ رنج	۹۱	بہ شکرم رسان اول آنکہ بہ کنج
۹۲	تختم صبور سی دہ انگاہ پلا	۹۲	گرم در پلا کے کنی بہت ملا
۹۳	زمن دور دارا کے زبیر اور دور	۹۳	بلائے کہ با شتم در آن نا صبور
۹۴	کف خاک خواہی زمین خواہ کرد	۹۴	گرم بشکنی در نہی در نور
۹۵	منیتم برون یا تو از بندگی	۹۵	برون فتم از خود بہ پر گندگی
۹۶	بہر جا کہ با شتم خدا دانت	۹۶	بہر گوشہ کا فتم خدا فانت
۹۷	توئی آنکہ بر یک قرار الیتی	۹۷	قرار بہ بہت برستی
۹۸	کر اندازہ خوشیستن در تو دید	۹۸	پژو مندہ را باوہ زان شکلید
۹۹	در تھا بہ پیچودہ پارہ کند	۹۹	کے کر تو در تو تظارہ کند
۱۰۰	عنان پاید از ہر دے تانقن	۱۰۰	نشاید ترا جز بہ تو یانستن
۱۰۱	ازین بگذری در دل آید ہر اس	۱۰۱	نظر تا با پنجاست نہر اشاس
۱۰۲	تو دانی حساب کم و بیش را	۱۰۲	سیر دم تو با یہ خویش را

مناجات جل و علے و تضرع نمودن نیایش پارسی تقالے

۱	توئی یادری بخش دیار سی سم	۱	بزرگابزرگی و ماسیکسم
۲	تو دای ہمہ چیز من خیریت	۲	نیاروم از خانہ خیریت سخت
۳	زمن با شعل کشان دور دار	۳	چو کردی سپراغ مرا نور دار
۴	بدہ را سچہ گشتم بر و میدیم	۴	با شستن تو دای تو مندیم
۵	پیشبان عنان من از راہ خست	۵	کریوہ بلندہ است سیلاب سخت
۶	کہ یک نشکند بر من این رود بار	۶	ازین سیل گاہم چنان در گزار

۹	به درگاه تو درو سیاه آدم	۹	حقوت کن عذر خواه آدم
۱۰	مگر داتم از درگهت ناسید	۱۰	سیاه مرا هم تو گردان سپید
۱۱	سرشته تو گردنی ناپاک پاک	۱۱	سرشت مرا کافریدی ز خاک
۱۲	قضای تو این پیش بر نفیشت	۱۲	اگر شکم و گردم در سرشت
۱۳	به نیروی تو یک یک نده ایم	۱۳	خداوند مالی و ماسنده ایم
۱۴	نشان میدهد آفریننده را	۱۴	هر آنچه آفرید است بنینده را
۱۵	چگونه نه بیستم بد راه تو	۱۵	مراست بنیش تفسرگاه تو
۱۶	به نقاش صورت بود در پنجا	۱۶	همه صورت پیش فرنگ را
۱۷	که هستی تو سازنده او خست	۱۷	ترا بنیم از هر چه پر خست
۱۸	نشاید ترا یافت الا به تو	۱۸	بسی منزل آمدن من تابه تو
۱۹	به اندازه فکر آدمی است	۱۹	اساسی که در آسمان نمی است
۲۰	سرازد اندازه نار و برون	۲۰	شود فکر اندازه را رمبون
۲۱	که آن پایه را حد به پایان رسد	۲۱	به هر پایه دست چندان رسد
۲۲	نماند در اندیشه دیگر جهات	۲۲	چو پایان پذیر و حد کائنات
۲۳	که هستی نه بلکه بیرون ازین	۲۳	نمیدانند اندیشه افزون ازین
۲۴	که باشد سوسه صلحت راه من	۲۴	بران دارم اے صلحت خواه
۲۵	تو خوشنود باشی و من رشکار	۲۵	رهنمیشم آور که انجام کار
۲۶	که سر برنگردانم از سر نوشت	۲۶	جزین نیستم چاره در سرشت
۲۷	سجّل به انصاف پیغمبری	۲۷	نویسم خطی در نیایش گری

۱۶	کوهی برد آرم از چار یار	۱۶	که صد آفرین باو بر سر چهار
۱۷	نگهدارم آن خط خوبی بجان	۱۷	چو نتواند بر بازوئے خود بنان
۱۸	دران داور بیکاه چون تیغ تیز	۱۸	که هم رختیز است و هم رستخیز
۱۹	چو پیران شود نامها سوئے مرد	۱۹	من آن نامد را بر کشایم نورد
۲۰	نمایم که چون حکمرانی درست	۲۰	برین حکم ران آن گز حکم است
۲۱	زود آرم هم بد درگاه خویش	۲۱	مگردان سر رشته از راه خویش
۲۲	ز من چنین وره نمودن ز تو	۲۲	بجان آن جان فزون ز تو
۲۳	ایسیدم بر تو هست ز اندازدیش	۲۳	کن ناسیدم ز درگاه خویش
۲۴	ز خود گرچه مرکب برون ز اندام	۲۴	به راه تو در نیم ره مانده ام
۲۵	چو باز از من بے منی راستی	۲۵	بدان رسم و آیین که میجو هستی
۲۶	ز رونق مبر نقش آراستیم	۲۶	نصیب ده از کج بنمایم
۲۷	چه خواهی ز من با چنین بود	۲۷	همان گیر با بود و بودم سخت
۲۸	مران چون نظر برین انداختی	۲۸	ز من مفرغه چون که بنواختی
۲۹	چو داویم ناموس نام آوران	۲۹	بدو داویم اسے داور و اوران
۳۰	تو دادی مرا پایگاه لبند	۳۰	تو ام و شکیله ازین پاسے بنید
۳۱	سکر را که بر سر نهادی کلاه	۳۱	میند از در پاسے هر خاک راه
۳۲	حسے را که شد بر دت راز دار	۳۲	ز در دینزه هر در سے باز دار
۳۳	نکو کن چو کردار خود کار من	۳۳	کن کار با من چو کردار من
۳۴	نظامی در آن بارگاه رسیج	۳۴	نیار و سحر مصطفی راشنسیج

در پوزه

سبب نقص کتاب

۱	ز چندی بن دعا سے سحر خواہستہ	۱	شبے چون سحر زیور آراستہ
۲	برون ریختہ نافر از ناف خاک	۲	ز مہتاب روشن چہان تاناک
۳	ز باگب سحر ہار آسودہ گوش	۳	ہنہی گشت بازار خاک از سحر دوش
۴	فروریوہ سحر سحر صادق بہ آب	۴	رقیبان شب گشتہ سرت خواب
۵	بز سحر سحر کت شدہ پاس بہت	۵	من از شغل گیتی بر افشاں دست
۶	برہ و اشقن خاطر اسرہ خندہ	۶	کشادہ دل و ویدہ برو خندہ
۷	شکار سے در آن مطمح انداختن	۷	کہ چون باید مٹ سحر ساختن
۸	چو بالین گوران بہ گوران نگار	۸	فگندہ سرم را سراسیمہ وار
۹	زمین زیر سحر آسمان زیر پای	۹	سرم بر سحر زانو آورده پای
۱۰	سرم شدہ کر سٹے پای من	۱۰	قرار سے نہ در نفس و اعضا من
۱۱	ز پہلو پہ پہلو شدم گرد گرد	۱۱	بہ جولان اندیشہ رہ نور و
۱۲	بہ سحر اسے جان تو شہ برداشتہ	۱۲	تن خویش در گوشہ بگذاشتہ
۱۳	گر از صحر پیشینان در سیر	۱۳	کہ از لوح ناخواندہ عبرت پذیر
۱۴	شدہ باغ من اتشین داغ من	۱۴	چو شمع آتش افشاں در باغ من
۱۵	بومے چنان بستہ در دیدہ خواب	۱۵	کہ از ندہ چون سوم در افتاب
۱۶	کہ از موم خود خواب را دوختند	۱۶	مگر جادوان از من آموختند
۱۷	براگندہ شد در سرم مغز پاک	۱۷	و این رہ گذار سے اندیشہ ناک

۱۸ در آمد بدن خواسته اند خوش مغز
 ۱۹ کزان باغ رنگین رطب چینه
 ۲۰ مؤذن بر آورد باغبان سنوب
 ۲۱ رطب چین در آمد ز دوشین خواب
 ۲۲ در آمد زمین ناله بے آگهی
 ۲۳ پیر صبیح اوت در آمد نگاه
 ۲۴ شب افروز شمع برافروخته
 ۲۵ دلم بازبان در سخن پروری
 ۲۶ که بے شغل چندین بنایدشت
 ۲۷ نواغ غریب آورم در و دو
 ۲۸ بر آرم چرخ ز پر وانه
 ۲۹ بشر طیکه شسته فرومایگان
 ۳۰ که هر که فکند میوه زین درخت
 ۳۱ گرفتار سرتیز هو شان منم
 ۳۲ همه خوشه چینید و من دانه کار
 ۳۳ درین چار سو چون نهسم دستگاه
 ۳۴ چو دریا چو اترسم از قطره وزو
 ۳۵ که وار و دکانی درین چار سو
 ۳۶ اگر بر فروزی چو بر حد سپهر رخ

۱۸ دران خواب دیدم یک باغ نغز
 ۱۹ وز و دو دهنی سر که را دیدی
 ۲۰ که سبجان حی الذی لایوت
 ۲۱ و مانع بر آتش دمانی پڑ آب
 ۲۲ کز اندیش بر شتم از خود تنهی
 ۲۳ شدم زنده چون پاؤ در حجاب
 ۲۴ وز اندیش چون شمع من سوخته
 ۲۵ چو ناروت وز هر ه به افرونگری
 ۲۶ و گر باره طرز نو آرم به دست
 ۲۷ دهم جان پیشان را در دو
 ۲۸ درختی شام ز یک دانه
 ۲۹ زوز و ند کالاس همه ایگان
 ۳۰ نشانده را گوید ایکی بخت
 ۳۱ شهنشاه گوهر فروشان منم
 ۳۲ همه خانه پر دوز و من خانه دار
 ۳۳ که امین بنام شتم زوز و ان راه
 ۳۴ که ابرم دید پیش ازین دست فرو
 ۳۵ که رخسار ندارد ز بسیار سو
 ۳۶ ز خورشید باشد بر دنام و نه

نظامی کہ نظم وری کاراوست 37 وری نظم کردن سزاواراوست

حکایت برسیل تمثیل

درستے کہن داشت نو یافتہ
کہ ز زر کشد در جهان گنج گنج
بیک خبر بی خبری در کشد
کہ ز بیشتر زان بیک جانمید
قراضش قراضہ درستش درست
مینداخت وینار خود را ز دست
سو گنج صرف سرباز کرد
وزان یک عدد در صد آبخفتن
بنالید بر مرد گوشت فروش
درستے در آورده بودم بر چنگ
کہ ز زر کشد چون برابر ہی
زر خود بدین زر بر انداختم
خود آن زر بدان زرش آسختہ
وز آنمیش زربد قصتہ کرد
یکے بر صد آید نہ صد بر یکے
بس است این مثل شمنہ راہ من
چو بینند مزدور دیوان بود

شنیدم کہ رندے جگر تافتہ
شنیدہ ز پیران دینار سنج
بہ بازار شد تا بر زر کشد
بہ دکان چو فروشتے رسید
فروختہ ز بیک اینا حجت
بامید آن گنج دیوار بست
چو دینار شش از دست پرواز کرد
فرو ماند مرد از زرا گنج خستن
بہ زار می نمود از پئے زر فروش
کہ از ملک دینا چسپدین رنگ
شنیدم نہ از زیر کی زابلی
بہ گنجینہ این دکان تا خستم
مگر گردو آن زر بدین ریختہ
بخندید صرف از او مرد
کہ بسیار ناپید پراند کے
ہر آنکس کہ شد دزد بنگاہ من
بیا آسپا کو غسریوان بود

بین

روز و ان مرا بس شد این دست مزد
سیامان که تاراج رہے بیگند
بروز آتش بر میانہ گرم
و بیدار آن نگر تار و ز سپید
ہنسان مرا کاشکارا برند
بخشند کالا کہ ہنسان بود
ولیکن چو عیب آشکارا بود
اگر دزد بردہ بر آرزو فیر
بہار من گذارم کہ خود روزگار
تازو کے گردون گردان سیچ
بیاساتی ازے نشان دہ مرا
از ان داروے تلخ ہمیش کہم

نور
بدر

کہ بر من نیارند زو با تکیہ دزد
بہ دزدی جہان را میسکند
کہ وار دیکہ دیدہ از دیدہ شرم
قلیم چون تراستند از شک بید
ز گنجہ است اگر تا بخارا برند
کہ کالا سے دزد دیدہ از ان بود
دل دوست خود بے مدارا شود
بر دوست او دشمن دزد گیر
بہر نیک و بد باشد آموزگار
نماند دندہ ماند نہ بخیدہ بیج
از ان داروے ہنسان دہ مرا
مگر خوشنتر را فراموش کنم

در حسب حال و سرانجام روزگار گوید

نظامی با صاحب آوازہ
چو شیران بہ سرخیہ کشانے جنگ
شندم کہ رو باہر نگین بر وس
چو باران بود روزے یا باد و گرد
بکشتے کند بے علف جائے خویش

تیر

کہن گشتی و چمنان تازہ
چو رویہ میالائے خود را بہ رنگ
خود آراے باشد بہ رنگ موس
برون تاور و موسے خویش از روز
دلید گروست یا پائے خویش

۱۱

ہمہ کس تن او پست راپرد
و بال بن او شور موسیٰ
بر سوانی از تن برولش کند
کز و ناگزیر است برخاستن
طمع را آتار او راے نیست
کہ زنجی بود آشنہ زیر تنگ
چو عباد و بہ کس درینا بختن
کہ جویندہ باشد ز تو تا امید
کہ با آدمی خوگر است آدمی
بسے گنج زنجی کو نہ در خاک است
درینا جو اتی جو انیم نیست
چہ خسر بالو و نخل بن را چہ خار
کہ یوسف را مثل کند کاخ را
جہان گویمان چون جوانی نشا
چو خوبی رود کہ بود خرمی
کہ قصہ خوب روی مخوان
ز گستاخ کار می فرو شوے دست
کہ شمشاد و لاله خندان بود
زمانہ دہد جاے میل ہذاغ

پستین فخن خود را خود
سسر انجام کاہد اجل سکاو
بدان موزی قصہ خوش کند
بساطے پہ باید بر آستن
بران جانور کو خود آراست
برون اے زین پردہ ہفت
بس این جا دو بہار آہنختن
نہ گوگرد و سخی نہ نعل سپید
بمردم و آئینہ اگر مردی
اگر کان کنی نیانی بہ دست
چہ گنجت کان ارمغانیم نیست
چو دورفت از بیوہ غریبہ و آ
چو بیوہ رسیدہ شود شلخ را
جوانی شد و زندگانی مناند
جوانی بود و خو سبے آدمی
چو پست بویڈ شد آخوان
غروب جو اتی چو از سر گذشت
بہی چہرہ باغ چندان بود
چو باد خزاہی در آشت بہ باغ

بود برگ ریزان ز شاخ ملبند
 به باغین زستان شود مایید
 بنال سکین طبل سالخورد
 دو تاشه تپی سرو آراسته
 چو تاریخ خب در آمد به سال
 سراز بار سنگی در آمد به سنگ
 فرو ماند و ستم ز می خواستن
 تنم گوئد لاجوروی گرفت
 بیون رونده زره ماند باز
 همان بود چو گانے باد پائے
 طرب را بمیخی نگم شد کلید
 بر آمد ز کوه ابر کافور بار
 گه دل به رفتن گرایش کند
 سراز برف بارید بر تیزان
 غناب عروسان آمد به گوش
 سراز همو چمید و گوش از سماع
 بوقت چنین کنج بهتر ز کلان
 تاشاے پروانه چندان بود
 چو از شب خالی کنی خانه را
 دل باغبان زو شود در و مند
 در باغ را گس سنجو بد کلید
 که خساره سرخ گل گشت زرد
 که یورش شد از باغ برخاسته
 و گر گوئد شد برشتا نموده حال
 حمازه به تنگ آمد از راه تنگ
 گران گشت پایم ز برخاستن
 کلم سرخی انداخت ز روی گرفت
 بیالین که آمد سرمه و مایان
 به صد زخم چو گان نجبند ز چا
 نشان پشیمانی آمد پدید
 مزاج زمین گشت کافور خوار
 گه خواب را سرتایش کند
 نشاید چو طبل تاشاے باغ
 صراحی تپی گشت و سانی خوش
 که نزدیک شد کوچک را و دواع
 که دوران کند دستبازی فراخ
 که شمع شب افروز خندان بود
 نه بینی و گر نقش پر و مانده را

بود برگ ریزان ز شاخ ملبند
 به باغین زستان شود مایید
 بنال سکین طبل سالخورد
 دو تاشه تپی سرو آراسته
 چو تاریخ خب در آمد به سال
 سراز بار سنگی در آمد به سنگ
 فرو ماند و ستم ز می خواستن
 تنم گوئد لاجوروی گرفت
 بیون رونده زره ماند باز
 همان بود چو گانے باد پائے
 طرب را بمیخی نگم شد کلید
 بر آمد ز کوه ابر کافور بار
 گه دل به رفتن گرایش کند
 سراز برف بارید بر تیزان
 غناب عروسان آمد به گوش
 سراز همو چمید و گوش از سماع
 بوقت چنین کنج بهتر ز کلان
 تاشاے پروانه چندان بود
 چو از شب خالی کنی خانه را

بروز جوانی و نواز ادراکی
 کنون کے جسم شادمانی کنم
 چو بوسیدہ چوبے کہ در کج باغ
 شب افروز کرے کہ تا بد زور
 اگر دیدے در خود افترالیتے
 یہ آسودگی جسم نو کر دے
 چو روز جوانی بہ پایاں رسید
 یہ تندہیر آتم کہ سر چون جسم
 سرے کو سزاوار باشد بہ تاج
 از ان پیش کاین مہفت پر کار تیز
 در آرم بہ ہرزخم دست خویش
 بہ مہرہ دستبازی کنم
 چو رہو اریلم ازین بگشت
 درین راہ خوابیدہ چون بسجاست
 بیاد آور اسے تازہ بگشای
 چہا بیٹی از خاکم ایگجنتہ
 ہمہ خاک و شش برابرہ باد
 نہی دست بر شوتہ خاک من
 فشانای تو بر من سرخے ز دور

ز دم لاف پرسی و افتادگی
 بہ پیرانہ سپر چون جوانی کنم
 فروز نہ باشد بتب چون چراغ
 ز سہلے نور سے شب نہ لاف نوز
 طلب کر دے جا آسائشے
 جہان را بہ شادی گرد کر دے
 سپیدہ دم از مشرق آمد پدید
 چگونہ پے از کار پیرون کنم
 سرین گاہ او شک باشد نہ بلج
 کہ خطہ جسم مرا بہ زیر پز
 نگہدارم آوازہ ہست خویش
 بہ واماندہ خود چارہ سازی کنم
 بگیلان ندارم سر بارگشت
 بنار و کسے باو کا بنجا کسے ہست
 کہ چون بر سر خاک من بگذری
 سرین سودہ بالین فرو رنجیتہ
 نہ کردہ ز من بیج ہم عہد باد
 بیاد آری از گوہر پاک من
 فشانم من از آسمان بر تو نوز

حوالہ

۱ من آسمین کتم ہاشو و مستجاب
 ۲ بیانی بیامیم ز گنبد
 ۳ من آسم جبان گروانی بہ تن
 ۴ کہ میسم ترا کر نہ بینی مرا
 ۵ فروختگان را فراش کن
 ۶ سو خوا بگاہ نظام و خسرام
 ۷ کہ از مے مرہت مقصودے
 ۸ وزان پنجوی مجلس آراستم
 ۹ صبح از خرابی مے ازنجو نیست
 ۱۰ بے مے و امن لب نیا لودہ ام
 ۱۱ حلال خدا بر نظامی حرام
 ۱۲ مے ناب وہ عاشق ناب را
 ۱۳ بہر چار مذہب حلال آمدہ است
 ۱۴ مے کا صل مذہب بہر مذہب تمام

۱ و عاے تو بر مچہ وارد کتاب
 ۲ در و دم رسانی را ستم در و
 ۳ مرا زندہ پندار چون خویشتن
 ۴ ہاں غالی از ہشتینی مرا
 ۵ لب از خفتہ چند خاش کن
 ۶ چو اینجاری مے در آگن بجام
 ۷ چہ پنداری اسے مخفر خندہ بچہ
 ۸ ازان مے ہمہ پنجوی خواستم
 ۹ مراساتی از وعدہ اینر ویت
 ۱۰ و گر نہ بہ ایزد کہ نا بودہ ام
 ۱۱ گرازمے شدم ہرگز آلودہ کام
 ۱۲ بیاساتی از سر نہ خواب را
 ۱۳ مے کو چو آب زلال آمدہ است
 ۱۴ نہ آن مے کہ آمد بہ مذہب حرام

گفتار در نصیحت

۱ بجائے بزرگان بنایشت
 ۲ بیا و بزرگان بر آو نفس
 ۳ کہ ہر لشکری تیشہ آہستہ دار
 ۴ ہمہ گفہ خویش بر باد کرد

۱ و لاتا بزرگی نیاری بہ دست
 ۲ بزرگیت باید درین دترس
 ۳ سخن تا پیر منہ لب بستہ دار
 ۴ پیر سببہ ہر کو سخن یاد کرد

بے دیدہ نتوان نمودن پیران
 چو در خور و گویندہ ناید جواب
 سخن گفتن انگه بود سو دست
 دهن را پسر بر دوختن
 چه میگویی اے نایوشده مرد
 چه دانی که من خود چه من میزنم
 متاع گرامنایه وارم بے
 متاع گرامنایه کاسد سباد
 خریدار در چون صدف دیدہ دوخت
 مرا با چنین گوهر ارجمند
 بنوشده خواهم از روزگار
 بکاوم من الماس از کان خویش
 زمانه چنین پشہار و ہد
 دے کو کہ بے جان خراشے بود
 اگر تخیل سرمانہ باشد ملتبد
 مگر مار برگنج از نیاشت
 بخت تو ان پاس رہ داشت
 ازین خوش خوش کان سرشت نرت
 در گہروان کین کمر بستہ اند

کہ جز دیدہ رادل نہ خوابد بباغ
 سخن یا وہ گفتن نباشد صواب
 کزان گفتہ آوازہ گرد و پلن
 بہ از گفتن و گفتہ راسو گفتن
 ترا گوش بقصہ خواب خورد
 و ہل بر در خوشتن میزنم
 چارم بر و ن تانہ خوابد کس
 و گر باد جز عیب حاسد مباد
 بدین کاسد می در نشاید فروخت
 ہمے حاجت آید بہ گوہر پند
 کہ گویم بدو راز آموزگار
 کم بستہ با جان او جان خویش
 یکے در ستاند یکے در وہ
 کندے کہ بے دور باشے بود
 تر نارج سر طفل یا بد گرد
 کہ تار ایگان گنج ناید بہ دست نہ
 بہ خاکستر آتش نگہداشتن
 بے رخ در کار و کشت منت
 بہ خوش بد از ہر زمان بستہ اند

چون زنگی چراگشت باید سیاه
 ره آورد من بس بود خوش
 بدین ز ششم هم برین بگذرم
 سرو دهم از هر خو و گفتن است
 سخن را ستم در جهان یادگار
 اقامت کند تا قیامت بمن
 بخد مت کمر بسته چون سرو بن
 سر آمد و لے پاس بوس همه
 کمان دارم و بر نه دارم کمان
 و لے چون دهم بے ترازو دهم
 که از برق بر من افتد شرار
 بهر زخم چون نوا لے زخم
 که از خار خورون شد فروخته
 نه چون آینه دوست عیب جو
 که از باز داودن نیایم به سنج
 نه چون جو فروشان گندم منا
 فروغم فراوان فریب اندکیت
 که در پیش رویش خجالت برم
 بپاداش نیکی پشیمان کنم

بدان تا گریز ند طفلان راه
 بر اے که خواهم شدن دستکش
 به خوس خوش آمده شد گوهرم
 چو از بهر کس در سفتن است
 در چندین سخن گو سخن یاد دار
 سخن چون گرفت استقامت
 منم سرو پیکر باغ سخن
 فلک وارد و راز فوس همه
 چو بر عیسی در جنگ هر بد کمان
 چو زهره درم در ترازو هم
 نخدم بر اندوه کس برق دار
 به هر خار چون گل صلا زخم
 مگر آتش این دل سوخته
 چو دریا شدم دشمن عیب شو
 بنخواهندگان بستم آن مال و گنج
 نمایم جو دگندم آرم بجای
 پس و پیش چون آفتاب کمیت
 پس سیچ شسته چنان بگذرم
 ز بد گوے بدگفته پنهان کنم

رخشکن

ب

ذات

برک

تعلیل

۲۸۱۱

مگویم بد اندیش را نرسد بد
 بدین نیکی آرد برین سرود
 وزین حال گرنیز گردان شوم
 شوم بر درم ریز خود دوشان
 ز بے آنتی و امناندم به کج
 ز نشان گیتی درین غار زرف
 که دیدست بریچ رنگین گلک
 به هر دانتی و فتر آراسته
 پذیرفته از هر فتنه روشنی
 شکر دادم از هر لب انگجختن
 کس را که در گریه آرم چو آب
 بدستم دراز دولت خوش عنان
 تو اتم در زهد بر دوختن
 و لیکن در خسته من از گوشه رست
 چلبه چون چهل گشت غلوت هزار
 به بهنگام سیل آشکارا شدن
 همان به که با انجمنین باو سخت
 بخودم شوم خلق را ره نماس
 سرم سپید از قشقت و ناخستن

کز ان گفته باشم بد اندیش خود
 ز نیکان و از نیکنان درود
 زیارت گریه مر و ان شوم
 کنم سرگشتی لیک با سرکشان
 جهان باد و از باو تر سترنج
 کرا بود چون من حریف شگرفت
 ز من عالی آواز تر سبله
 بهر نکته خار خواسته
 جدا گانه از هر فتنه یک فنی
 گلاب ز هر دیده خجستن
 بخند امش باز چون آفتاب
 طبر ز و چنین شد طهر خون چنان
 به بزم آمدن مجلس آفر و ختن
 ز جا که به جهم شود چنست
 بزم آمدن دور باشد ز کار
 نشاید ز سر تا بخارا شدن
 برون نادم چون گل از گوشه رخت
 همایون ز کم دیدن آمدن
 نه دادم در چاره ساختن

چرین کو سخن بشکافتم گے
اگر بہ ز خود گلبنے دیدے
چو از ران خود خور داید کیاب
نہنیم چو سیرغ در گوشت
ملالت گرفت از من ایام را
ورخانہ را چون سپہر بلبل
نہ داتم کہ دوران چہان میرود
یکجہ مردہ شتخصم بمردی وان
بصد رنج دل یک لفن میرنم
نداتم کہ کبہ جان و بہ تن
زمہر کان روے بز تافتم
بر عاشقان کر بدی بد شوم
گرم نیت روز می ز ہر کان
در حاجت از خلق بر بستہ بہ
مرا کاشکے بودے آن دسترس
درین منزل خاکی از بیم خون
بہین حال منزل کسچہ چون بود
در خلق از گل بر اندودہ ام
چہل روز خود را گرفتہ تمام

بران گل ز غم نالہ چون بلبل
گل سرخ یا ز روز و چہرے
چہ گرم بہ در یوزہ چون آفتاب
دہم گوش را از دہن تو شہ
بکنج ارم یروم آرام را
ز دم بر جہان قفل و بر خلق بند قفل
چہ نیکو چہ بد در جہان میرود
نہ از کار دانی نہ از کاروان
بدان تا خشم جس میں غم
مرا دوست تروارد از خویشتن
کس خویش را خویشتن یافتہ
ہمان بہ کہ معشوق خود خود شوم
خدایت رزاق روز می سان
زور یوزہ ہر درے رستہ بہ
کہ نگذارے حاجت کس بہ کس
نیارم سر از خط فرمان بدن
کہ زندائے منزل خون بود
درین ر بدین دولت آسودہ ام
کاذیم از چہل روز گردہ تمام

نورانی
نکند

۸۱	چو در چار بالمش ندیدم درنگ	۸۱	لشستم درین چار دیوار تنگ
۸۲	ہزار آفرین بر سخن پروردے	۸۲	کہ برابر از جو ہرے جو ہرے
۸۳	زہر جو کہ انداختم در خراس	۸۳	درے باز دادم بہ گوشت خناس
۸۴	تر و خشک از شک و خمار من	۸۴	بکھگل در اندودہ دیوار من
۸۵	تن اینجا بہ بست جوین با ختن	۸۵	دل آنجا بگنجینہ پرہ ختن
۸۶	بباز می نمودم جهان با ہر	۸۶	کہ شغلے و گروہ جز جواب بخور
۸۷	نخستم شے شاد و بر بسکرت	۸۷	کہ نکشادم آن شب و دانش در
۸۸	ضمیمہ زن بیکہ آتش زرت	۸۸	کہ مریم صفت بکروا کہ بتین است
۸۹	تقاضاے آن شو چون آیدش	۸۹	کہ درنگ آہن بدون آیدش
۹۰	بدین دلغیزی سخنایے بکر	۹۰	بسختی توان زادن از راہ فکر
۹۱	سخن گفتن بکر جان گفتن است	۹۱	نہ ہر کس سزاے سخن گفتن است
۹۲	بدرے سفاکینہ را سفتہ گیر	۹۲	سر دوسے بکر بابہ در گفتہ گیر
۹۳	بیندیش زان دستہا فراخ	۹۳	کز آوازہ گرد و گلو شاخ شاخ
چو بر سگہ شاہ زرسین زنی		چنان زن کہ گریش کند نشکنی	

قرآن السعیدین

مدرست شاه که نامش فلک رفته چنانکه
نقش آن دایه شده تنگ فلک بران

۱ باز گشایسم در دواوری	دقت شد اکنون که بجا دو گری
۲ سحر ز بان را بقسم در کشتم	در قلم از سحر ز بان بر کشتم
۳ پیش صف مورچه ریزیم قند	بر سمن از غالیه بندیم سب
۴ پیش کیش حضرت سلطان کنم	سلک سخن را که در افشان کنم
۵ وز دروغ و کذب همه آفاق پر	اے سخن از رشته برون یزدور
۶ تحفه ازین به بنود پیش شاه	زانکه چو بوسم در دولت نیام
۷ آینه روی سکندر و نشان	شاه سکندر و روش داران شان
۸ هفت فلک خضر و اریشت	برج شرف چون فلک از هفت
۹ جای شرف بر سر مه ساخته	بر شرف ماه سرافراخت
۱۰ هر طرف از هر دو طرف تاجدار	پشت به پشت از دو طرف شهر
۱۱ بر صفت تاج بگو هر بلند	در گهر از تاجو ران بلند

میوه که آمد چو زیالش بیدار
 میوه دلها که بلند افران
 لوزجید از جهنم او تافت
 شمس جها نگیر جید با فرشت
 ناصر حق شاه فرشته سرشت
 جد سوم شاه عنایت امم
 هر سه جدش کعبه ارکان جود
 پایه شاهی که ز سه بزرگست
 شاه جهان بخت معتز جهان
 وارث اکلیل کیان کیتباد
 یافته از خطبه نامش اثر
 تا هم از ان منبر چون زوبان
 سکه نامش چو درم شد درست
 تا ز کفش یافت زمین کیمیا
 گل که بر دید ز زمین سنج و زرد
 تنگ زر بخت بر دے زمین
 در کفش از سکه ضرب کرم
 سکه او مهر درم ساز کرد
 اگر جید و الاش ز جبر کرم

میوه یکجی آمد و بالمش چیدار
 شاخ بشاخ نشیب سروران
 فرجید از فرجید خود یافت
 انظر من شمس جید و دیگر شمس
 خوس خوشش لنگه باغ بهشت
 حاکم فرمان ز غرت تا عجم
 کرده دو عالم سه جدش با سجود
 کیت که این پایه بدو و زورت
 تلج ده و تخت ستان شهبان
 کافر جید فرکیانیتش داد
 پایه مسبر بختاک برده سر
 خطبه او بر شده تا آسمان
 بلکه بنامش درم از خاک رست
 رست زر از خاک بجای گیا
 تنگ زر و دان که کفش تخم کرد
 اگر چه که زر و زر شده زر این
 کو شکیهاست بر دے درم
 بخشش او مهر درم باز کرد
 کرد یکجی را دو عیاری درم

کڑسہ کیے بود کیے راسہ کرو	۳۱	بین کہ عیار درش تا چو کرد
فتح و دید و دولت کشاد	۳۲	ہر طرفی کا حتر او رو ہناد
خاک بر آن سر نہ انیش ہوت	۳۳	خاک درش بر سر شانان ستر
کیست کہ این چشم ندارد اذو	۳۴	چشم جز این سر نیار و اذو
چشم ہناد نہ سران صد ہزار	۳۵	بس کہ بنجاک در او گاہ بار
خاک ہمہ گم شد و آن سرمہ ماند	۳۶	سرمہ کہ چشم بران در شانند
خاک طلب کر دوسے سر رفت	۳۷	ز اہل بصیر کہ بران در شرافت
خاک پر از مہ شد و مہ پر ز خاک	۳۸	از سہم اسپش کہ زمین کردہ چاک
ماہ فرو و آید و یوسد زمین	۳۹	خواست کہ پیشش ز سپہرین
ہم بغلک ماہ زمین یوس کرد	۴۰	سوے فلک رفت سیدانش کرد
تا ہمہ آفاق بگیرد ز تاب	۴۱	یتخ زنان گرم شود آفتاب
در شدہ اسہم بزر زمین	۴۲	نور جنبش چو بدید از کمین
تیر زمین چون زبر آسمان	۴۳	دشمن اور است ز رفت مکان
خون بد اندیش بگردن کند	۴۴	غرم چو بر کشتن دشمن کند
ملک ستانندہ تر از مہ و ماہ	۴۵	گاہ و غایک تنہ چون صد پاہ
بعل کمر ساخت عدو را جگر	۴۶	بست چو در سکہ کشائی کر
غیرہ جسرین بہاے درش	۴۷	سک گہرا ز در بحر می برش
یتخ وے ارزنگ بگر و ز غار	۴۸	روم بجیسر و بگہ کارزار
ابن خطا و در شدہ و آن ز رنگ	۴۹	ناوک پیکانش بیغماے و جنگ

51	دربچان دست برد چون ہنر	قوس تنسج دان کبر آید زابر
1	درکشش تیر چون دست کوش	زہ زکمان خودش آید بکوش
2	روے چو خورشید وے اندر کمان	کوہتی روز بداندیش دان
3	آمدہ تیرش ز خطا چنہ درہ	یک ز فتنہ خطا بیچ گ
4	تیر وے از شیر جسد گاہ کار	شیر ز تیرش ز جسد در شکار
5	گوے زمین در خم چو کان است	بحال کہ سخت بمیدان است
6	ایزدش از فتنہ نگہ دار یار	باوے و باد دولت او یار یار

صفت فصل و سردی ہر شہ شرق

و آمدن تیغ کشیدہ ز پئے ضبط ہبان

1	شاہ فلک چون بچان دست برد	تیرہ اسلیم سبر با سپر
2	گشت چو یک خانہ کمان پھر	داد سپر آتش تیرش ز مہر
3	قوس ہچے گشت نے استاہ	زان فلکش آتش خورشید داد
4	بسکہ ز خورشید شد آتش نشین	گشت ہمہ جلد قوس آتشین
5	زال جہان چرخ زدن کرد ساز	داد لبش رشتہ بغایت دراز
6	رشتہ ز نظوہ پل ہمہ خورد پیچ	نامدہ تقصیر در ازیش پیچ
7	بنده بیسے دید کہ شب کم گشت	گرچہ کہ ہر شب سہ کال گشت
8	گم شدہ روز از شب بے منہتا	خو اندھے از پئے خود و فضیلت
9	روز چنان تنگ محال آمدہ	کش بگہ چاشت زوال آمدہ

خنجر خور نقطه از خط شب
 بستن تیغ بوبهر بوستان
 از عمل عالم هر انقلاب
 داشت چمن با دیوانه جنگ
 آب ز آهمن شده ز بخیر تاب
 بر که در سلسله کار می نشست
 چشمه ز بے سنگی خود می شافت
 آب که صد شیشه نموده ز دوت
 بست جهان بند سلسل بر آب
 قطره که شد ز ابر چکان بر هوا
 بست هوا بر دل آب از عمل
 سکه دے کرده بغرب کیان
 باو که بر آب همه زد قلم
 گردے دیوانه جنون و گرفت
 دانه بجد یکم ز رست از گیاه
 گشت غدیر از تله بط لفره ساع
 حوض که دورش ز قسب نشست
 چونکه شمر سلسله در پافکند
 آب روان شد کره ناکشاد

کرده حک و دروز نهادش لقب
 گرچه خنجر برف بهند و تان
 نقره خالص شده سیاب آب
 جوی همه داوید یوانه نگ
 بکه ز آهمن شده ز بخیر آب
 سلسله گم گشته و دیوانه جیت
 گشت گران نگ سنگی که یافت
 نگاشته و نشسته خود را شکست
 داده کلیدش بکف آفتاب
 مهره بلور شده در هوا
 عقده مشکل که نمے گشت حل
 نقره فنرون در دم بایمان
 آب چو شد تخمه بماند از رقم
 باوز آب از چو قلم برگرفت
 آب شد از گردش در آسپا
 زو بط ز پائے شد نقره پائے
 دور دے از نقش تسلیمت
 کرد هوا سلسله را تخمه بند
 روے زمین آخر انگیش داد

صفت فصل خزان و فصل غم سیاه ہم بد انسان کہ تیاراج چمن باد خزان

فصل خزان چمن خانہ ساخت	۱	باد روان کرد بگلزار ساخت
شاہ سپرسم ز ولایت براند	۲	کشتن چمن بیج ولایت نمائد
کوزہ رنگ آتش لاله فروخت	۳	شعلہ بد امانش گرفت و بخت
لالہ سر از سنگ بلنگر سپرد	۴	ماند سجالنگر و بادشش سپرد
باد و خزان آمد و ز اسباب کہ بود	۵	خشک شدہ باغ ہم آسنا کہ بود
گشت سمن نازک ز رو و حقیر	۶	کتاب گرفتش بلب آب گیر
رفت سمن چمن گداشت	۷	زانکہ خزان سے نگاہش نہا
جامہ خود کردہ بختہ کیوہ	۸	گشت چو صوفی پر کوع و سجود
شد بہ تن نازک زیبا سے گل	۹	پارہ ہمہ پوست ز سر پائے گل
لالہ زیبا سے خون و رفساو	۱۰	ریختہ نازک تنش از بیخ باد
سوخته از آتش خود لاله زار	۱۱	گشتہ در و نش ز خزان پر غبار
و فقر صد برگ قتادہ ز دست	۱۲	آمدہ در سرورق آشوبت
جلد سمن راشدہ شیرازہ باز	۱۳	نامدہ از باد و قہسافراز
سوسن آزاردہ در افتادگی	۱۴	بیج نئے گفت در آزادگی
سترن آویختہ شاخ بود	۱۵	ہر دو ہم باز گستند زود
سرکہ کہ از سایہ نشانی نہاد	۱۶	سایہ نشینان ہمہ دادہ بباد

۱۵ مانه ز بے برکتی خود بر مهنه
 ۱۶ باد کنان خن کشتی از رو کلاغ
 ۱۷ گل شده در ویده خویش او قنار
 ۱۸ خار عصا باد خن سران کو کیش
 ۱۹ گشته زمین پر ز در مهابه زار
 ۲۰ کوز شد از چپیدن دینار بار
 ۲۱ لرزه کنان بر سر شان یاسین
 ۲۲ خنده نه باین همه در ارغوان
 ۲۳ کرونگون سرزنش بهباش
 ۲۴ سر و زهر باد بخت دراز
 ۲۵ باد بے خاک بر آن بخت
 ۲۶ کش همه در پوست مرا قنار
 ۲۷ کوزه میقتا دو شکست و بخت
 ۲۸ شد تره ریخته از چشم ایر
 ۲۹ ریپق لرزان بکف مرقش
 ۳۰ گشته لکه خوار ز بخت خرو
 ۳۱ ریخته خون از تن گل سید ریخ
 ۳۲ خون خود اینجا که خوس گل قنار
 ۳۳ شد هم از ان باد گریبان گل

۱۵ حشر باغ ز سر تابنه
 ۱۶ بر مهنه گشته تنه گل سباز
 ۱۷ وید چو ز گن چمن این فدا
 ۱۸ ز گن بیده روان کوروش
 ۱۹ ریختنی کرد و خنستان ز سر
 ۲۰ پشت بخت ز من زار بار
 ۲۱ بر زمین افتاد بے نازین
 ۲۲ خاک ز روی شده پر ز عفران
 ۲۳ شاخ گل از بسکه لگون شد گلشن
 ۲۴ باد بهر سرور سید فسران
 ۲۵ نیر بے خط ترا بخت
 ۲۶ گل همه خورش دمان از برون
 ۲۷ آب که باران بگل کوزه بخت
 ۲۸ ابر که بگریت بستان بجر
 ۲۹ نم بکف دست چار از روش
 ۳۰ گرینه بید از غسل دست برد
 ۳۱ بید بهارید ز هر برگ تیغ
 ۳۲ لاله فرد ریخته در پیش باد
 ۳۳ غنچه که با باد کشادیش دل

خچہ گرہ برزده بردانش	جامہ گل پارہ شدہ بزنش
ماندہا بخا دوسہ پیوند دار	دامن شیرین کہ در آمد بخار
مرغ زیر وئے او در فغان	گل شدہ بیروے بہر بستان
سر و برقص آمدہ و پایش بجاست	از گلہ مرغ نواے کہ خاست
حلق دے افتادہ خراشہ گشت	بر سرہ خار کہ بیل گذشت
کش تہ دم رنگ در گوشت	بیل ازین غم چنان چون گشت
ور و ہنش یافتہ جاسے سخن	گنگ شدہ طوطی زاع و زغن
فاختہ کوہ آمدہ گل راباغ	کور شدہ فاختہ از لؤل زاع
خواند غلیو از کٹے استجل	فرش پیچید گل از روے گل
چند قدم شوم شدہ یاربوم	باغ خراب از تدم بوم شوم
حلق ہتی گشتہ زیر ویش	نامے میچہ کہ مناندہ ویش
قصری کو کو زدنش کو بجو	در طلب روے نکو سوابو
تاج سلیمان ز سرش برد باد	باد کہ اندر سر ہد ہد فتاد
حسن چو شد جلد پس دم گذشت	گرچہ ہزار آئینہ طاوس داشت
ماندہ چو پرگم شد گان زیر سر و	آنکہ پریدے زیر خود تدر و
کبک بہ برید دل از تیغ کوہ	لالہ چو از کوہ برفت آن شکوہ
شارک بیچارہ دہن باز ماند	سبک دیباچہ خود باز خواند
شاخ بدید و بتنادل سپرد	طفل شکوفہ پرہ افتاد و مرد
کم نشد از مجلس شاہ زمین	گرچہ کہ گل بیش نشد در چین

لاٹھ تو ساخت شہ از جام سے	۵۵	گرچہ ز کہ لالہ بہان کر پے
برگ دلوا بود مجلس سراخ	۵۶	گرچہ نبد برگ نوائے بشاخ
شاہ زمین در تہ و تیار کرد	۵۷	گرچہ چین بود پر از برگ زرد
شاہ کشاد از کف خود سیم ناب	۵۸	گرچہ کہ بزلست ہوا سیم آب
فصل خندان موسم نوروز بود	۵۹	از کرم شہ کہ عسد و سوز بود

صفت فصل بہار ان کہ چنان کرد دماغ کہ در و ز گس نادیدہ بہاندہ حیران

ابر سر پر دہ بر خست کر کشید	۱	فصل بہار ان چو علم در کشید
سکہ بصد و حبہ موجہ زدند	۲	سکہ گل چون درم شہ زدند
خار سلاخی شد و گل پردہ دار	۳	شاہ غنیمت بچین داد بار
ہم ز سرش سایہ بنید باغ	۴	تنب کشید از چہ کہ سوسن بلاغ
خار سلاخی شدہ سرتیز نام	۵	تا شودش سوسن آزادہ رام
لیک صبا از سر خوش نخواست	۶	خون خود از باد خزان گل نہواست
بر و برون ز گشت از تقیمہ	۷	خواست گل از باد بخواد دیہ
خواست بشمشیر ز بے خاستن	۸	سوسن ازین غصہ بکین خواستن
غنچہ چہ افتاد کہ بر باد گشت	۹	او خود از ان خاست کہ آزاد گشت
تا زہ نشد تا دم اورا بخورد	۱۰	بکہ صبا ہمہ مے غنچہ کرد
جاہ صبر برگ بصد شاخ ازد	۱۱	با دینہ گل و گس تلخ ازد

بادہم خاک زمین را بہ نخت
 بکے گرائے زراز حد گذشت
 چائے گل پارہ شدہ تیزش
 گل زکرم زرد ہوا آہ کہ حست
 ناف سمن گرچہ بخود مشک بود
 باد کہ از شاخ ہے بر شکست
 سایہ کنان سرو بر افتادگان
 گرچہ برانید صیاہر چہ خواست
 ز گس ترکشت ہمہ روش چشم
 چون بسمن خشک پوشیدہ دہ
 سبزہ چہان شد کہ جہان گرفت
 لختہ دیباہ جعشرت جہان
 غن چکسید از گل نازک خیال
 شمع گل از باد چو آہ و یاد
 شاخ گل کوزہ کہ تر شد برش
 ساختہ گل کوزہ نور از نبات
 باغ نہ بہر غنچہ شدہ کوزہ دور
 یاد ووران کوزہ شدہ سرکشاو
 تشران از روئے نکوئے پر پید
 یافت زرد در بر صد برگ نخت
 دامن صد برگ بصد پارہ گشت
 غنچہ گرہ برزہ برداشش
 وز پئے خود چاہد سازد دست
 باد شد آہو تگ و شکش بود
 باز چہ بر یکہ بران شاخ بست
 با ہمہ کس دست چو آزاوگان
 در صفت سرو ہمہ بود راست
 غیرہ شد اندر رخ خیر دشت چشم
 چشم ترو از کسے آلاز باد
 چشم ز زکس نتوان برگرفت
 خواند صحیح از ورق ارغوان
 لالہ خود روئے ازان یافت خال
 خولش بچنید ز آسیب باد
 کوز تر از دستہ کوزہ شش
 ابر در درخت آب حیات
 گردش چرخ از گل تر کوزہ گر
 گرچہ کہ در کوزہ نچنید باد
 علیل و سہری ہم از روئے پرید

فاختہ خوان غنچہ بگاہ سحر
 گل کہ پیر مائش فراہم شدہ
 قطرہ شبنم زودہ بریا سیمین
 گل ہمہ روئے شاسا شدہ
 کردہ بنگ آتش لالہ نشت
 گر یہ بید از گل لعل و سفید
 لرزہ کنان آب ز آسیب باد
 بید شدہ تیغ کشان زیر پائے
 آب کہ آہن شدہ بود از پھر
 غرق گشتہ ز نیلو فر آب ^{water lily}
 طرہ سنبل ز شکن گشتہ باز ^{spikemoss}
 ہر گل بالا کہ دہد بوستان
 دین گل ہندی کہ چمن کہ در است
 کیوڑہ بر برگ چوسیم سپید
 ہر گل بالا کہ بود تازہ روئے
 نفس کشان گل کہ ز ترئے مغز
 ماندہ جو در جامہ نسیم
 سیبوتی خوش کہ کشد ش گلاب
 یک گل بیل و دہ دیگر درون

زگل و سبق گل و علم قطر
 پیش پر غنچہ ^{نیشہ} سپریم شدہ
 ماہ بہ پروین شدہ ہسم دزین
 روئے شاسا ہمہ صحر اشدہ
 و غنچہ ہندہ کد آتش پرست
 گر ^{erect} شکین شدہ در شک پید
 بسکہ بر و سایہ بید او فتاد
 سایہ از ور خنہ شدہ جا بجائے
 آہن ادا ب شد از تاب مہر
 بر پیرش قبہ ^{water lily} سیم از حباب
 پنچہ شمشاد شدہ شانہ ساز
 بیشترے ہست ز منہ دستان
 نئے نخر اسان کہ بجا لم نخواست
 عود از و سوختہ چون شک بید
 جز ترے ز و متوان یافت بوئے
 و آتشکی و زری بوئے نغز
 جامہ نما نہ کہ بماند نسیم
 از ہمہ سور و ہمہ روئے آب
 گل ز گل و گل ز گل آید برون

از گل بیار دلش گشته باغ
 موسمی خرد بزرگ از نهر
 بوے وے آنرا که بمغز آرمید
 پنجه کشا و گل سل از پله
 بے غلطم نافه و بے نیم غام
 چند نه در شهر که در دوم و روس
 طره گل چپه بعالم که دید
 جائے نه در باغ ز گلها جائے
 از پئے گل هر که بستان شت
 گشت ز سر شفت گل زرد ام داد
 بنه کشتش همه صحر احرام
 غنچه بستان زرم آورد شیر
 زاع برفته ز چمنها س نو
 شاک رعنا چمن باز خورد
 بلبل سرست ز نظمی که خواند
 زان قبح لاله که قمری چشید
 کبک چو بر لاله کوی گذشت
 هد از ان آیت هب لی که خواند
 طوطی ناطق چو سخن بر کشاد
 وز خوے او در بگر لاله داغ
 خرد و بزرگ از نهرش بهره در
 بوے و گل که توان کشید
 غرق بخون ناخن شیر پله
 چیس از دشت که گر خون تمام
 جمع شود بر سر شاه عروس
 کان ز مرد که ز آرد و پدید
 مرغ در افغان که بگیرند جائے
 ملک جهان یاقوت اگر جائے یاقوت
 گل بزین گونه زرد ام داد
 پر گل زرین شده صحر احرام
 مرغ چو طفلان شده اندر لفر
 بوم هم آواز ه آن زاع رد
 چشم بر خاره گل سرخ کرد
 غنچه دهن بسته دهن باز ماند
 طوق گرد و گرد گل زر کشید
 پاش چو منقار ز خون سرخ گشت
 تاج سلیمان بسر خود نشاند
 منطق مرغان خبر آتش داد

از گل بیار دلش گشته باغ
 موسمی خرد بزرگ از نهر
 بوے وے آنرا که بمغز آرمید
 پنجه کشا و گل سل از پله
 بے غلطم نافه و بے نیم غام
 چند نه در شهر که در دوم و روس
 طره گل چپه بعالم که دید
 جائے نه در باغ ز گلها جائے
 از پئے گل هر که بستان شت
 گشت ز سر شفت گل زرد ام داد
 بنه کشتش همه صحر احرام
 غنچه بستان زرم آورد شیر
 زاع برفته ز چمنها س نو
 شاک رعنا چمن باز خورد
 بلبل سرست ز نظمی که خواند
 زان قبح لاله که قمری چشید
 کبک چو بر لاله کوی گذشت
 هد از ان آیت هب لی که خواند
 طوطی ناطق چو سخن بر کشاد

گفتہ کیے صانع خود را مدام رہن عشاق شدہ عنید لب باگل و میل بطرب گسری وزوم آن بملیل شدہ وین غزلش بروہ دل دوست	فاختہ ناطق باصول کلام بہر جان گشتہ بگلر طیب شاہ درین فصل بعشرت گری بادہ بشاخ آمد و در گل شدہ مطرب بلبل نفس از نعمت
---	--

غزل

وقتے سخت چٹن بہا کہ وقت بہار خوش مستی خوشت بادہ خوشت و خمار خوش جاسم بزر سایہ شاخ چنار خوش مارا کین بہ آمدن آن نگار خوش بہرہ خوشست آب خوش و جو بہار خوش پیش کن بہار شو بہار خوش ہم چمنائش رست ترو من آبر خوش سر خوش خوش رست دست خوش و ہوا خوش آن سرو من پیادہ خوشست و سوار خوش	آمد بہار شد چمن لالہ زار خوش در باغ با ترانہ میل درین ہوا بایم و طربے و شرابے و محشر اے بادہ کمالی مکن سودت و سو چیزے و گرگوے ہمین کہ در چمن گر خوش کند ترا بعدیے کہ باز کرد در سیمیش کہ مست بود خوشتش مدہ من بست خوش ترینے اویم کہ آن حرف سر پیادہ خوش بود اندر چمن و لیک
--	--

از دوسے خوشست بر کینہا بگاہ ناز
وز خمر و شگفتہ فغانہا زار خوش

صفت موسم گرما و برہ رستن شاہ

ابر بالائے سرو باد بدنبال دوان

رفت دران خانہ درون جاگر	خانہ خورشید سجوزا گرفت
مخترق از آتش خورشید پتر	گشت در آن خانہ تیر از میسر
سوخت جہان از زمین تا سپر	یاد ز جو زاشده آتش ز مہر
بست ز جو زاش دور دیدہ کم	چسب کہ شد صیقلی تیغ خور
یافتہ از خسگر کہ سہر تری	خانہ خیش از خشکی و از تری
گرم شدہ مہر فلک بر زمین	اختربد مہر فلک گرم کین
گرم شود سہر کہ بود از دور بے	مہر ز جو زابد و گرم سوخت
آتش خورشید بجا لم گرفت	ہر دم صبحی کہ و مادوم گرفت
در سپر سایہ بسے رخنہ کرد	و شہ کہ خورشید ز دو سایہ خورد
چرخ بہر رخنہ شد آتش نشان	ماند در آن رخنہ از آتش نشان
دیدہ شد نقش شب الٰہ خواب	بس کہ سدر و تر جہان باز تاب
طالب شب گشتہ چرخ بے بست	صبح ہم از تافتن شب پرست
تا بلبش او کردہ جہان را بتاب	تافتنہ از گرمی خویش آفتاب
روز چو شہاے زمستان دراز	شب چو چون روز سے اندر کداز
پیش بقا تر شدہ بعد از زوال	پیش بقا روز بماند سال
کردہ جنگ از کاغذ خامی جواد	تیزے خورشید ہم از باداد

17	خلق کتان در پنه سایه رخت	سایه گیران به پناه درخت
18	عنان سایه شده مردم روان	سایه بدست عالم مردم روان
19	بیکه شده سایه ز گرم سایه	گرم در انداخته خود را بجایه
20	خواست کند خلق ز گرمای خویش	در پنه سایه خود جلای خویش
21	یک ز تاب فلک تابناک	سایه نماد از تن مردم بنجاک
22	گرم چنان گشت بود در جهان	آتش گویند بسوزد زبان
23	خون برگ مرد ز یون آمده	خوے شد از پوست پردن آمده
24	پاس مسافر بره گرم و دور	ز ابله قریب چونان تنور
25	ز آتش گرما که شد از سر جوان	آهوی صحرای شده آهوی جوان
26	چوبه از غایت خشکی نبات	از لپه یک شربت آب حیات
27	بنبره دُر پاش ز مرد منا	گاه شده بلکه شده کهر با
28	خشک شد اندام گل از ریخ باد	باد در اندام کس را مباد
29	لاله گشته ز خشکی چو مشک	خون بیای کشته از گشت خشک
30	سنگ که آتش ز وی آید بر دهن	مانده ز خورشید با آتش در دهن
31	باد زنده دست بدست همه	دزد اوباد بدست همه
32	یافته و امی بطلمی تمام	با و هو کرده مسلسل بدام
33	اصل ز نخل که بریم رسید	باد سحیش بنفس هم رسید
34	گرم هو بر سر هر میوه زار	گر می آید خفتگی آورد بار
35	بر سر هر میوه ز تاب نموز	منع شده بخت خورده خام سوز

<p>بلیس و گنجشک شد و میوه گز میوه ترش شده به بتان فرساخت</p>	<p>زالتش نور شید که شد میوه پز خشک شده برگ درختان لشیخ</p>
<p>صفت قصر نو و شت هر نو اندر لب آب که بود عرصه رفرف چو رفان ایوان</p>	
<p>روفته طوبی در او را بشاخ با فلک هفت سرش و کی کرد بخور شید ریغده ای اثر گشت بدوران زمین او فتاد وقف زمین کرد رخ جریخ تاب گفت ندانم در و دیوار کس پیچ نداد و دیو بو سے خوش را رفته بدر بند و بدر و ازه هم قلعه نه در شده دلبرت او پایه پیایه شده بر آسمان خشت زمین کلبه به پیش نیست دیده در و صورت خود از بهشت پیر در آن خشت به بیند همان عکس بدیوار دیگر شد پدید</p>	<p>قصر گنجیم که بنیشت فرسخ با چمن مینت درش در یک بام سفیدش بفلک سودر پایه چو هفتاب بیاض نهاد رفت درون در او آفتاب رفت صبا زان در و دیوار خس ره سگور وزن او حیت ماه بانگ کشاده در او دمدم باد بارش و جهان لبست او از شرف پایه او زرد بان کالبد سپین بختش بکیت آینه گشته تر کج صاف خشت هر چه که در آینه بیند جوان هر چه که نقاش بکیت کشید</p>

۱۵	نیت در حاجت نقش از صفا	۱۵	بیکه شد از عکس کسان رونما
۱۶	نقش بلندش بهو اخابراند	۱۶	تخته رقصش لبهاک باز خواند
۱۷	دیده بد مردم از آن جا خوش	۱۷	تیر بے خورده زهر شیر کش
۱۸	قطره بران بام نیفت او تیز	۱۸	ابر گرینده ز باران گریند
۱۹	شکل ستونش بمقام ستار	۱۹	قصر ارم راسته ذات العمار
۲۰	گشت چو جبار و بنان غاروب	۲۰	کرده زنجیش همه کس سرمه چوب
۲۱	طرفه عروسی شده آراسته	۲۱	آیینیه از آب روان نماسته
۲۲	چون که از کرد خیال عیان	۲۲	قصر نمود از ته آب روان
۲۳	همچو دو آیینیه مقابل زتاب	۲۳	آب در عکس نما او آب
۲۴	عکسش مثل نیار و در	۲۴	گرچه که سر زیر کند یا زبر
۲۵	طاق بلندش بیک گشت چفت	۲۵	حامله زود شد فلک اندر هفت
۲۶	کنگره طاقش ز بیان دراز	۲۶	پیش فلک گفست سخنهای راز
۲۷	سنگ سفیدش که شده بر سپهر	۲۷	آمده از مهر و شده هم به مهر
۲۸	یک طرفش آب و دگر سو بباغ	۲۸	باغی آب ز دو سویش بباغ
۲۹	آب از آن باغ بر و مانده زرد	۲۹	باغی از آن آب بجا گشته سرد
۳۰	شعله بهر بار گسی کرد راه	۳۰	جایگه بار شده بارگاه
۳۱	شته چو بران خلد برین بجا کرد	۳۱	خرم و خندان بطرب راس کرد
۳۲	باز هم بر و کف زرفشان	۳۲	کره پر از ز کف ساغریشان
۳۳	باوه کشان باز کشند صف	۳۳	گشت مے لعل در خشان بکف

آب چکان دست چو باران ز ابر	رو دران از سینه برون برده صبر
ریخته از پرده برون ز خویش	بیکه شده مست ز آواز خویش
باو بکمر سیر افکنده ناله	چنگ ز گزشتن تو اضع ناله
لحن چکا و کن دو بانگ کلنگ	زخمه چو نال بلط و دو چنگ
بر همه مرغان شده کنجشک سیر	مرنگ و صد مرغ دگر در صفیر
بجز کفش گشته چو دریا بچوش	شاه درین زمزمه ناله نوش
مهره کاغذ بکمر در گرفت	دست ندیده که ورق برگرفت
تار بریشم بدل اندر کشید	بربط سرب که نو ابر کشید
قامت سربدره کشی چون پال	گشت بد بنال حریف از نوال
بیش و آفاق بگنجید گنج	بیکه همه شد کینه شنگ گنج
ز آتش می مجلس خود گرم داشت	موسم دے جمله بهشت گذشت
کس نذر بردست و لاله جام	باد همه وقت خوش و شاد کام
زهره بخفیا آید ز ابر	نمیعینت کشته غم زمراد

جسد عالم بودا جویش

خام خسر و به ننا گویش

شاهنامه

گفتار اندر فہرست آوردن شاهنامه

- | | | | |
|----|-----------------------------|----|------------------------------|
| ۱ | سخن ہر چہ گویم ہمہ گفتہ اند | ۱ | بر باغ دانش ہمہ فہستہ اند |
| ۲ | اگر بر درخت برومند ہماے | ۲ | نیایم کہ از بر شدن نیت راے |
| ۳ | کسی کو شو ذریہ تحمل ملبند | ۳ | ہمان سایہ زو باز دارد و گزند |
| ۴ | توانم مگر پا بگد ساختن | ۴ | بر شاخ آن سرو سایہ فگن |
| ۵ | کزین نامور نامہ شہر یار | ۵ | بہ گیتی بمانم یکے یادگار |
| ۶ | تو این را دروغ و فسانہ دان | ۶ | بیکسان روش در زمانہ دان |
| ۷ | ازو ہمچہ اندر خورد و باخرد | ۷ | و گر بر رہ روز و سنی زبرد |
| ۸ | یکے نامہ بود از کہ پاستان | ۸ | فراوان بدو اندرون نشان |
| ۹ | پراگندہ در دست ہر موبدے | ۹ | ازو بہرہ بردہ بہر بخت و دے |
| ۱۰ | یکے پہلوان بود و بہقان نژاد | ۱۰ | دلیر و بزرگ و خردمند و راد |
| ۱۱ | پژدہ مندہ روزگار نخت | ۱۱ | گزشتہ سخنما ہمہ باز جبت |
| ۱۲ | دہر کثور سے سو بد سال خورد | ۱۲ | بیاد و دوا این نامہ را کرد |

شاہنامہ

۱۳	وزان نامد ران فرخ گوان	۱۳	بہ پرید شان از نثر ادکیان
۱۴	کہ ایدون بہا خواہ بگذاشتند	۱۴	کہ گیتی آغاز چون داشتند
۱۵	برایشان ہر روز کند آوری	۱۵	چگونہ سر آمد بہ نیک اختر
۱۶	سخن نامہ شایان گشت جہان	۱۶	بگفتند پیش یکا یک بہان
۱۷	یکے نامور نامہ افگند کج	۱۷	چو شنید از ایشان سپہ سخن
۱۸	برو آفرین از کہان و بہان	۱۸	چنان یادگارے شد اندر جہان

گفتار در سرگزشت و سبقتی شاعر

۱	ہے خواند خوانندہ بر ہر کسے	۱	چو از دفتر این داستانہا ہے
۲	ہمان بخردان بہان رستان	۲	جہان دل نہادہ بدین تان
۳	سخن گوئے خوش طبع روشن	۳	جو اسے بیاد شادہ زبان
۴	از و شادمان شد دل انجمن	۴	بنظم آرم این نامہ را گفت من
۵	ابا بد ہمیشہ بہ پیکار بود	۵	جو انیش را خوئے بد یار بود
۶	نہادش لبر بر یکے تیرہ ترک	۶	بر و ناخفتن کرد ناگاہ مرگ
۷	بنود از جہان لٹ یک روز شاد	۷	بدان غمے بد جان شیرین بداد
۸	ہست یکے بندہ بر شتہ شد	۸	یکایک از بخت بر شتہ شد
۹	بگفت و سر آمد بر و روزگار	۹	ز گشت اسرار جہاں پستی ہزار
۱۰	چنان بخت بیدار و خفتہ ماند	۱۰	برفت او و این نامہ ناگفتہ ماند
۱۱	بغیر اسے در شتر جاہ و را	۱۱	بکن عفو یارب گناہ ہے و را

گفتار اندر بنیاد نہادن کتاب اندر دوست درین باب

1	دل روشن من چو گشت از دو	سوی تخت شاه جهان کرد و
2	که این نامه را دست پیش آورم	ز دفتر بگفتار خویش آورم
3	بپرسم از هر کس پیشار	بپرسم از گردش روزگار
4	مگر خود در نگم نباشد بے	بباید سپردن بدیگر کسے
5	و دیگر گنج وفادار نیست	همان رنج را کس خریدار نیست
6	زمانه سراسر از جنگ بود	بجویندگان بر جهان تنگ بود
7	بر نیگویند یک چند بگذاشتم	سخن را نهفته همیداشتم
8	ندیدم کسے کش سوار بود	بگفتار این مرا یار بود
9	ز نیگو سخن به چه اندر جهان	برو آفرین از کسان جهان
10	اگر به بنودے سخن از خداے	بنی کے ہدے نزد مارتھاے
11	بشتم یکے مہربان دوست بود	تو گفتی کہ با من یکا هست بود
12	مرا گفت خوب آمد این را تو	بہ نیکی خرا آمد مگر پاسے تو
13	نوشته من این نامہ پہلوی	بہ پیش تو آرم مگر نقوی
14	کتابہ زبان جو انیت بہت	سخن گفتن پہلوانیت بہت
15	سخن این نامہ خسروان باز گوے	بدین جو نزد مہمان آبروے
16	چو آور و این نامہ نزد یک من	برافروخت این جان مار یک من

مردن کی کاؤس و برتخت شستن کھینچو

1	چو با اینی گشت کاؤس جفت	17	ہمہ راز دل پیش یزدان گفت
2	چنین گفت کابر تر از روزگار	2	تو باشی بنیسی کی آموزگار
3	ز تو یافتم فرو اورند و بخت	3	برزگی و گردمی و وہیم بخت
4	نکردی کسی را چوں بہرہ مند	4	ز گنج و ز بخت و ز نام بلند
5	ز تو خواستم تا یکے نامور	5	بکین سیاوش بند و کر
6	بیرہ بدیدم جہاں پینیش	6	کھیاکین من کرد چون کین خیش
7	جہاں جوے با فرد برز و خسرو	7	ز شامان گیتی ہے بگذرو
8	چو سالم سپہا بہر سرگذشت	8	سرموے شکین چو کافور گشت
9	ہمان سرو نازندہ شد چون کان	9	ندارم گران گر سر آید زمان
10	یسے پر نیامد برین روزگار	10	کز نو نام ماند از جہان یادگار
11	جہاں در کھنسر و آمد ز گاہ	11	نشت از بر تیرہ خاک سیاہ
12	از ایرانیان سرکہ بدنا جوے	12	پیادہ رفتند بے رنگ بوسے
13	ہمہ جامہا شان کہو و سیاہ	13	دو ہفتہ ہو دند با سوگ شاہ
14	زیر ستودنش کلخ بلند	14	بگردند یا لاسے او دہ کشتہ
15	بیر و ند پس پایکاران شاہ	15	دیتے و دیباکے رومی سیاہ
16	برور خیمہ خود و کافور و مشک	16	تمش را بد و در پستہ خشک
17	ہنہا دند زیر اندیش تخت عاج	17	بسر پر ز مشک و کافور تاج

وہ خاست

چو گشت کچھر و از پیش تخت	18	در خو ابگر را به بستند سخت
کے نیز کاؤس کے رانید	19	زیکین در آورد گاہ آرمید
چنین است رسم سراپه بچ	20	منائی در دجاودانی مرغ
نه وانا گریا بد از جنگ مرگ	21	نه جنگ آوران زیر خفتان مرگ
اگر شاه با شیم و گرزار دشت	22	نهالین خاک است با شین دشت
بشادی نشین و همه کام چو	23	اگر کام دل یافتی نایم جو
چنان کن گیتی تراوشن است	24	زمین لبت و گوهر پیرا من است
چهل روز سوگ نیاداشت شاه	25	ز شادی شده دور و تر تلخ و گاه
بچهل و یکم روز بر تخت عراج	26	سیر به نهاد آن دل افروز تاج
سپاه انجمن شد پیر گاه شاه	27	روان و بزرگان زرین کلاه
بشادی برو آفرین خواندند	28	بران تلخ برگوهر افشانند

پرداشتن کچھر و دل جهان و درینجا نه بستن

بروے کسان و نیایش کردن پیش نیردان

پرانندیش شد بایه در جهان شاه	1	از آن ایزدی کاروان دستگاه
هم گفت هر جا بے آباد بوم	2	زمیند و زمین اندرون تابردم
هم از خاوران تادر باختر	3	ز کوه و بیابان و از خشک و تر
سراسر زید خواه کردم تھی	4	مرگشت فرمان و تخت همی

فران مرار وزیر سرگزشت	5	جہان از بد اندیشی بگریخت	5
و گردل ہمہ سوسے کین تافتم	6	زیزدان ہمہ آرزو یافتم	6
بد اندیشید کیشش آہر منی	7	روانم نباید کہ آرد منی	7
کہ باتور و سلم اندر آیم ہسم	8	شوم بد کنش همچو ضحاک بسم	8
و گر سوز توران پراز کین و باد	9	ز کیو ز کاؤس دارم نژاد	9
کہ جز روے کشری ندید بخواب	10	چو کاؤس چون جادو افراسیاب	10
بروشن روان اندر آرم ہراس	11	بیزدان شوم ناگہان ناپاس	11
گر ایم بہ کشری و نا بخزدی	12	زمن بگسلہ فرہ ایزدی	12
بخاک اندر آید سروا منم	13	وزان پس بران تیرگی بگذرم	13
ہمان پیش یزدان سرا بخام بد	14	بگیتی بسا ند زمن نام بد	14
بپوشد بخاک اندرون استخوان	15	نتہ گرد این رو و زنگ سفان	15
روان تیرہ ماند بد گیر اسکے	16	ہنرم کم شود ناسپاسی بجائے	16
بپاسے اندر آوردہ بخت مرا	17	گرفتہ کسے تلج و تخت مرا	17
گل رہجائے کس گشتہ خار	18	زمن ماندہ نام بد سی یادگار	18
جہان را بخوبی بسیار استم	19	من اکنون چون کین پدر خواستم	19
کہ بد کرد با پاک یزدان درشت	20	بکشم کسے را کہ بایت کشت	20
کہ منشور تیغ مرا بر سخو اند	21	بآباد و ویرانہ جائے نہاند	21
اگر چہ بد با تخت و با افسر اند	22	بزرگان گیتی مرا کمتر اند	22
بدین گردش اختر و پاسے و ہر	23	سپاسم زیزدان کہ اودا و فر	23

26 کنون آن بر آید کمن راہ جوے
 25 گر ہم بدین خوبی اندر نہان
 26 روا تم بران چاے نیکان بُرو
 27 نیا بد کسے زین فزون نام و کام
 28 نشیندیم و بدیم از جہان
 29 کشاورز باشد و گرتا جور
 30 بسا لار نوبت بفرمود شاه
 31 شک باز گردان بنیکو سخن
 32 چو این گفتند سو باغ آفرمان
 33 زہر پرستش سر قوس بست
 34 پوشید پس جامہ نو سپید
 35 بیاد خسرا مان بجای نماز
 36 چنین گفت کا بزر از جہان پاک
 37 لشکر ارو چہ بدین خسرو دہ مرا
 38 زہا بیا شتم نیایش کنم
 39 بیامرز کردہ گناہ ہے مرا
 40 بگردان زجامم بد روزگار
 41 بدان تاجو کاوڑ و ضحاک و ہم
 42 چو بر من بہ نیند و دیر استی

شوم پیش یزدان پراز آبرو
 سترندہ کامگار ہمان
 کہ این تاج و تخت کئی بگذرد
 بزرگی و خوبی و آرام و جام
 بدو نیک را آتشکار و تہمان
 سرا انجام بر مرگ باشد گذر
 کہ ہر کس کہ آید بدین بارگاہ
 ہمہ مروی جوے و تمذسی کن
 خروشان بیاد کشادہ سیان
 بشمع خرو راہ یزدان بست
 نیایش کنان فتول پرامید
 بے گفت باد اور پاک راز
 بر آندہ آتش و باد و خاک
 ہم اندیشہ نیک و بد دہ مرا
 ابریکو بیہا فزایش کنم
 ز کثری بکش دستگاہ مرا
 ہمان چارہ دیو آموزگار
 نگیر دیو ابرو انم ستم
 بر نیر و شو و کثری و کاستی

گرد
 روا
 شہ
 سر
 ہشت
 ہمہ
 از
 پش
 چو
 بغ
 برو
 چو
 چو
 کہ
 از
 چو
 فر

بگردان زمین دیوار دستگاه 43	بدان تاندار دروایم تپاه
روایم بدان جایگان سان 44	نگهدار برین بین داستان
شب روز یک هفته برپایه بود 45	تن آنجا و جاننش دگر جایه بود
سر هفته را گشت خسرو توان 46	بجای پرستش نمودش توان
بهتتم ز جای پرستش برفت 47	بر تخت شاهی خرامید تفت
همه پهلوانان ایران سپاه 48	شگفتی فرود ماند از کار شاه
ازان نامداران روز نبرد 49	هے هر یک دیگر اندیشه کرد

پژوهش سران ایران را بر بستن در اینجا از کین خسرو *

چو بر تخت شد نامور شهریار 1	بیامد بدگاه سالار بار
بفرمود تا پرده برداشتند 2	سپه را بدرگاه بگذاشتند
برفتند با دست کرده یکش 3	بزرگان اسپ افکن و شیرفش
چو طوس چو گوز و گیو دیر 4	چو گرگین و شیرین چو رام شیر
چو شیدوش چون نگه شادوان 5	فریر گستم و نام آوران
چو دیدند و بر دند پیش نماز 6	ازان پس همه برکشادند راز
که شاه دیر اسر اسرور 7	جهاندار و بر مهران مهتر
از آنکه که یزدان جهان آفرید 8	فلک برکشید و زمین گسترید
چو تو شاه نشست بر تخت علاج 9	فرودنغ از تو گیرد همه مهر و تاج
فرزند ^{نیکو} جوشن زمین و اسپ 10	فرودنده فرخ آذر گشت

- | | | | |
|----|----------------------------|----|------------------------------|
| 11 | نترسی نریخ و نہ نازی بگنج | 11 | بگیتی نریخت فزونت ریخ |
| 12 | ہم پہلو اتان ترا بندہ ایم | 12 | سر اسریدیدار تو زنده ایم |
| 13 | ہم دشمنان را سپردی بجاک | 13 | بگیتی نمادنت زگشتری باک |
| 14 | بہر کشور سے لشکر و گنج تبت | 14 | بجائے کہ پے برنی ریخ تست |
| 15 | نہ ایم کاندینہ شہریار | 15 | چرا تیرہ گشت اندرین روزگار |
| 16 | تر ازین جهان و زب زور و نت | 16 | نہ ہنگام تیمار و پڑ مردن است |
| 17 | گر از نابھیرے بیازد شاہ | 17 | وز آزار اوست مارا گناہ |
| 18 | بگوید ہاتادش خوش کنیم | 18 | پراز خون رخ و دل بر آتش کنیم |
| 19 | و گردشمنے دار و اندر نہان | 19 | بگوید ہماست شہریار جہان |
| 20 | ہمہ تاجداران کہ بودند شاہ | 20 | برین دشتند ارج تخت و کلاہ |
| 21 | کہ ہما سرستاند یا سر دہند | 21 | چو ترک و لیران بسر بر نہند |
| 22 | نہانی کہ دار و بگوید بسا | 22 | ہمہ چارہ آن بگوید بسا |

پاسخ کنیخرو بہ سران ایران

- | | | | |
|---|---------------------------|---|---------------------------|
| 1 | چنین داد پاسخ گرانایہ شاہ | 1 | کہاے پہلو اتان جویندہ راہ |
| 2 | بگیتی ز دشمن مرا نیست ریخ | 2 | نشہ نیز جائے پر اگندہ گنج |
| 3 | نہ آزار دارم ز کار سپاہ | 3 | نہ اندر شہاست مرد گناہ |
| 4 | ز دشمن چو کین پدر خواستم | 4 | بدا و بدین گیتی آہناستم |
| 5 | بگیتی پے خاک تیرہ نہاند | 5 | کہ ہر گین مرا بر نخواہد |

۱	بر آئین شمشیر خاںم آورید	۱	شہایتیغنا در نام آورید
۲	بسانید بایادہ دہوے و رنگ	۲	بجائے غروشن کمانی گئے چنگ
۳	ز دشمن جہان پیر خستیم	۳	کہ ماہرچہ بایت بر ساختیم
۴	ہجوم پراندیشہ و نیک راے	۴	بیکہفتہ بر پیش زردان بیا
۵	ہے خواہم از کردگار جہان	۵	یکے آرزو دارم اندر ہنہان
۶	پیاخ مراروز فرخ دہید	۶	جویم کشادہ چو پاسخ دہید
۷	بدین کام شادی نیایش کیند	۷	شہ پیش زردان تالیش کیند
۸	تالیش مراوراکہ نمود راہ	۸	کہ او داد بر تیکہ بدو ستگاہ
۹	ز بدماروان بے گمانی کیند	۹	وزان پس ہمہ شادو گانی کیند
۱۰	نہ پروردہ داند نہ پروردگار	۱۰	بدانید کاین چہ رخ ناپا ئدار
۱۱	از و داد بینیم ہم زو ستم	۱۱	ہے پروردہ پیر و برناہم
۱۲	برون آمدند از غمان دل تباہ	۱۲	ہمہ پہلو امان ز نزدیک شاہ
۱۳	کہ بنشین پس پردہ بارگاہ	۱۳	بسلا بار آرزمان گفت شاہ
۱۴	ز بیگانگان مردم و خویش من	۱۴	کسے رادہ بار و پریش من
۱۵	بدا دادار داندہ بکشاد لب	۱۵	بیاد بجائے پرستش لبش
۱۶	فرزیندہ پاکئے و بہتری	۱۶	ہے گفت کاسے برتر از برتری
۱۷	چو من گذرم زین پیچی سراے	۱۷	تو با شتی ہمینو مرا رہتاے
۱۸	روان جکاروشن دوان یافتہ	۱۸	بکثری دلم پیچ نامافستہ



زرم شکر کند ریاست کفر و مہندی کوشته شدن فور
بدست بخت درون نشانی بدن کند سرورک است تحت او

- | | | | |
|----|------------------------------|----|-------------------------------|
| 1 | چو ایک در آمد نزدیک فور | 1 | بدید این سپہ آن سپہ راز دور |
| 2 | خروش آمد و گرد زرم از دور و | 2 | برفتند گردان پر خاشاک |
| 3 | بایست بخت آتش اندر زدند | 3 | ہمیشہ کفر فور سر زدند |
| 4 | از آتش برافروخت نفت سیاه | 4 | بجانبید از ان کاہین بر سپاہ |
| 5 | چو پیلان بدیدن از ایشان گریز | 5 | برفتند بال شکر از جہاے تیز |
| 6 | چو خرطو مہاشان بر آتش گرفت | 6 | بماندند از ان چلیانان شکست |
| 7 | ہمیشہ شکر ہند گشتند باز | 7 | ہمان زندہ پیلان گردن فرار |
| 8 | سکندر پس شکر بد گمان | 8 | ہمے تاخت بر سان یاوران |
| 9 | ہمے تا ہوا نیلگون شد بزرگ | 9 | سپہ را نمازد آن زمان جاکہ جنگ |
| 10 | جہا بخوبے بارو میان ہم گروہ | 10 | فرو آمد اندر میان دو کوہ |
| 11 | طلایہ فرستاد بہر سو براہ | 11 | ہمے داشت لشکر و دشمن نگاہ |
| 12 | چو پیدایش آن شوشہ تاج شد | 12 | جلان شد بان بلور سفید |
| 13 | بر آمد فرو و سپیدان کاہوم | 13 | دم ناکے سرخین و روینہ سم |
| 14 | سپہ پاس کار بر ساختند | 14 | سناہا با ابر اندر افروختند |
| 15 | سکندر بیاد میلان و وصف | 15 | یکے تیغ رومی گرفته بکھف |
| 16 | سو کر فرستاد نزدیک فور | 16 | کہ اورا بخواند بگوید ز دور |

کہ آمد سکندر پیش سپاہ ۱۷
 سخن گوید و گفت تو بشنود ۱۸
 چو بشنید زو فور مہدی بہت ۱۹
 سکندر بد و گفت کاے نامدار ۲۰
 ہے دام و دو مغز مردم خورد ۲۱
 دو مردیم ہر دو لیسر و جوان ۲۲
 چراہد لشکر ہے کشتن است ۲۳
 میاناب ہندیم و جنگ آوریم ۲۴
 زماچون یکے گشت پیر و بہت ۲۵
 زروے ہمتما چو بشنید فرد ۲۶
 تن خویش را دید بازور شیر ۲۷
 سکندر سوارے بہان سلم ۲۸
 بد و گفت این است آئین و راہ ۲۹
 دو خنجر گرفتند ہر دو بکف ۳۰
 سکندر چو دید آن تن پیل است ۳۱
 باورد از و ماند اندر شکفت ۳۲
 ہے گشت باو باورد گاہ ۳۳
 دل فور پرورد شد زان خوردش ۳۴
 سکندر چو یاد اندر آمد ز گرد ۳۵
 بدیدار جوید ہے بالو راہ ۳۶
 اگر داد گوئی بدان بگردو ۳۷
 پیش سپاہ آمد از قلب گفت ۳۸
 دو شکر شکستہ شد از کارزار ۳۹
 ہے نعل اپ استخوان پسید ۴۰
 سخن گوے و با مغز دو پہلو ان ۴۱
 و گر زندہ از رزم بر کشتن است ۴۲
 چو باید کہ کشود ہنگام آوریم ۴۳
 بد و ماند این لشکر و قلع و قمع ۴۴
 خریدار شد رزم اورا ہور ۴۵
 یکے بارہ چون اثر و ماسکے زیر ۴۶
 سلیمے یک باو پاسے و رزم ۴۷
 بگردیم یک باو گردے سپاہ ۴۸
 بگشتند چپک میان و صف ۴۹
 یکے کوہ زیر اثر و ماسکے بدست ۵۰
 غمی شد دل انجان تن بر گشت ۵۱
 خورد شے بر آمد ز پست سپاہ ۵۲
 بدان سو کشیدن دل و چشم و گوش ۵۳
 بزوتیز تیغے بر آن را درود ۵۴

- 36 بیدید پال و سر و گردنش
 37 شکر روم شد باسمان
 38 کے کوس بودش هر پسر مهرب
 39 بر آمد دم بوق و آواکوس
 40 بر آن مہستان مہدوان نرم جو
 41 خروش آمد از دشت ککراتان
 42 سر فور مہدی بجاک اندر است
 43 شمار اکنون از پیچیت جنگ
 44 سکنه شمار چنان شد که فور
 45 بر رفتند گردان مہدوستان
 46 سر فور دیدند پر خون خاک
 47 خروش بر آمد ز لشکر هزار
 48 پر از در در نزد یک قیصر شدند
 49 سکنه بر بلخ گران باز داد
 50 چنین گفت گر فور مہدی برود
 51 نوازش کنون من با فزون کنم
 52 بنختم سر اسر مہر گنج او
 53 ہمد مہدوان را تو نگر کنم
 54 وزان جایگہ شد بر تخت فور
 55 زبالا بجاک اندر آمد تنش
 56 بر رفتند گردان ہم اندر زمان
 57 کہ آواز او برگزشت ز ابر
 58 زمین آہنیں شد ہو آہنیں
 59 بہ تگی بروے اندر آورده رو
 60 سر یائہ مرز مہدوستان
 61 تن پلیدارش بجاک اندر است
 62 چنین رزم تمثیر و چندین درنگ
 63 از وجہ باید کنون رزم دور
 64 برین برگشتند ہمدستان
 65 تنش کردہ کیلیر شمشیر چاک
 66 فرو ریختند آلت کارزار
 67 اہانالہ و خاک بر سر شدند
 68 بخوبی زہر گونه آواز داد
 69 شمار العظیم دل نباید سپرد
 70 ز دل تان غم و ترس بیرون کنم
 71 حرام است بر شکر مہر نج او
 72 بگوئیم کہ با بخت و افسر کنم
 73 پر از در و ماتم پر از چین و سور

چنین است که سینه پستی سر آ 56
 بخور هر چه داری منه باز پس 57
 بهج بود بر تخت قیصر دو ماه 58
 یک با گهر بود نامش سوگ 59
 سر تخت شاهی بدو داد و گفت 60
 بخشش و بخور هر چه آید فراز 61
 که گاه سکت در بود گاه فز 62
 نخواهد که مانی بدو در بجای
 تو سنجی سپر اماند باید پس
 به بخشید بخشش مهر بر سپاه
 زمند و ستان چهلواست بزرگ
 که وینار هرگز کن در نهفت
 بدین تاج و تخت پستی ساز
 که در دو چشم است که خنجر سو

63

ورم داد و دیارش کش را
 ببار است آن جگر کوشش را

غزلیات دیوان حافظ

رواق عهد شبابت دگرستان را
 اے صبا گر بجوانان چین بازرسی
 ایک بر سر کشتی از غنیر سارا چو گان
 ترسم آن قوم که بر درویشان میخندند
 یار مردان خدا باش که در کشتی نوح
 برو از خانه گردون بدرودان مطلب
 گر چنین جلوه کند بفرخنده باد و فروش
 نشوی واقف یک نکته ز اسرار وجود
 هر که را خوابگاه آخر بدو مشت خاکست
 ماه کنایه من من مصر آن تو شد
 در سزل فدا نم که چه سود اداری
 ملک ازادگی و کنج قناعت گنج است

این

مے رسد فزوده گل بلبیل خوش الحان را
 خدمت تا برسان سرو گل در میان را
 مضطرب حال مگردان من سرگردان را
 در سر کار خرابات کنند ایمان را
 بہت خاک کے کہ آب غنیر و طوفان را
 کین یہ کاسہ در آخر بکشد مہمان را
 خاکروب در میخانہ کنسم نرکان را
 اگر تو سرگشته شوی دائرہ اسکان را
 گوچه حاجت کہ بر فلاح کشتی ایوان را
 وقت آن است کہ پدر و کنی زندان را
 کہ ہم برزده گیسوے مشک افشان را
 کہ شب شیر میسر نشود سلطان را

حافظ مے غور و زندی کن خوش باش و
دام ترو بر کن چون دگر آن تر آن را

خاک بر سر کن غم ایام را
بر ششم این دلق ازرق خام را
ما بنحو بیم تنگ و نام را
خاک بر سر نفس نافر جام را
سخت این افسر و گان خام را
کس نے بینم ز خاص عام را
کز دلم کی باره برد آرام را
بر که دید آن سرو سیم اندام را
خوش بخور هم خوش بدارا یام را

ساقیا بر خیز و در ده جام را
ساغی و کفر کفسم نه تازم را
گرچه بدنامی است نزد عاقلان
باد و درده چنبر ازین باد غرور
دو دآه سینه سوزان من
محرّم راز دل شدید اے من
باد لالامے مرا خاطر خوش است
تنگر و دیگر به سر و اندر چمن
از سرو نیا گدشتی غم مخور

صبر کن حافظ بسختی روز و شب
عاقبت روزے بیابی کام را

در حق ما هر چه گوید جای هیچ اگر اذیت
در صراط استقیم دل کے گزافیت
عزّہ شلخ رندان را محال شایست
اکاین همه زخم نہانت محال آذیت
زین مجاہد و نادر جهان آگاهیت
کا نذرین طغران شان حجتہ للہ نیست

ز اہل ظاہر پرست از حال آگاہیت
در طریقت ہر چه پیش ساکد یخیر است
تا چه بازی رخ نماید بند قے خواہیم راند
ایچہ استغناست یا رب این چه اولیٰ حکم است
حیت این سقف بلند سادہ بیا نقش
صاحب دیوان ماگو یانید اند حساب

۷	ہر کہ خواہد گو بیا و ہر کہ خواہد گو برو	۸	کیر و وار و عجب بان بین و گاہ
۸	ہر بہت از قامت ساز سبے اندام	۹	ورنہ تشریف تو بر آگس کوتاہ نیست
۹	بر در میخانہ رستن کاریگر نگان بود		خود فروشان بگو سے فرشتان راہ
	بندہ پیر خراباتم کہ لطفش دایم است		ورنہ لطف شیخ و زاہد گاہت و گاہ

حافظ ابرہہ ترشید ز عالی ہستی است
عاشق دروے کش اندر بند مال جاہلیت

۱	دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند	۲	گل آدم لبر شستند و بہ پیانہ زدند
۲	ساکنان حرم تر عفاف ملکوت	۳	بامین راہ نشین بادہ ستانہ زدند
۳	شکر ایزد کہ میان من و او صلح فتاد	۴	حور بان قصص کنان با غر شکرانہ زدند
۴	جنگ ہفتاد و دولست ہمہ را عذر نہ	۵	چون ندیدند حقیقت راہ افسانہ زدند
۵	آسمان بار امانت نتوانست کشید	۶	قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
۶	نقطہ عشق دل گوشتہ نشینان خون کرد	۷	ہمو آن خیال کہ بر عارض جانانہ زدند
۷	بالبد خرم چند از زہ چون زیدم	۸	چون رہ آدم غامی بسیکہ دانہ زدند
۸	آتش آن نیست کہ بشدہ او خند و شمع	۹	آتش آن است کہ بر خرمین پروانہ زدند

کس جو حافظ کشید از رخ اندیشہ نقاب
تا سر زلف عروسان سخن شانہ زدند

۱	رید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند	۲	چنان نہاند و زمین نیز ہم نخواہد ماند
۲	من ارچہ در نظر یار خاکار شد م	۳	رقیب نیز چنین غم نخواہد ماند
۳	چو پردہ در ہشتیر میزند ہمہ را	۴	کسے مقیم حرم غم نخواہد ماند

توانگر اول درویش خود بدست	۴	که مخزن رو گنج درم نخواهد ماند
غنیته شمر اسب و صل پروانه	۵	که این معامله تا صبح دم نخواهد ماند
سروش عالم غنیمت بت خوش دوا	۶	که بر در کمرش کس درم نخواهد ماند
برین رواق زربعد نوشته اندرز	۷	که جز نکوئی اهل کرم نخواهد ماند
سروچین جیشد گفته اند این بود	۸	که جام بادیه بیاد و جسم نخواهد ماند
چه چاکر و شکایت نقش نیک بدست	۹	که کس همیشه گرفتار غم نخواهد ماند

زهر بائے جهان طبع مبر حافظ

۱۰

که نقش مهر و نشان ستم نخواهد ماند

خروید ایل که سیاحتی مے آید	۱	که ز القاس خوش شکیبایی مے آید
از غم دور و رکن ناله و فریاد که دوش	۲	زده ارم ناله و فریاد که مے آید
ز آتش و اوی این زدمم خرم و بس	۳	موسے اینجا بامید قیاس مے آید
بسیکس نیست که در کس تو آتش کاست	۴	هر کس اینجا بامید موسے مے آید
کس نالت که منزل که مقصود کجاست	۵	اینقدر است که باگ بر سے مے آید
جرعه ده که میخاند ارباب کرم	۶	هر لیف زب طعنه مے آید
خبر بلبل این باغ پیر سید کرم	۷	ناله مے منتوم که قطعه مے آید
دوست را که سر سپردن بیمار غم است	۸	گو یا خوش که بنورش نقش مے آید

یار و در صبر دل حافظ یاران

۹

شاه بازارے بشکار کس مے آید

ابن چشور است که در دور قهر مے میهم

همه آفاق پر از غنچه و شکر میهم

ہر کسے روز پہی سے طلبہ از ایام	۲	مشکل این است کہ ہر روز بترسے بینم
اہلہامان اہم شہرت گلاب قند است	۳	قوت و نامہ از خون جگر مے بینم
اسپانیسی شدہ مجروح زیر پالان	۴	طوق زین ہمہ در گردن خر مے بینم
دختران ہمہ جنگ بست و جدل بالور	۵	پسران را ہمہ بدخواہ پدر مے بینم
بیچ جو نذرادر بہ برادر دارد	۶	بیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر بینم
پند حافظ بشنو خواجہ برونگی کن		ز انکہ این پند بہ از دُر و گہر مے بینم
اے قباے بادشاہی راست بر بالائے	۱	زینت تاج و نگین از گوہر والائے تو
آفتاب فتح را ہر دم طلوعے میدہد	۲	از کلاہ خسروی رخسار مہ سیماے تو
جلوہ گاہے طائر اقبال گرد و ہر کجا	۳	سایہ اندازد ہماے چتر گردن مہاے تو
از رسوم شرع و حکمت باہزاران اختلاف	۴	نکتہ ہرگز نشد فوت از دل و انائے تو
آب حیوانش ز منقار بلاغت میچکد	۵	طوئے خوش لہجہ یعنی کلاشگر خائے تو
گرچہ خورشید فلک چشم و چراغ عالم است	۶	روشنائی بخش چشم اوست خاک پاک تو
آنچہ اسکندر طلب کرد و ندانش روزگار	۷	جرعہ بود از زلال جام جان افزائے تو
عرض حاجت و حریم حرمت محتاج نیست	۸	راز کس مخفی نہ اند بر سر و رخسائے تو
خسرو پیرانہ سر حافظ جوالی میکند		برا بید عفو جان بخش گنہ فرسائے تو
سے در رخ تو پیدا نور یادشاہی	۱	در فکرت تو پنهان صد حکمت الہی
اکلک تو بہارک اللہ در ملک و دین دم	۲	صد چشمہ آب حیوان از قطرہ سیاہی

نہایت شایستگی را فرغ از طواری لالائے تو

۱ بر ابر من تابد انوار اسم اعظم
 ۲ در حنّت سلیمان هر کس که شک نماید
 ۳ یمن که آسمانش از فیض خود در آب
 ۴ گر بر تو زنیقت بر کان معدن افتد
 ۵ و انم دلت بخشد بر اشک شب نشینا
 ۶ ساقی بیار آب از چشمه خرابات
 ۷ بازار چه گاه گاه بر سر نه کلاه
 ۸ در دو دمان آدم تا وضع سسنت هست
 ۹ کلک تو خوش نوید در شان یار غیار
 ۱۰ علمیت پادشاهان کز منی است جام
 ۱۱ اے غنیمت تو مخافتی از کیمیا ^{element} عت
 ۱۲ جائے کبرق عصیان ^{disobedience} بر آو هم منی زو
 ۱۳ یا ملجاء البرایا و اذهب العطایا
 ۱۴ جو راز ناک نیاید تا تو ماک صفاتی

حافظ چودھری دوست از تو گدازد

ریختن ریختن منمائی باز آید ز خواهی

Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the previous page, with a decorative separator line.

رباعیات حکیم عمر خیام

۱	در پرده اسرار کے رازہ نیست جز در دل خاک پیچ منہ لگ نیست	۱	زین بقیہ جان بچیں اگر نیست افسوس کہ این زمانہ ہم کو نیست
۲	اسرار جهان چنانکہ در دفتر است چون نیست درین مردم نادان اہل	۲	گفتن نتوان ز آنکہ دیال سراسر است نتوان گفتن ہر آنچہ در خاطر است
۳	ہر گز کہ غمے طازم دل ثنوت حال دل دیگرے باید پرسید	۳	باقصہ کار خویش مشعل ثنوت تا خوشدے تمام حاصل ثنوت
۴	چندین غم مال حسرتینا صیت این کیفی کہ در وقت عاریت است	۴	ہرگز ویدی کیسکہ جاوید زلیت یا عاریتی عاریتی باید زلیت
۵	دل بہر حیات را کما ہی دانست خود کہ با خودی ندانستی هیچ	۵	در موت ہم اسرار الہی دانست فرد از خود درومی چہ خواہی دانست

۶	بہشدار کہ روزگار شور انگیز است در کام تو گز زمانہ نوزینہ نہ	۶	ایمن بنشین کتیخ دوران تیز است ز سمار فرو سیر کہ زہر آئینہ است
۷	در خواب بدم مرا خردست گفت کارے چہ کنی کہ اجل باشد جفت	۷	کز خواب کسے را گل شادی شکفت برخیز کہ زیر خاک مے باید جفت
۸	شادی طلب کہ محال عمر است احوال جہان اصل این عمر کہ است	۸	ہر ذرہ ز خاک کہ پیاوئے جے است خوابے میخائے و فریے بے است
۹	این کہنہ رباط را کہ عالم نام است بزنے است کہ داماندہ صفت است	۹	آرا کہ الملق صبح و شام است قصریت کہ تکیہ گاہ صد بہرام است
۱۰	یارب تو کریمی و کریمی کرم است باطل اتمم از بخششی آن نیت کرم	۱۰	عاصی نیچر و ہرون باغ ارم است باصمیم اگر بخششی کرم است
۱۱	آن قوم در مقام تمکین فرستند سکین سکین برگ ہم میگفتند	۱۱	با آخر کار جلد سکین فرستند و آن طائفہ کا نذر رہ نمکین رستند
۱۲	اندیشہ مجرم چو بخاطر گذرد از آتش سینہ آہم از سر گذرد	۱۲	از آتش سینہ آہم از سر گذرد

لیکن شتر طے است بندہ چون فوجیہ کہند	مخدوم بلطف اند سر آن در گذرد
گر یک نفست ز زندگانی گذرد	مگذار کہ جز بشار دمانی گذرد
ز شمار کہ سرمایہ این ملک بجهان	عمر است چنان کش گذرانی گذرد
و ادم با سید روزگارے بر باد	تا بود ز روزگار خود روزے نشاد
زان مے ترسم کہ روزگارم ندید	چند آنکہ ز روزگار بستانم داد
آہنا کہ فکر و معنی سفند	روزات خداوند سختما گفتند
سہرشتہ اصرار ندانت کے	اول ز پیچہ زندہ و آخر خفتند
آہنا کہ خلاصہ جہان انشا مند	بر اوج فلک براق ہمت راند
در معرفت ذات تو مانند فلک	گشتہ و سرنگون سرگردانند
خوش باش کہ دہر بیکران خواہد بود	بر چرخ ز اختران نشان خواہد بود
خشتے کہ ز قالب تو خواہد بودن	دیوار سرے دیگران خواہد بود
افسوس کہ نامہ جوانی طے شد	وین تازہ بہار شادمانی طے شد
و آن مرغ طرب نام او بود شہاب	فریاد کہ آمد و دند انم کے شد

از آتش غم روح من افرشته اند تا خاک من از چہ جاے برداشته اند	از آب عدم تخم مرا کاشته اند سگشته چو باد میدوم گرد جهان
تا حشر ز قال و قیل خود باز رهند در بے خبری از چہ خبر باز دهند	تو بیکه بجاک مرگ سر باز نهند تا که گوی کسے خیر باز نداد
از بهر خدا جامه تدویر می پوش از بهر دمنے ملک اندر می فروش	پندے دہمت اگر بیند از گویش عقبے ہمہ روزہ است و دنیا یکیم
نوسید مشو بحرم و عصیان غظیم فرو انجشد با ستخا انہاے ریم	از خالق کردگار در رب رحیم گرمست و خراب بودہ با شتی امروز
در منت ہر ناکس و کس دارم من جہنم و او چنانکہ ہستم ہستم	بر خود در کام و آرزو در بستم اگر صوفی مسجد دگر را بب دیر
در بند فرونی مشو آزاد ببری در کم ز خودی نگ کن و شا د ببری	باد و قناعت کن از اد ببری شکر بہ فرونی ز خود و عرصہ بخور
زیر لکد حادثہ مالیت شوی	ز ان پیش کہ از جام اجل است شوی

سویا بہ بدست آردین رہ کا بنجا	سودے نکمی اگر تہی دست شوی
اے واقف اسرار ضمیر ہمہ کس از ہر گنہم توبہ وہ و عذر پذیر	در حالت غرور دستگیر ہمہ کس اے توبہ وہ و عذر پذیر ہمہ کس
از بے ادبی کسے بجائے نرید سرشتہ ملک پادشاہی ادب آ	در رست ادب ہر گدائے نرید تا جے است کہ چیز پادشاہی نرید
گشتم بہوس گرد بدونیک بے تلمے ماند ز عمر یارب نفسے	حاصل نشد از عمر مرا چہ ہوسے در یاب کہ چیز تو نیست فریاد سے
یار بزل مارا تو بر حمت جان وہ ابن مندہ چہ دانکہ چہ می باید حست	در وہمہ را بصاری در مان وہ دانندہ توئی ہر آچہ والی آن وہ



نثر دوم از شہر ظہوری

خرم جن بن بطراوت حمد بہار پیرائیت کہ گلزار ابراہیم در رخسار یوسف طالعنان نرود
نخوت رسانیدہ و تاجدارے لفظ و معنی بہ شمت شناسے تاک آئیت کہ غلی خلیل خود معنی
ابراہیم عادل شاہ را در ہفت اقلیم بہ نہ صفت یگانہ و ممتاز گردانیدہ۔

اول معرفت کہ یاد جو وجہ کثرت در مشاہدہ شاد و وحدت معنی کلام معجز نظام
تو کشف الفطالی از دوت یقیناً و صف حال او ساخته و گلستان نیت بوتان عقیدت از
نس و عاشاک شک و شبہ پر داختہ۔ مجموعہ عرفان موصدان فردا و فرشتا سائیش عین
و اسلم ما سوا پسیدہ طبع مواسائش توضیح بیان نشا ہناسے بے نشان ہمہ نشین خاطر
نشان۔ بہ آفتاب ہما گرد تا کہید نظر برد و میان زمین و آسمان موصور قضائہ بد باحوال احوان
نبرد آفتاب۔ ز قار را با سجدہ نہ پیوندے است کہ گیت بخش بر کشاکش کشیشان نغند و رکوع را با
ایمان نہ سربست کہ صد عیش و صد دل چارہ از پیشانی نبرد از صدر نہ توحیدش دوی
در یکی گزینتہ و بعلاقہ تجریدش خودی در توئی آیتہ گوشتہ حق شنو چشمے حق بین دے حق جو۔
خاک عرفان را بہینہ معرفت خیر تار کے آسمان سا جہہ سجدہ ریز مشنوی

پاسے رفعت بر آسمان دارد	بہ خدمت بر آستان دارد
در عبادت بگفتن و دیدن	طرز او طرز حق پرستیدن

خلوت دیگران و صحبت او	و حدت این و آن کثرت او
دردش این و آن نمی‌گنجد	پیچ جز حق در آن نمی‌گنجد
بت شکن گشت چون خیل	بادش ازانی اعتقاد درست
کفر و کفر نمک عسرفان	شرک در شکر نسبت ایمان
طینتش باج خواه طینتسا	نیتش پادشاه نیت ما
در عبادت زبانه نموندی	بندگی در خورشید اوندی
سر وحدت به مغز برده ریخت	همه او کرده خویش را همه اوست

دوم اطاعت - سعادت اطاعت شریعت عظام مصطفوی و دولت برافراشتن
 بواسطه دلائی مرقضوی به پیروی اجتهادش و لقب بشرع مقتون و به سستی اعتقادش کارلت
 از شکست مصنون - به قبول امرش دست معروفان بر سر و بدنیش زخم سکران سکر فرق بین
 آسوده بایه صاحب کل همیشه شور ترویج ملت نمک مایه خا نهشتایش - پیامر دین تقویتش
 پایست کاخ ایمان خادایمان - و بدستیار سستی تربیتش در گاه محکم علیه دار دربان سبک گردان
 گماشتگان شهر و دیار بر امضا قاضیان قصا قدرت در تزیین - و در محفل ترتیب آیین
 مثال تمکین سر شریعت بر فرامین و حکام پادشاهی مقدم نشین - در ترویج شمع شمع گرد
 از دامن جبهه افشاند - و محبت سر یک مقرران گاه را در محفل الهام منزل بجا خود
 دلیل محبت پیش رویش پیروئی اصحاب - و بر مان پائینش محبت آئینه اطهار مشنوی

صرف نیکان همه تو لایش	بر بدان ضربت تبرایش
نخل بدعت نشانندگان بجز	تن سب بر رفتگان بجز
کرد از هم جدا حق و باطل	دو جهان مزعیت او حاصل

<p>نفس سرکش زیر دستانش خف از رفتش مدارائی نظم هر کار و بایر شمع است اگر ز دار القضا نشان آرند تا بنار و حساب لجه شرح چون نوز و غم و پادشاه</p>	<p>در پرستش خدا پرستانش حلقه در گوش شمع دارائی کفر را هم مدار بر شمع است آسمان را کشان کشان آرند لب تفسیده ز ناز و زرع غره کردش شریعت غرا</p>
<p>سوم شان و شوکت جاه و حشمت - باید که بلند تماشای پادشاه و سر بر پانهند تا در آستان زمین آسایش سجده بجا آرند - گرد و سجود و گمش که بر پیشانی نشاندند که از فرق فرق دان سایش فرکلاه کیانی ندیدند هر که آبادش نخواست خود را خراب بخت - آنگاه در وفایش بخت دین و دنیا در باخت - تا بر عیان بوالیش بنار و گوهر آتش هوار بر ندارد - همین بنده همین قدرش به پای بوسه سر بر عرش نظیرش در پایه میری سلطانی - و کترین چاکر فلک چاکرش در خوان کتره نوازش عالمه مخاطب به شاهنواز خانی - در بزنگاه عشرتش حمید را مشرب جرعه خواری به درگاه همتش حاتم را منصب ^{نیوگه کپانی} <u>داری</u> ^{mark little} <u>قضا</u> ^{mark little} <u>بکمان</u> ^{mark little} <u>تدبیرش</u> ^{mark little} <u>قدر انداز</u> و الهام لب و گوشه همتش ^{mark little} <u>سرافراز</u> ^{mark little} <u>مشت</u> ^{mark little} <u>نومی</u></p>	<p>شوکتش گرد آمد به بکان بهشت جنت گل زبانش لنگر سلم کرده سنگینش پر شد از حرف خشمش دهنم در شایش زاجبند بهما</p>
<p>شوکتش گرد آمد به بکان بهشت جنت گل زبانش لنگر سلم کرده سنگینش پر شد از حرف خشمش دهنم در شایش زاجبند بهما</p>	<p>شق سحر چنبر زمین و زمان بهفت دریائے زعمانش کوه را کوششت تکینش جندا شان و شوکت سختم مے کند کبتهی بلند بهما</p>

فک لست بخت عالی است	خنجر گردون بجاست اقبالی است
در همه چیز سرورش دانند	نه همین شاه کشورش خوانند
صد فلاحون شهر است در	نه به جاهش عدیل کج بنهر
که برویش دان یکا خوانند	چرخ گردون کدام صبح و ماند

چهارم عدالت که بصفت لصف لعل علمش ساخته - و گوش نمیدیدگان لصد
 کوس عدالتش نوخته - ^{meaner} به پیمان الضافش در همه صاف - و دعو عدالت از سر غیر است
 گزاف - اگر چه پیش ازین نو شیروان عادل ممتاز باین لقب ^{highly} لالت است بود آن ^{highly} سراب و
 این محیط و آن مجاز و این حقیقت - ^{allegory} نیست که از ^{lullaminy place} مهرب عدل او نوزیده دریغ و بوستان گل
 برویش نغمه دیده - و صیحه از شرق الضاف او ندیده - پر تو صادقش با فاق نرسیده
 اگر مهتاب رخ کتانی بگسلد ماه تپاچه ^{pimple} خورکلف است - و اگر حرف تم نفس ده کس گردن
 ناطقه و معروض تلف و تزییس است گیس را از جان کند که ^{trans} خنده اندیشه غضبش ایر را از
 هزار جامه نرنگ کند - بیا زار کش گوش آزادگان حلقه مع و به حساب عدالتش کشت جامه
 در اجاره ریل و کشور خل کرده پاسه دشمنان به تخمین آفرین - و به رز و فروشان بازار
 عریانی معامله و ^{marked} جمله فرودین ^{shower} مشکوفی

عقل کوس عدل بر باش	عشرت مدام در چاش
دین قوی خچه زو باز و عدل	عدل از ضا اوترا و عدل
باورای کست مند در کلزار	اگر خور و صدمه برگ گل از خار
در زخار خلیه فی زده سر	کرده راه گریز نامیه سر
در بختی دو چار کشته خزان	کرده رم چون حرارت انبان

گرگ درخون خویش خیلین	نیر در مہر برہ سیدین
عدل را عید گاہ ابوالش	عقل را سیر گاہ دیوانش
ہمہ شاگرد و استاد این است	روش عدل طرز واد این است
وہ چه زریاست کار حق کردن	ہر ناموس حشوق برگردن

پنجم شجاعت بہ حدیث نیروے بازویش حکایت سرخچہ شیر زبان در کام و زبان
مردم شکستہ و بر بادہ صفت رزمش گوش از آفتاب و آستان ہنوخوان رستم سیر نشستہ
بازوے تو نامد مہیش بر تارک گردون شکاف اندازہ و شبست صاف لوک پیکانش
درشت قاف ناف سازہ شیش اگر در خواب بر عدو دشمن بر و عجبیکہ در میداری
سرازان در طہ بیرون اور دساند از کند شیر بندش از کند طرہ سلسلہ میوان تاب برودہ دوستہ
تشنہ بہ خون اعدایش با تیغ عمرہ خوابان در یک کا سخا نہ آغہ برودہ زہا کانی بہ پلارک عاشق تارک بہ
دو بیت سپرد و در تقسیم غنائم تہر و جرات غنیمان را غنیمت شمرودہ مشنومی

بر انگشت چشم شیر بدر	آورد و در و غار کا سر
نیت بر دین زبان کفر و باز	ظفر از تیغ اوست قصہ طراز
اہل از دست انگشت ہر دم	زخم ریز و چو خورشید ہر دم
شہ سفتہ است در دل شکار	چون بزہ کرد آشتا سوار
قبضہ از دست او گرفته قضا	از کمالش ز جہت تیر خطا
چہ قلمہاے دست کردہ قلم	تا ظفر نامہا کست نہ رقم
بچیکس تیغ کین نراندہ چنین	آرزو ماے خشم کشتہ بین
ساغر ش زہرہ خورشید ہر دم	مے چکاند نیرم و رزم مدام

مہر شیر خوارے خفتا لبتش

بیشہ رزم باغ و بستالتش

ششم سخاوت کہ کثرت گئے گفتش تنگی در جهان نگذاشته الا در دل بدان و مان و مان و مان و مان
 از دوسے عیب ہا کرشیدہ چشم بد بیان بستہ۔ و غلہا کہ از دیگر ہا بروا شتہ برو مان سخن چندان
 گذارستہ بیچکس از و الا ہمتان تشریف خطائے چنان نذر دشتہ کہ دستے بان دراز نشود و بیچکدام از ماندہ
 گزراں و یک سخاے چنان نہ پختہ کہ حرف گیری غاصے زبان و طعنہ نگرد و در طبع از و استنگان یا
 ہنگام سولی۔ فلک ماہ و خورنوارہ خور خوان لوال۔ کوتاہ و شان بلند سودا انچہ شب خواب بینند
 صبح از تعبیر باغ سخاوتش گل مراد چہند۔ بے نیم ہمتش گلباے شگفتہ از شاخ میر ویز ناخچہ ^{پست} بر خور دہ
 مشت نیفتاد و در تیر بان فاقہ زربہ سپید ناز گزشتہ عطاشاہین میزان رت لابرشار و آرزو ہا
 در کشیدہ حصول ^{در آخر} اتنا ہم علم خبر بدہ وصول جہرے سخاوت عرق گوہر ریش۔ واکیرے آفتاب
 گرم تلاش نہ پختش اگر دریاست بنجاک نشاندہ دست اگر کانت باب رسانیدہ اور۔

ابیات

برکت او برات جود و نوشت
 گشت امید عالمی سیراب
 پوچ گرد وورش حباب سا
 انتظارے نگشتہ تکیہ گہش
 در دم غرق کیے تابی
 پیش جودش ہنوز تقصیرے
 دو جہان را یک طلب بدہند
 نقد صد گنج صرف کیے ہ است

چون تضاد و جود و نوشت
 کف و قلم است جود و حباب
 لافد اپیش از پری دریا
 وعدہ اوشہ و وفا پمش
 ماہ در زیر سکہ شاہی
 ہمہ می آفتاب اکیرے
 سالان بر سوال لب نہمند
 کترین بدل ملک شہر و دہ است

کارے افتاد ابرمیان را دیدہ آن دست گوہر افشان را
 ہفتم صورت پیا و طلعت بہمان آرا حنیکہ از ابرہیم علیہ السلام پیوسف
 میراث رسیدہ بود۔ و تا غایت و ترقی غیب و ولایت ماندہ۔ اکنون وز کارامات
 پیار از تسلیم ابراہیم نمود۔ اہل نظر مینمایانیکہ چشم تماشایش گذارند و ارباب محبت
 بیدانیکہ دل بقولایش پیار در جہہ بہ درخشاں شعل وادے کلیم عارضے اشک فغانی گذار
 ابراہیم۔ بافسانہ قافتش خواب ہامہ نہال۔ و چکایت خرامش لفظ ہامہ پامال۔ و در عشرت
 جنتش دلہاے خرمین بے غم۔ و در بہارتان طلعتش نگاہے پرمروہ پریم پروردگار
 بسرے خوار جام جمشیدیش و ماہ طلعستان در زیر دام خورشیدیش مینموی

Hypocinch bark

دیدہ خورشید زار از روش	سلیستان مشام از مویش
دست بردل ز طلعتش خوبی	پایے در گلن قافتش طوبے
عارضش نو بہار باغ ارم	دوغ پر دانگی سپر اغ حرم
کرد آئینہ را تجلے خرم	از مہر و مہر ساختش لبریز
گوہر عشق را دلش محزون	و آہ حسن را رخس خرمین
این تصرف نہ مہر داشت نہ ماہ	ہر نگاہے کہ رفت داشت نگاہ
درد دل بسر ان تصرف ازو	عشق یعقوب حسن پیوسف ازو
پیش رویش بہشت ساختہ و	حبذا خوبی صاحب این خو
مے مہرش حصار بکوشم باد	ساغر خوش پرست نو شمع باد

ہشتم سیرت پسندیدہ و اطوار برگزیدہ۔ صاحب خلق و کمال جامع صفات جلال و
 جمال بر مطالعہ تالیف افقتش بیگانگان خارج متن آشنائی۔ و بر جادہ پیرو کے پیش رویش

خضر تشنہ وادئے رہنمائی۔ آب سحاب تدبیرش ہم نشاندہ خیاب لہج و عناد و ہم دریا
 نہال صلاح و سادہ ریزہ خوارئے خوان تیش کی نعمت سیرش می۔ و چاشنی گیرئے شہد
 رافتش مورث لذت دیرش می۔ ریحلوہ ہائے راسے پیرش نور و دیدہ ہائے ہار۔ و لمبہ و نجم شمع
 ضمیرش گلوئے آفتاب و فشار۔ تند باران سحاب ہمالش را حباب ان۔ و مٹون قضا بخائیدن
 ز بحر عیدش کند دندان۔ از تصور نازکیش شیرین در رو ساختن۔ و از تنقل کرد بادش کوہ
 و کمر با صفت۔ با ملامت خوئے خوشش حریر میں خشن۔ و بار ابریمہ کار و خلقش تمیم خشن
 پیتی در کشاکی عرصہ خاطر گوشہ نشینان لگا ہے در پاکی پر وہ چشم خدا مینان۔ ابیات

تشنہ جوئیت بسر کر متش
 جلوہ از قاشتش طرازش را
 کوہ کا ہے رنگ تکینش
 بگذر و بریش شود شیرین
 سفر را از استخوان کہ میدانہ
 کہ کش خجالت از تغیر حال
 لشکد طاق عہد و پیمانش
 برو و مشتش آنکہ خود را باحت
 و آنکہ نشیب از زمین چو شیبہ

نمک عمر شہد حشرش
 چشم بر افکش نوازش را
 قہر طرے ز صفہ کینش
 گر سخن ہائے تلخ دہر آگین
 چربے زیش چون سخن راند
 در جہان بیت آن نشاط و طلال
 بشکند آسمان و ایو النش
 ساخت کار آن کہ کہ باو خست
 آنکہ رخسار او شد وید

سہ ہم توفیق کسب حاصل و کمالات۔ باند ازہ طبع و قوادش بلند آسمان کو تہا اوج
 و باغور فکر نقادش نذر دریا تنگ موج۔ بہر نغمہ ہائے داؤوسی موم کتنہ دہکما آمین
 و بر طوبت تراہائے باد بدی از مغر زہد بیست چین۔ و گلشن بزم ساری جہم نہر گل نسیم شاگردی

در تارک آرائی۔ و در صفحہ رقم طراز می صفحہ عطار و در انتقظہ امتحان قلم رتبه افزائی ببلبل اگر
 بنقات نقش او نقش بر آئینہ و کمن ترانہ خود را با حرف برگ گل از منقار بیرون ریزد و بشد
 فصاحت چاشنی بلاغت در کام دربان اپناشتہ و بکلید طلاقت قفل بکنت از دریان
 برداشتہ برو شش نیایش شام طبعان در صبح طراز می و بر سائے ادایش کو تاه در کان
 در زبان درازی۔ و دسترس بمعانی سرکہ کجاست فطرتش بر طاق بلند نمادہ و قدرت خریدار
 الفاظ بجزیرہ کرات؟ فصاحتش بہ بیجاگی قیمت دادہ عبارت را پاکشتہ لو لوے عد
 و الفاظ را نوے فیروزہ کمن۔ ایات

از غوسے سی جیبہ ساخته تر	تا بجا ماند آبروے مہر
ز خالص سخن بدولت او	فکر مس کیمیا طبیعت او
عقل را آورد بیرون ز خمار	جام لفظش بہ معنی سرشار
حاجت فکر ما از دست او	منع شان کرد ز خستہ خطا
پُر بہا گوہر لیت ہر سختش	گوشت بہنادرہ چشم برہنش
چرخ لیت از علو کفشارش	شعری از نقطہ مائے شغارش
بہ ادایش او ارسید نہا	عاشق گفتش شیند نہا
کہ جزا وز دہ نام استاوی	کوس شاہی بہ بام استادی

ز پے شہر یار عادل۔ کامگار کامل۔ موم دل۔ آہنہین پیمان۔ بنت یکا۔ عطا گر
 کوہ وقار۔ گاہ نقار۔ دل رام کن۔ خاطر شکار۔ شیرین گو۔ تلخ شود عفو کار جرم در وطن
 در دل غریبان سازد تواضع زیب و پر داز۔ دل رعنان صبر از پے دوان۔ از مہر بکنار دہا
 در بیان یوسف زنج حسن نپاہ۔ ابراہیم نام کعبہ در گاہ کازر و زازل در دیوان دہش الہی پیچ خیز باد

خدا را پاس
تفصیل و
لفظ و جملہ
ردیف و
حصول
است مرز
باشو
ترتیب
ملک الک
از سہ
با وجود
کرفتن
برابر
را این
فرانزوا
مہربان
گزندہ
خاکسار
فرست

تقصیر زلفہ - وہ ہرچہ دلپذیر و خاطر خواہ او بود قلم تقدیر بران فتنہ - سال و ماہ عمر ابد
پیوندش در سیر خیابان عشرہ سوم - و غلغلہ مضائل و کمالاتش در مغربا کتان نہ پیمونم کاغذ
نعت آفانکہ بر خوان ہنر باتادیش ایمان نیارند - و تخم شکر شاگردیش در زمین کام و زبان
نکارند - زبان شکر خود کراست بہ ہندل زر و سیم ہمایاناسے ہنروران نگین - و بخشیدن یعنی
و مضامین دیوانہا شاعران نگین - باطمار یک و معنی از جملہ معانی الفاسے کہ در جیدہ
اشعار این شاخوان ثبت است اشعارے میر و درویش و در تعریف یوز فرہ و ہندست اس
لاغر شکر چید گوش گزار استادگان مجلس بہشت نشان بہشت شاید کہ در خاطر ہم گذشتہ
باشد کہ طبیعت عالی بکاہلی از خود راضی نشدہ - و الا خیال را قوی و فکر را صید افکنی
ہست این معنی را غیرت فرستش دریافتہ بدہم قریب بہت و سیستی و تشبیہ بر سارین
بیان رفت - یکے آفانکہ اگر این یوز را بزنجیر رک و پے صد جا بکسل منج و اعمانید بدہم
کہ جملہ می از جلد پیر و ن جہد - دیگر آفانکہ ضعف و نالوائے این اسب بجا بہت کہ ہنگام تصویر
ہر گاہ بر قلم لغزینی دست و ہد او را پادرا فتادہ کردہ و از بر زمین نقش بندہ و قسم برستی کہ
درین سخنان تکلف نیست - و این طور سخنان لفظی در خوب برداشت و دریافت حوصلہ است
و اگر نہ معانی از ان گران تر است کہ با سنگینی برگردن تو انایاں سخن نہند - از باب تعداد
صحت کتابخانہ کہ مکان فیض الہی است و مکتب خانہ اوستادان یعنی عینی شاگردان اعلیٰ
فل الہی روزی با تجفیس آنجا کہ ہمہ جہد عایت و مناسبت مرعی است دیوان عدل داد
در ایوان مجلس و نشاط درستان میدانند و دیوان دارے جو دو سخا در خزائن و غور
فضل و ہنر و کتابخانہ مقرر است فی الحقیقت غائب شدگانے کہ مغر خود را در پوست کشیدہ و
نام نہادہ و تنگ ہم نشدہ اند یعنی از حاضران و سفید اند - تعلیماتے کہ در باب شعر و شاعری شہید

شذاز پاس اقتضائے مقام و متانت بناے کلام و اشراح و افتتاح و النیام و اختتام و
 تفصیل و توضیح و اجمال و ابہام و سنجید گئے عبارت و شوخیئے اشارت و حثمت معنی و جوت
 لفظ و چپائے ربط و تنگ و رزائے حروف و کرسی نشینئے ترکیب و بست قافیہ و پشت
 ردیف و تلاش کینیت و صافئے سینہ و پاکئے زبان و عقریزئے سحر خیزئے خواب زارئے
 حصول و در یوزہ گرئے قبول و اشال انبیاء و خطبہ کتاب نورس کہن سرا جہان انور پر آواز
 است مرقوم گردیدہ۔ سند الحمد کہ ہمیں تشبیہاتش در پیرانہ سری بہ ترقیات جوانی مے نازم و
 باشسواران این فن عثمان بر خسان مے تازم و چہ ترقی ازین زیادہ خواہد بود کہ آفتاب
 تربیتش پر تو عاقلست انداختہ خفائی رابطہوری ساختہ۔ و در نخل پیراے گلزار الہیم اینار
 ملک الکلایت کہ معجزیل اینار است۔ و در عیش انور انوے اصل و سحرش دوش بدوش اعجاز
 آتے زور شاد و رئے قطره یہ باز و موج دریا ست و رو شائے ذرہ یہ پر تو خورشید جہاں آرا۔
 باوجود نخل ملک گیر می و رعایت احوال عیایا و لشکری با رجکت گرد می یعنی استاد عالم برگردن
 گرفتن و زحمت تربیت شاگردان کشیدن غرض التفات و حرمت است ہم بخلق و در ذکار ہم
 بر ارباب استعدا کہ قابلیت آہنا ضائع نہاند و اینہا بخط وانی بہرہ مند گردند تا شفقت و عطو
 را این پایہ بنائند بخت پادشاہی بر آمدن دست نہد و تا در ترجم و مہربانی دریا نشود گوہر دارانی و
 فراموشی کف نیست تصدیق پادشاہان مہربانی و شفقت است بعضی طول ملک مصرعہ شہنشہ تراکو
 مہربان ہمہ جہتس بر رخ ہر خندید و دیگر گیر بر رخ بساط اشک خمیدہ طفلے کہ انگشت مہربانیش کشید
 گزندہ پستان مادر نہ گردید بتقریب سرف مہربانی از نقل مہربانی کہ نہ افتخار و جمل اعتبار این
 خاکسار بمقدار است علم زیر زبانی وار و از انجا کہ عجز را با غرہ گفتگو نیست وقتے در کمین گاہ
 فرصت معروض شد کہ محرومے سعادت بساط لوسی چون نخل بے صبران از حد گذشت و بار

سہ ستر طہوری
 زہادہ عمر اہ
 بہر نعمت کافر
 م و زبان
 شید ہنری
 کہ کہ جدیدہ
 است اس
 ہم کہ گشتہ
 صید افکنی
 یہ برابرین
 نید نیم
 ہکام تصویر
 ہم برستی کہ
 حوصلہ است
 باب اعتبار
 گردان اعلمت
 بدل و داد
 نہ وغیرہ
 ت کشیدہ
 ناعری شہید

ستہائی بردوش بکرومان خوش گراست۔ بہ عبارتے نکلیں تڑا شوہرست فرمود اگر تنہا
 بودے چنین بودے چون شریک داری مینویان ساخت کسی چہ ساز و سمیت
 یکیت جان در و صد ہزار گریب زبان فصول چہ سازم گفتگو نیاز
 اگر بفرج عشرت غربت پر دازم خلتے راز وطن برے آرم و تابان رشک ہم ندازم و اگر از نیوف
 زبان سے ہم بختت بختے آشیان در ماندگان تیرسم و بختد بریر ہم ہم نیم مثنوی

مکمل عیش و عشرت است دکن	لب بہ غربت فخر حرف وطن
نیت لکھنوی روز و صبح غیب	خند و لا انشراح شام غریب
نغمہ اسے غریب ریخت ساز	بت آسے شہ غریب نواز
درغن کر کشید معترز پوست	لقد محض غریب دار دوست
فرستن از کوئے انصیب باد	پچکس در وطن غریب مباد
مست صورت وفا و وفاقی	دہر مارا بختش <u>تریاق</u>
صیت خود را کہ سر بہ کشور داد	بہر تخیس ہر ہر در داد
قیم جان بہ زندگائیے او	کو چیز او کس بہ مہر یا لے او
نامہ در خواندن منہر پویان	نفل در آتش بھل گویان

اگر عذر و راز انہی گفتہ شود کوتاہی باشد این مع و شنائی دیگر ان نیت کہ عذر تطویل
 کلام باید گفت و فحلت اظناب باید کشید سامعہ در سعادے نیفتادہ کہ در شکر گذشتے ناطقہ
 نہادش شد و از شاد اسے گفتن شکی نشیند ہنوز سے فہم اما چون آخر سکوت عجز بہر
 دمان سخن خواہد بود و عاہم اسرام کہہ ختمام بہ مصرعہ کو جابت لب آہین باز کن غزل

کعبہ الی دل ابرہہ سیم باد	قبضہ نیچہ ہفت اسلیم باد
---------------------------	-------------------------

پیش قدرش چرخ و تسلیم باد
کاف سکرش را اختلاط میم باد
نیک و بد را شرف و تعمیم باد
عیشها سر عالمش تقسیم باد
حاسدش را دل و نیم از بیم باد
خوشه چین سر بن تسلیم باد
غیرت گلزار اسرار بیم باد

از نه دوست دست بر زمین
همتش ترکیب لفظ کیم خواست
نفی تخصیص از سخاوتش نیست
تا پذیرد و عیش و عشرت انقسام
تا به کیتا جمله را امید هست
عقل کل در مزاج اشادیش
دستان شد منم بستان چش



مذاکر تنه

یت

ریاز

اگر از نیوف

میشوی

ن

ب

ز

ا

و

و

و

و

و

عذر تقوید

ارگنداری ناطق

ت عجزه

بن غزل

الوارسیلی

این کتاب را حکیم روشن راے بید پاے برہمن برنام راے جہان آراے و اشکیم
 ہندی کہ مالک بعضے از ممالک ہندوستان بودہ بزبان مہدی تصنیف فرمودہ و
 کہ در سادہی شروع ششم از سبب آن قزوہ لک بیان کردہ حکیم مذکور بنامے سخن را بر
 اساس مواظفے بنادہ کہ بادشاہان را در سیاست رعیت و بطباط عدل و رفت و
 تربیت و تقویت اولیاء دولت و دفع و منع اعدائے مملکت بکار آید و اشکیم
 کتاب را قبلہ مقاصد و عمدہ مطالباختہ بمقتلح مطالعہ آن پیوستہ افتتاح ابواب
 حل مشکلات و کشف منضلات مینود و رو این جو اہر قیمتی در زمان اواز دیدہ ہر کس چون
 گوہر شاہوار در خلوت خانہ صرف نہان بودے و چون بصل بدخشان از صمیم کان
 چیز ہزار خون جگر چہرہ نمودے و بعد از و ہر یک از اولاد و احفاد کہ بجایے دے
 ہر سریر سلطنت نشستند ہر طریقی سلوک داشتند در اخفائے آن کو نشاندے و
 باین مہم مبالغہ نسیم فضائل آن عتاب اطراف جہان را چون حواشی گلستان معطر ساختہ بود
 و ناذر شکستہ افشان مناقبش شہادت مستحقان رونج اخبار و اہتمام را معبر گردانیدہ نظم

ہر چو شکستہ بود شک اگر نہان ماند ز فیض رایجہ او شام را خبر است
 میشود لعل و جوتہ خورشید زمان مان اثر نور او زیادہ تر است

تا در زمان کسری نو شیروان این خیر انتشار تمام یافته که در اثر این ملوک منبذ و تان کتابت
که از زبان بهائم و سیاح و طیور و حشرات و وحوش جمع کرده اند و هر چه سلاطین و درباریاست
در خدمت شاید و جهانداران را در رعایت قوا و عداوت پادشاهی بکار آید و در مطایبی و اوراق آن ایراد شود و آن
را سرایه پر مغنیت و وسیله نهضت می خوانند نو شیروان که استخار جو بیار معدلت از باران احسان
او سر نیز بود و طراوت گماند از چمن الضاف از قطرات مطار عاطفت او افزود و بهیت
جهان گشته از عدلش آراسته و زان گردید او بر خاسته

رفته تمام و میل بالا کلام بمطالعہ آن کتاب پدید آمد و بر زویر طبیب که مقدم اطباء پارس بود
با تلماس نو شیروان به منبذ و تان توجه نمود و در آن متناوی استخار بود و بالذات حیل تدبیرات متنگ
نموده آن کتاب را بدست آورد و الفاظ منبذی را بلغت پہلوسی که در آن زمان بان سلاطین
ایران بدان مکلم بود ترجمه کرده بخد مت نو شیروان رسانید و بموقع قبول شرف استخوان یافته
رتبه آن در حضرت شاه باقی معالرج کمال رسید و نهائے کار نو شیروان در آثار انظار
عدل احسان و تیغ بلا و توکین قلوب عبدا و بر مطالعہ آن کتاب بوده و بعد از نو شیروان
ملوک عجم نیز در تعظیم و احتفای آن مبالغه نمودند و ملا مانیکه خلیفه ثانی از عباسیان ابو جعفر
منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم خبر آن کتاب شنید و بخصمیل آن
شعف تمام نظر ورسانید و بلطائف الحیل نسخه پہلوسی بدست آورد و امام ابو الحسن
عبداللہ بن متغ را که سرآمد فضلائے عصر بود و فرموده تمام آن را از پہلوسی تجاری خرید
کرد و او را در مطالعہ داشته اساس حکام خلافت وینا سے شرائط عدل و رافت
بران فصلح و وصایا وضع می فرمود و دیگر باره ابو الحسن مغرب احمد سامانی میکہ
از فضلائے زمان را امر کرد تا آن نسخه را از زبان عربی فارسی نقل نموده و

رو کی شاعر نغمہ مودہ سلطان آن را در ستم نظم تنظیم داد و دیگر ابوالخضر برادر
بن سلطان محمود از اولاد سلطان محمود غازی غزنوی که محمود حکیم سالی است مثال
داد تا انصح البلی و ابی الفصحی ابوالعالی نصر اللہ بن محمد بن الحسین روضہ العبد روضہ و زاد
فی عرف الفروغ فتنہ آن را ہم از نسخہ ابن مقفع ترجمہ فرمودہ و این کتاب را ابوالخضر
در ستم مشہور شدہ ترجمہ مولانا شاد الیہ است و الحق عبارتست در لطافت چون جان شیرین
و در طراوت چون مرجان رنگین - الفاظ و لغز بیش چو کرشمہ شکر لبان شورانگیز و معانی جان
غزایش چون طرہ نیر خطان دلا ویز نظم

حروفش چو زلف بتان چگل ہم جاے جانست و ما و ادل

معانیش در زرب حرف بیاہ درخشندہ چون مهر و روشن چو لہ ہر
سوادش را کہ کل الجواهر معانی عبارت از آن است بر بیاض صفحہ ویدہ ہا ستمے توان داد
بیاضش را کہ غرہ صلیح فدا دانی اشارت بر آنست بر سواد چشم جہان میں ان جلوس بیت
سزد کہ کتاب یو انتر اخلد کش سواد نسخہ او بر بیاض دیدہ حور

و یا آنکہ سند شمیمان بارگاہ انشا و تعریف حسنات کلمات تحسین بلاغت ترکیب آن
مستحق الکلام اندر معصومہ

و ان القوکل ما قالت حدلم جو کلمات خاصہ
نما و بسط ایراد غرائب نجات و اطرا کلام مجاسن عربیات و مبالغہ و استعارات و تشبیہات
متفرقة و الطائب اطالت در الفاظ و عبارات مغلطہ خاطر متبع از انند او بعض کتاب دارک
خلاصہ فی الباب باز میماند و طبع قلمی نیز از عہدہ ربط سبہای قصہ بمطالع ضبط او اشل
نخواستہ آن بیرون نمی آید و این معنی ہر سبب است بموجب نکات خوانندہ و شنو ندہ خواهد بود

خصوصاً درین زمان لطافت نشان کہ طبع انبائے آن برتمہ لطیف شدہ کہ دوا علیہ اورک
معانی بے آنکس برضہ الفاظ جلوه گر با شدی دارند فکیف کہ در بعضی از الفاظ تبسح کتاب
اوت تفحص کشف معانی آن محتاج باشد و ازین جهت نزدیک شدہ کہ کتاب بے بدان
نفاست متروک و محجور گردد و اہل عالم از فوائد آن بے بہرہ و محروم مانند بنابرین درین
وقت جناب امارت آب کہ ذات صافی صفاتش جوامع کمالات را جامع است و صفات
سامی صماتش از مطلق مضائل و معانی طالع صاحب ہمتی کہ با وجود تقرب حضرت سلطان
زمان و خاقان دوران باسط بساط امن و امان نامشمار تارخیر و احسان آفتاب برج خلد
و نا جباری بر جبین ریج سلطنت و شہر یاری بیت

قرۃ العین سلطان شہر یاد فخریت شاہ ابو الفادی مغر الملک بنین سلطان حسین

خلد اللہ ملکہ و سلطانیہ و منظور نظرات عاطفت کیمیا خاصیت آن حضرت بودند
دامن علوم و از غبار زخارف و ما اشیو الدنیا الا کمناہم الغر و برمی نشاند و صیغہ

دل بغیل با بیت

بہ نیرنگ این پنج روزہ خیال کہ نادان نہند نام او ملک مال

مردم نمی سازد و مضمون این کلام سعادت فرجام کہ بیت

خوبتر چہرہ قدرت نماید خیال خلعت عفت بقدر کامکاری خوشتر است

نصب العین احوال خود ساختہ اسعاف مطالب مظلومان و اسجنح آرب محرومان با

وسیلہ افتناء و خیرہ آخرت می شناسد و از فحوائے تذکرہ باہر کہ بیت

دو روزہ مہر گردون نہایت زین نیکی بجایارن نیست شمار یارا

خود را بغافل موسوم نمی دارد و هو اکامیر الا عظمہ مستجمع الفضائل و المعانی

بَعْلِي الصِّمَّةُ الْمُخْتَصِي مِنْ مَوَاهِبِ الْمَلِكِ الْكَحَلِ نَحْمُ الدَّوْلَةَ وَالْدِّينَ أَمِيرُ فَيْحٍ أَحْمَدُ
الْمَشْهُورُ بِالسَّهِيلِي رَزَقَهُ اللَّهُ الْاِخْتِصَاصَ بِالسَّلَامِ السَّالِمِ الْإِيْمَانِي وَالْكَسَالِ الْكَمِيبِي
كَبِي تَكَلَّفَ سَهِيلِي سِتْ اَزِ مِیْنِ مِیْنِ تَابَانِ وَخَوَرِ شِیْخِ اَزِ مَطْلَعِ مَهْرٍ وَفَادِ خِشَانِ مِیْتِ
نُورِ سَهِيلِي تَا كَمَانَا بِي كَمَا طَالَعِ شَوِي نُوْرُ تُوْبِرِ هَرِ كَسَمِ تَابِ دِشَانِ وَ لَمِیْتِ

نظر بقیم فوائدا نام و تکریر نافع خاص و عام اشارت عالی ارزانی فرمود که این کیفیت ہے است
و حقیر اندک بضاعت حسین بن علی الواعظ المعروف بالکاشغری آید و سر کتاب باللفظ
الخصی جرات نموده کتاب مذکور الباس نو پوشتا سید و زیاده و آیات معانی آن را که در حق
الفاظ معانی و حجب کلمات مشکاک محبوب و ستور اند بر مناظر عیارات روشن و عرفان
استعارات لطیف جلوه دهد بحقیق که دیدہ ہر بینائے بے نظر تحقق و تحقیق نظر تو اند
از جمال آن نازنینان حبل بیان ہرہ گرفتار و دل ہر دانا را بے کلفت تخمیل و
تخمیل کلفت می شود از وصال آن ناز پروردگان جگرہ ضمیر پر خورون مشغولی

چنین گفت مرد و خندان بن کہ اے باغبان ریاض سخن

درین روشہ پاک مینو نشان درخت معانی بنوع نشان

کہ ہر کوہ خور و میوہ زان درخت نشاندہ را گوید اسے نیکیست

درین باغ خوش سیوا تر است بر بیاسے از یکدگر خوشتر است

و چون ان مثال مثال ان عظیم المثال چارہ نہ بود و نکته حکمت بیانہ از مطلع نور سہیلی روینو بیت
چو حکمت است معانی بقول شاہ عرب اگر نور سہیلی عیان شود چہ عجب

بعد از آتخارہ و الاستجازہ ہر بن معانی اشتغال رفت و آنچه از عالم غیب بر زبان قلم
و قلم زبان جاری شد رقم ثبت یافت - و بیاید و الت کہ اساس کتاب کلیلہ و دین

حکمت علی است و حکمت علی عبارت است از دانستن مصالح و مفاسد حرکات ارادی و افعال
 طبیعی نوع انسانی بر وجهی که مودعی باشد بنظام احوال معاد و معاش ایشان و تقسیمی بین
 بکمالی که متوجه آئند و این قسم از حکمت و تقسیم اولی بدو قسم تقسیم نموده سیکه آنکه راجع باشد
 باین قسم علی الانفرادی و دوم آنکه راجع بود بآر و بی بر سبیل مشارکت اولی بلکه جمیع او با هر
 قسم بانفراد بود و شرکت دیگر بود و در آن باب تصور نباشد تهذیب اخلاق گویند
 و ثانی که راجع است با جمیع عتبه بر مشارکت باز بدو قسم انقسام می پذیرد سیکه آنکه مشارکت
 در منزل و خانه باشد و آنرا تدبیر منازل خوانند و دیگر آنکه مشارکت در شهر و ولایت بلکه در
 انکلیم و مملکت بود و آن را سیاست مدن گویند و کتاب مذکور مشتمل است از اقسام ثلثه
 مذکور برین قسمه و انداز فو عین آخرین و آنچه معلق بر تهذیب اخلاق دارد در دو قسم مذکور
 نیست مگر سبیل استوار و سبیل حسن و ایراد بر نه از یکایک اخلاق را بحال بود و ناخواسته که
 تشریحی با مضامین کتاب راه یابد لا یرم متفرعن زیاده ای ابواب باشد و بر همان منوال که حکیم
 هند ایراد کرده التزام نمودیم و دو باب اول از کتاب که در آن زیاده فائده متصور نبود در اصل کتاب
 در ظل نداشت احتفاظ کرده چهارده باب باقی را به عبارات روشن آسان ثبت ساختیم و حکایات
 را بطریق سوال و جواب از اسائے و بر همین پستور که در اصل مذکور بود و بقیه کتابت
 را آوریم و قبل از ایراد ابواب اقتضای حکایاتی که منشأی سخنان همان تواند بود
 از نوزدهم و استقیم و بعد ماکثره در عبارات کتاب مذکور بهجت اخلاق
 الفاظ است اگر در تالیف این رساله عنان بیان از شایع انشاء قمر سلان سنج
 ابداع شش بیان بصوبه تنزیل منطوف باشد و اندر واضح خواهد بود و نیست
 من که این در مسالای سنته ام آنچه گفتندم بگو آن گفته ام

دیگر آنکہ در اثنا سے حکایات از اجناس کلمات عربیہ با یاد بعضی آیات احادیث
مضروبی الذکر و آثار و مثال مشہورہ اقتضای نمودہ متعرض اثبات بیات عربیہ
وجریدہ سخن را بجوہر اشعار فارسی کہ چون ترکیب زر و گوہر صفت ترصیح دارد و زیور بند

سخنزار ابد ستور خرومند ز نظم و نثر باید داد پیوند
کہ گاہے طبع ازان آرام یابد ز مانے زان و اگر ہم کام یابد
و در محل اثبات ابواب ہر جا کہ ایراد حکایتی و انشائے مثلے مناسب آمد نمود
بنابران ملاحظہ کہ مصرعہ

بر دست گل نیز بہ بندہ گدا

باقدام جبارت برسبیل تفرق اقدام خواہد رفت و این فقیر اگرچہ در ارتکاب این
تالیف خود را ہدف سہام تلاست می بیند اما زبان نیاز محکمہ الکافور مغل و
در دیوان اعتذار بوقف عرض بلغائے فصاحت شوار فیضائے بلاغت قرار
میسازد و مقابلہ مقالہ لازم التمدید مکتف فقد استعذرت بقولہ افصح التمسید من تصف
استطرت فرو میخواند نظم

دیدہ الفضاں چون بنیاد و در شمر و گرچہ کہ میستابود
من خجلم از عمل خام خویش تو بملامت مکنم سینه ریش
در روشن مرئ آزادگان نیست و اطعنہ بر افتادگان
چشم نہرین بود از عیب پاک بے ہزار عیب کند زوچہ پاک

در بیان جزائے اعمال بطریق مکافات

و بشیم از رستے تعلیم بید پائے حکیم را دعا لعنت و فرمود کہ شنیدم داستان

فریسیہ وکامچوسے وآن شئے است مرخروندان را در آنچه میان طوکت خدمتکاران نشان
 انداز خلاف و حیانت و غفرو عقوبت و مراحت بتجدید عنایت و مرید عقیدت بمرم
 امین و کافی جهت نظام ممالک و ترتیب مصالح و غلونا کردن و در جانب باطل و مغرب
 شدن بمن حق و مواب و فوائد این حکایت از سر حد حساب بیرون برداکنون فرمایید
 داستان کسی که براسے صیانت حال و رعایت نفس خویش از آید و دیگران و رسانیدن
 مضرت بجانوران باز ناپسند و پسند سر و دندان در گوش نیکو و نالایم مثل آنچه از
 صادر شد گرفتار گرد و حکیم فرمود که بر آید اسے حیوانات اقدام نماید مگر جابلے
 که میان نوح و ظلمت شر و فائدہ نفع و فائدہ عذوق و تفاوتی نتواند کرد و حکیم جہالت و
 بادیہ ضلالت سرگردان شدہ از خواستہ اعمال غافل باشد و نظر بصیرتش از خواستہ
 امور قاصر ماند و بکنہ مکافات میناگرد و ایا آنکہ دیدہ سرش بجل الجواہر و توفیق ازلی
 منور است و گشتن و لٹش بروایح ریاحین عنایت لم نری معطر ہر چہ بخوبی نشین
 نہ پسند و در باب سمچون خود سے چگونہ روا و اور دیکھو

پسند یکس آنچه بخود و پسند ہی

و بیا بدانت کہ ہر کردار سے را جز اسے مقرر است و ہر آئینہ را بآب آن بسد و تباہ
 کہ در میان افتد و فرو نہاید کہ بفرما سے ان اللہ یمنہ و لا یمنہ شاید امالی باشد لیکن
 اہمال نخواہد بود و سہ روزہ صحت اہمال است و اندیشہ نایافتن سزا و جزا خیال محال ہر
 کہ در مریضہ عمل بکار نہ بے نہاید کہ بر آن ہر و در نہ پس کہ طلب کنی و در آیت تجریم کی لکار و باعی
 خواہی کہ تریج پدی ناپسندیش تا بتوانی بدی مکن از کم و بیش
 چون نیک و بد تو با تو سیکر و باز نگاہ کہ چہ کار سے کنی و در حق خویش

و اگر کسی خواهد که بد کردارے خویش را بمکر و تلبیس پوشیده گرداند و فرق و شعبه
 خود را در لباس نیکوکاران جملوه دهننا بحدیکه مردمان بر او شاگویند و ذکر محامدا و در
 اقطار و آفاق سائر شده بدو نزدیک برسد و بدین وسیله نتیجه افعال ناپسندیده برگز از او
 مصروف نگردد و ثمرات خیرات باطن و دنیا کی صمیمه دروے رسد چنانچه و هتقان تخم منظر
 مثلا در زمین افکند و روے آن را بنجاک پوشانیده چنان باز نماید که در این بین نیشکر
 کاشته ام و همه کس اعتقاد کنند که در آن مزرعه نیشکر خواهر است بے شبه بدین حیلہ زراعت
 وے متغیر شود اگر پشت و همان تخم مختل که کاشته بر نحو و بطور خواهر رسانید و شنومی
 چونکه بد کردی تبرس این شش زانکه تخم است برویاند خداش
 چند گاهے او پوشانده که تا آیدت زان کرداے به حیا
 و ادحق مان از مکافات آگهی گفت این عذقم به عذنا به
 و شاید که چون کسی حقیقت مکافات دریابد و سر آیه فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَرَهُ وَمَنْ يَعْصِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ در دل وے سرایت کند از بدیها عسرا
 منوده سوے نیکی و گراید و از ستمکاری و دل آزاری تو به کرده سلوک راه شفقت
 و رحمت پیش گیرد و مصمم

وین نیز بتوفیق تواند بود

و از نظایر این کلمات و امثال این مقالات و داستان شیر صف شکن مرد تیر افکن است
 وے پرسید که چگونه بوده است آن حکایت
 گفت آورده اند که در ولایت حلب پیشه بوشتن درخت بسیار و محتوی بریاض و انهار بیت
 گل بید و شاد و سرو و زندگ بهم در شده تلخ و در تلخ تنگ

بجست ذره بهر شکر آگهی که در دست خنده بریدی کا

دورانِ مہیشہ نیرے بود مادہ و سہرے تیز چپک پر غاش را آمادہ پیل تھے کہ ہرام فلک
چون گوشکارا بودے و شیر ہزار شکوہ مصلحتش چون فزین بخت الترا می فرار نمودے نظم

چو بنمودے بوقت خشم وندان شدے از پیش چون آستان

دو چشمش چون دو کانون پر آفر و مالش همچو غارے پر ز خنجر

ہوارہ بخون رختیں مشغول بودے و پنجہ و دمان بخون جانوران بیا کو دیہ گوشت کہ
ملازم او بود چون صورت حال بر بنیوال دیدار نتیجہ تمکاری و مقررہ خوشوارے او تیرید
و از وعید من آفاق ظالما سلطہ اللہ حکیدہ اندیشہ کردہ نخواست کہ ترک

ملازمت گیر و بیت

تیرس از صحبت آنکس کز و حلقے یار دارد بآتش ہر کہ شد نزدیک بیم سوختن دارد

دین کر وے بصحرانہا و بر کنارہ مہیشہ موشے دید کہ بچہ تمام بیخ درختے سے بر دو بدن

ازہ صفت اس کے عروق اور مفصل میا زد و درخت بزبان حال با او میگوید اے

تمگارول آزار چاہا ہر آزار بنیاد حیات مرا زیر و زبر سے سازی و رشتہا سے جان

مرا کہ عبارت از عروق آبکش است بر تیغ بیدار قطع مے کنی و مردم را از راحت

سایہ و منفعت میوہ من محروم مے گردانی - بیت

مکن بدی کہ بدی جزا بدی باشد بکیش اہل مروت بدی دی باشد

موش بزارے او التفات نامودہ بہمان جفاکاری اشتغال و ہشت کنا گاہ مار دمان کشادہ

از کمین بیرون آمد و قصد موش کردہ بیکدم اورا فرو برد - سیاہ گوش ازین صورت تجربہ دیگر

بروشت و دانست کہ آزارندہ جز آزار نہ بیند و نشاندہ فارگل مرا و خمید - بیت

بد مے کنی و نیک طمع مے دہی بخور بد نمود سزا سے بد گروہ دہی

و در همین حال که مار از خوردن موش فارغ شده در سایه درخت حلقه زد و غار پشته درآمد
 و م مار بدین گرفته سر کشید مار از غایت اضطراب خود را بروی - می زد تا همه اعضایش
 بنوک خد سوراخ شده جان بالک و درخ سپرد و سیاه گوشت از صحنه اعتبار رقص دیگر نشاند
 نمود تا چون مار از کار بیفتاد و غار پشته سر بیرون آورده بعضی از احشای مار که غذا سگ او را
 موافق بودی تناول نمود و مار سر در پرده مخفی کشیده در میدان صحرای بیابان گوی بنفشه
 سیاه گوش مترصد حال غار پشته می بود که ناگاه رو به گار گشته بدین عیار سید و
 غار پشته را که لقمه چرب او بود بر آن وضع دید داشت که با وجود حدت خار از گل
 مقصود بودی بتوان شود و جز بکلیب حلیه و کمر آرزو نتوان کشود پس غار پشته را
 بر پشت افکند و قطره چند پول بر شکم و ریخت غار پشته بمقدور آنکه باران است
 از درون پرده خفا بیرون آورده رو به درخت و صفتش گرفت سرش بر کنده باقی از
 را با شتهای تمام خورد و چنانچه از دوزخ پوسته باقی نه ماند و هنوز رویاه را فراغت
 گئی حاصل نشد که سگ جنده چون گرگ درنده از گوشه درآمد و رو به از هم بر درید
 و بفشاری از سبوح الکلب را تسکین داد و در گوشه بخت - سیاه گوش این عجیب را
 که هر یک دلیله روشن بود و تحقیق مکافات میدید منتظر حالات دیگر که از نما خائن قضا
 بفشاری صحرای آید می بود ناگاه پلنگ دید که از یک گوشه پیشه بیرون و بدو تا گار
 خرسند به نیش جان شکار دلش را از سینه بیرون کشید و قضا را پلنگ به خبر از کین گاه
 سیاه گوش بیرون بسته بود و صیاد با تیر و در کمان کشیده و سچ او نشسته چون پلنگ
 مشغول رگ دید خدنگ دلد و در بجانب و سگ افکند و بر پلنگ استنش آمد از
 پس بیرون رفت بدیث

فلک گفتا خوش ست آن قفسه دشت
نرین گفت آفرین باد ابران دست

مهنوز پلنگ تمامی از پاس در نیامده عیاد بسبب کستی پوست از سرش در کشید و سراسر
سوارے بدان موضع رسیده بدان پوست پلنگ که بغایت متش و رنگین بود طبع دست
و صیاد در آن باب مضائقه نمود هم ایشان بجا صمد و مقاتله انجامیده و دانا سے حرب
و ضرب مرد و اسلحه شیر آردار کشید و بر صیاد تاخت و تا بر خود جنیندن گرفت سرش
صحر انداخت و پوست پلنگ از زمین در بروده روے براہ آورد و مهنوز قریب
گام نرفته بود که پیش لبر و آمد و سوار بر زمین افتاده گردنش خرد و شکست مصرعه
زمان تا دو ساعت مالش نداو

سیاه گوش را این تجربه موجب نرید لقیق گشت و بملازمت شیر آمده اجازت رفتن
از ان بنیہ طلبید شیر گفت که در سایه دولت من سالیس داری و از خوان احمان و
مانده انعام بن بهر هے یا بی سبب تن ازین منزل و ترک خدمت گفتن چه چیز تواند بود
سیاه گوش جواب داد که اے ملک مرا خیالے روے نموده و اندیشه از سوادے دل سر
بر زده که در معتن آن بیم بکد احتن است و از گفتن خوف جان در باحتن رعبیت
عال ل خویش از تو منفعت مشک و ز بیم رقیب باز گفتن مشکل

و اگر محبت ملوکانه میشاے که شکستن آن هیچ وجه روا نتوان داشت و میان آرد صورت
عال را برستی باز نمایم شیر او را مان داده بر آن معنی عهد کرده بود گنده مموکد ساخت -
سیاه گوش گفت می بینم که نیت ملک بر آزار خلق موقوف است و عنان قدش باید که
بیکانان موقوف و لها به پیش جفاے اویش گشته و سینہ با بد لغ اید اے او مجرم
نصرت بیت

ترک ستم کن دندامت تیرس وز فرزع روز قیامت تیرس
 ومن بنایت ازین صورت ترسان ازین معنی ہر اس نام شیر چون ہمان زمان عہد کردہ
 بود آن سخن سخت را تحمل نمود و گفت چون بر تو ستم واقع نیست و از من ظلمے تو نمیرسد
 کنارہ کردن چه وجه دارد سیاه گوش گفت از دو جهت یکے آگے پیچ صاحب مروت
 قوت دیدن ظلم ندارد و طاقت شنیدن نماند مظلوم نیارد مظلوم
 وجودت پریشانے خلق دوست ندامت پریشانے خلق دوست
 من از بینوائی نیم روے زرد غم بے نوائیان مرخستہ کرد
 دوم مباد کہ شومے این افعال و تیرسد و من نیز بواسطہ مصاحبت مراکتب عظمت
 سوخته گردم - مصرعہ

آتش چو برافروخت بسوزد تر و خشک
 نیز گفت نوشامت فعل بد از کجادیستہ و بین عمل نیک اند کہ آموختہ سیاه گوش جواب
 داد کہ ہر کار اٹھا از گلزار خسرو بشام دل رسیدہ باشد داند کہ ہر کہ تخم آزار کار دجز
 محصول حضرت بردارد و ہر کہ نہال منفعت نشاند جز میوہ آسایش بخیند جہان را کہ دار
 مکانات است بکو تشبیہ کردہ اند کہ ہر چہ از نیک و بد یاد جوئی جواب خود بطریق
 ہمان بشنوی می شنوی

این جہان کوہست و فعل ماند سوے ما آید نہ کار صدا
 گرچہ دیوار فلکند سایہ دراز باز گردو سوے او آن سایہ باز
 ومن امروز بعین یقین صورت مجازات را مشاهده نمودہ ام و صفت مکانات
 بمعانیہ دیدہ پس آغاز کرد قصہ موش و مار و خارشیت و باہ و گد و پلنگ و سیاہ و زرد و

کہ دیدہ بود باز گفت و بطریق مناصحت فرمود کہ اے ملک موش کینچ درخت بریدہ طعنه
 باشد و مار کہ آزار بدور سانیدہ سیاهے غارت گشت گرفتار گشت و غارت گشت کہ مار را گشت
 در دام حیلہ و باہ افتاد و رو بہا کہ خون جالوڑے برخت سگ گرنہ و مار آزار و زکار
 او بر آورد و سگ بواسطہ آن بیدادی در پنجہ پلنگ شکنجہ ہلاک کشید و پلنگ بہشت
 ایذا و آزار ہدف تیر اجل شد و صیاد بسبب قصد و بے رحمی سر بباد داد و سوار بدان
 پیرحمی و خون ناحق و خستہ و گردن شکستہ بہانید۔ فعل ہر یک چون مبنی بر ضرر بود
 برسم جزا ہم مفر تے ہوئے لاحق گشت پس از بدی منہج صرف کشتن و از بدان
 کنارہ کردن عاقلان را لازم است و کار خود با صلاح آوردن و نیت بر افعال حسنہ
 معروف داشتن خسروندان را از فرائض و لازم۔ بیت

نخستین نشان خسرو آن بود کہ از بدیمہ سالہ ترسان بود

نیر چنان بجوت قوت خود مغرور بود و لبتوکت قہر و غلبہ شعوف کہ سخن سیاہ گوش را
 انسانے پنداشت و مضامین اور بازیچہ تصور میکرد و چند انجہ ازین باب دم مہدیہ
 آتش حرص و شہہ شیر زیادہ مے شد۔ بیت۔

اے آنکہ نہ مہدیہم از بر آغوش چندین دم کہ آتش من تیز میگنی

سیاہ گوش دید کہ لضعیت اور اردول شیرمان اثر است کہ ضرب پائے مورچہ بر سرخہ
 بولاد و موقوفش در سینہ او آن مقدار تا شیر وار کہ لوک نیزہ خار بر جوتن خالہ۔ مصرعہ
 بلے کے کارگر باشند نمان خار بر خالہ

شیر را بگذاشت و بگوشہ بیرون رفت غیر از قضیہ سیاہ گوش خشم آلود شدہ در پے
 روان گشت و سیاہ گوش خود را در بوٹہ خارے نمان کرد و شیر از و بگذاشت و دور

آہو رہ دید و فضاے آن صحر اچرا کسان و مادر مہربان برسم گجہا نان توجہ حال ایشان
 شیر قصد گرفتن ایشان کرد و آہو فریاد بر کشید کہ اے ملک از صید کردن این دو نر سیدہ
 چہ آید و از خوردن اینا چہ بند و چہ کشاید دیدہ مر الفراق قرۃ العین گریان مساز
 دل مرا بالتش بحران جگر گوشہا بریان کن آخر تر نیز فرزندانتہ از آن بر اندیش کہ
 نسبت ایشان ہمین وقوع یا بد کہ نسبت فرزندان من مصرعہ
 با من آن کن کہ اگر با تو رو و پسندی

فضا را نیز و بچہ داشت کہ چنان روشن بروے ایشان دیدے و نو یا صرہ برا
 تماشا ئے لقاے ایشان خواستہ در آن محل کہ اینجا قصد آہو برگان کردہ بود و صیاد
 نیز در بیشہ گرفتن شیر بچگان اشتغال داشت اینجا شیر نزارے آہو التفات نمودہ
 بچگانش را بکشت و آہو صیاد ہر دو بچہ اورا بکشت و پست بکشیدہ بیت
 مگر دشمن خاندان خودی کہ برخاندانہا پسندی بدی
 آہو از پیش شیر رسیدہ و فراق فرزندان نازنین کشیدہ بہر طرف سر اسیمے دید ناگاہ
 سیاہ گوشید و رسید کیفیت حال پرسید و چون بر کماہی حال مطلع شد دلش بزارے
 آہو بسوخت و بالتفاق او آواز نالہ کردہ بیت

ہر گز کہ دلم از رسم دلدار بکشد از نالہ زاریش در و دیوار نالہ
 بعد از خروش و فغان و آہ و نالہ و زاری بے پایاں سیاہ گوش اورا تسلی داد و گفت
 غم خوراند کہ فرستے را سزا و جزا خواہد یافت بیت
 شمع پروانہ را بسوخت وے زود بریان شود و بزوغ غن خویش
 اما از آن جانب شیر بیشہ باز آمد و بچگان را از آن گونہ بر زمین افکندہ دید فریاد و نفیہ

برآسمان رسانید و گفت - ہیئت

در دے بدل رسید کہ آرام جان یافت
شد حالتی پدید کہ تاب توان برفت
نیر خروشی بر کشیدہ بود و فغان در دناک در گرفتہ بنوعی مے نالید کہ وحوش آن
بیش از وحشت نالہ و زاری مے کردند و بر صفتی سیرارید کہ مرغان ہوا از سوز گریہ او
در نالہ مے آمدند - ہیئت

چو جیل خون رود از دید ماسے پر نیم من
چو جائے دوست کہ دشمن بگریہ از غم من
در ہا گیتے نیر شغاسے بود و امن از گرد تعلقات وینا فشانہ و نکتہ من قنم شبنم
از لوح تو گل و لغویض فرو خواندہ - ہیئت

فارس میدان تو گل شدہ
خیمہ صحرای قناعت زدہ
برسم تعزیت نزدیک نیر آمد و گفت کہ موجب ایہمہ فریاد و فغان چیست شیر
صورت حال باز را از شغال گفت صبر پیش کن و شکیبائی پیش آر کہ بیچ مشائے
از گلشن عالم بوسے و فانشیندہ و بیچ کاسے از دست ساقیے ایام شراب راختے
بے چارے ہستہ ہستہ بخشیدہ - رباعی -

از دہر چناییشہ و فائے متوان یافت
وز گردش ایام صفائے متوان یافت
زخم دل مجروح جگر سوختگان را
سازندہ تر از صبر دو کتا متوان یافت
دائے دل باخود آرد گوش ہوش کشادہ دار تا نکتہ دوسہ از دہر حکمت فرو خوانم و حقیقت
کادہ بار ویناسے خد را با تو باز نمایم در بے باطن شیر از جوش و خروش فروشت
بمع قبول متوجہ اصحابے مو اعطا و اضاح شغال شد شغال چون دید کہ شیر در مقام
اشماع کلام است سخن و لہند پراغاز کرد و گفت اسے ملک ہر اقبہ اسے راستہ مقرر است

و آفرینہر کارے را انجائے مقدر ہر گاہ کہ مدت عمر سیری شد و نہنگام اہل فرازان آمد
 یک چشم زون مہلت صورت نہید و نافر اجاء جاکم لا یستأخر من ساعۃ و لا
 یستقد موآن بر اثر ہر غمیش شادی چشمے باید و او عجب ہر سو کو توقع شکوہ باید کرد و بدیت
 سالہا دل چون صبا طوف ریاض ہر کرد و قضاے اسکے گریخت ہجارت یافت
 در سہ سالہا بقضاے ایزدی رضا باید و او جزع کہ تیج فایده ندارد و در توقف لغت بدیت
 جان سپر کن کہ تیر قضا یک سر مو خطا نخواستہ کرد

شیر گفت این بلا بچگان من از کجا رسیدہ باشد شغال گفت این ہم از تو بتور رسیدہ
 چہ آنچہ تیر انداز قضا با ذکرہ اصناف آن با دیگران کردہ و این مکافات علت است
 کہ روے تو آمد و گما تین تداک و یک شبیہ است قصہ تو قصہ آن ہمیرم فروش
 کہ مے گفت این آتش از کجا ہمیرم من افتاد شیر رسید کہ چگونہ بودہ است آن حکایت
 گفت آوردہ اند کہ در زمان پیش ستارے بود کہ ہمیرم در دیشان با شکم صیف بحرید
 دور بہاے آن مضائقہ بسیار نمودہ کتر از آنچہ قیمت بوے بد اوے و در زمستان
 بر تو انگر ان طرح کردے با ضحاف آنچہ قیمت عدل باشد بہا بتا ہم در دیشان
 از جور او بجان آمدہ بودند و ہم تو نگران از جفاے او بفقان بہیت
 سیئہ دل سوختگان و کباب کلید محنت و گمان زو خراب

روزے ہمیرم و دیشے زو کشید و نیمہ بہا بدان فقیر بے نوا بیش ندا و در ویش
 دست و عابر آسمان برداشت و روے نیاز بقبلہ منضوع خوشوع آورد بہیت
 اسے ظالم از دعالے بد این شو کہ شب گریان ہا کتہ کہ خون از دوا چکد
 درین غل صاحب دے برید و بر آن حال قوف یافتہ زبان ملاست بر آن ظالم بکشود

گفت - بیت -

بہیں از تیر باران ضعیفان در کین شب
 کہ ہر کہ از ضعف ناتوان قوتی زخم پیکانش
 با چارگان کہ جز در گاہ حضرت الہی پناہے ندارند بدین سوال سلوک کن بر دروندن
 کہ شب چون شمع از سوز دل اشک بارند بدینگونه ستم روا دارد خانہ سینہ غریبان
 بہ آسب بیداد ویران ساز و خون لبتیمان را بجایے شراب لعل در جام اتقام
 ریز مصعر

مُحور این قلم کہ فردا بخار خواہی آمد
 آن بگر بر غرور از سخن آن غریزہ بخید و از روے استکیار و حسیست جاہلیت روے
 در ہم کشید و گفت - بیت -

برو اسبج و ازین پیش مدہ و در رسم
 در ویش روے از دے بہ تہافت و بگوشتہ خلوت خود شافت قصار ہمان شب
 آتش در انبار ہیزش افتاد و از آسجا بخانہ و منزل سرایت کردہ ہر شاکہ داشت
 پاک بوحش و آن پید او گر از لبستہ زخم بکشتہ گرم تسانید قصار با دوا ہمان غریزہ کردہ
 کہ شتہ یفحمت میفرمود لیسر علمہ رسید ظالم را دید کہ با متعلقان میگویدند اتم کہ این آتش
 از کباد سر اسمن افتاد آن غریزہ فرمود کہ از دو دو دل در ویشان و سوز سینہ دلیشان بیت
 خذر کن دو دو در و ہٹاے ریش کہ ریش درون عاقبت سر کند
 ظالم سر در پیش انگند و با خود گفت از مقام انصاف نباید گذشت تخم جفاے کہ کاشتہ
 ایم ہمہ ازین بہ خواہد داد و بیت
 ہمہ تخم نداشتی کاشتیم ہمین لاجرم تاجہ برداشتیم

بازار باشد جز ناکامی و بدفرجامی نخواهد بود با خود اندیشه کرد که بهای عمر که اوقات
 جوانی باشد بخزان پیری و ناتوانی مبدل شد و در بدم قدم در راه فنا می باید نهاد
 و سفر دور و دراز پیش می باید گرفت هیچ به از آن نیست که از او معاد متبیا سازم و ترک
 آزار و جفاکاری گرفته باند کس از قوت قناعت کف و غم بیش و کم ناخورده از فکر
 هست و نیست بگذرم - قطعه

بست و نیست مرغان صنیع خوشدل باش که نیست است سرخام هر کمال که هست
 ازین رباط دو در چون ضرورت است حیل زوای طاق معیشت چه سر بلند و چه پست
 پس از خوردن خون و گوشت باز ایستاد و میوه قناعت کرد و در طریق خسرندی
 پیش گرفت و چون شغال دید که شیر میوه خوردن در آید و اگر بد آن بدوست نماید
 آنچه قوت یک ساله شغال است بدو روز خورده میشود و ملالت بر دوش غلبه کرده
 بارے دیگر پیش شیر آمد و گفت ملک چه مشغول است شیر جواب داد که از دنیا
 کناره گرفته ام و مجادیت و ریاضت را میان بر بسته - بیت

زین بحر آبگون چه کسی آب خوش بخورد دل راز آب خورد جهان سیر کرده ایم
 شغال گفت نه چنین است که ملک میفرماید بلکه ضرر خلق از دوسه حال بیشتر از
 پیشتر است شیر گفت بچه سبب که از من متضرر باشد و من نه دهنم بخواند الا ایم
 و نه پنجه باز از شغفه می کشایم - بیت

درم بخیر بیداد پاره پاره کند هیچ کس ساختم هیچ نوع خفاش
 شغال گفت تو دوست از روزی خود باز گرفته و از رزق دیگر جانوران که در
 آن حصه نداری می خوری و میوه این بیشه بقوت ده روزه تو وفا نمیکند

و کسانے کہ قوت ایشان بدین میوه مستعلق است زود هلاک نشوند و بال آن
گردن تو بهماند و ممکن که هم درین جهان مکافات آن بتورسد و من سے ترسم کہ حال
تو بهیچو حال آن خوک نشود کہ میوه بوزنیہ را غصب کرد شیر گفت بیان کن کہ چگونه
بوده است آن - حکایت

گفت آورده اند کہ در وقت بوزنیہ را بد و توفیق دریافت و از میان اینک جنس کناره
گرفته بگونه همیشه متوطن شد و در آن همیشه چند درخت انجیر بود با خود اندیشید کہ
جانور را از غذا سہ چاره نیست و درین موضع جز انجیر خوردنی یافت نشود و اگر تمام
انجیر را در تابستان بتازگی و تری خورده شود زمستان بے برگ و تو ابا بد بود هیچ
به ازان نیست کہ ہر روز یک درخت انجیر افتاد و آنچه سدر منق باشد از آن مثال
نموده باقی را خشک می سازم تا ہم تابستان بفرغت گذرد و موسم زمستان بر فرا
باشد - بیت

ز بہر توشہ باید کشیدن ریخ تابستان اگر خواہد کسے کا سایشے باشد زمستانش
بمچنین چند درخت را باز پرداخت و از میوہ آن اندکے خورده تمتہ را ذخیرہ ساخت
روز بے بالاسے درخت انجیر برآمدہ بر قاعدہ ہر روزہ بعضے ازان می خورد و بعضے
چمت خشک کردند می چید کہ ناگاہ خو کے از پیش میا و حبتہ خود را و آن بیش افکند و
درخت کہ سیر رسید بر آن میوہ نئے دید تا بپاسے آن درخت آمد کہ بوزنیہ بر آن بالا
بود و انجیر می چید چون چشم بوزنیہ بر خوک افتاد و لش بہ پیچید و گفت بیت
از کجا پیدا شد آیا این بلا سہ ناگہان زمین بلا سہ ناگہان را خدا یاد ادا کن
خوک چون بوزنیہ را دید مرصائے زدہ بشرط تحیت سجا آورد و گفت ہمان من خواہی بوزنیہ

نیز از روئے نفاق جوابے منافقانہ باز داد و گفت رعیت

باغ امید مرا سر و حرمانے رسید کلیہ درویش را از غیب مہارید

رسیدن قدم مہمون مبارک و ہمایون باد اگر بیشتر قاصدے از قدم عالی اعلاے
از بانی داشتے ہر آئینہ فراخور حال شرائط ضیافت تقدیم ے یافت حالا انفعالی کہ
ہست از تصور اسباب مہمانی است مصرعہ

زحمت بود درویش را ناگہ چو مہمان رسید

خوک گفت حالا از راہ میرسم و بہا حضرے کہ باشد اشتیاق تمام ہست مصرعہ

تکلف مکن آنچہ داری بیار

بوزنیہ درخت انجیر بیفتانند و خوک باشتہائے تمام منجور و تبار درخت و زمین چیرے
نماند روے بوزنیہ آور دکہ اے سیربان گرامی مہنوز آتش اشتہاد الہتاب است نفس
حاصل از برائے طلب غذا در صہطراب درختے دیگر بیفتان مراد میں منت خود گردان
بوزنیہ طوعا و کرہا درخت دیگر بیفتانند و باندک فرصتے از میوہ آن نیز اثر نماند خوک بدخت
دیگر اشارت کرد بوزنیہ گفت اے مہمان عزیز رسم مروت فرو گذار آنچہ تبار تو کردم یکماہ
وقت من بود و مرا دیگر قوت ایثار کردن نیت مصرعہ قوت مروت ہزارم

زمین بیش کرم نئے توان کرد

خوک در غضب شدہ گفت این ہمیشہ مدتے در تصرف تو بودہ گوہاے میں متعلق باش بوزنیہ
جواب داد کہ غصیب کردن ملک دیگرے شوم است و عاقبت تغلب تہوڑا پسندیدہ و مذموم از
سر جفا در گذر دست از ظلم و ستم باز دار کہ آرزو دن ضعیفانچہ خوب ہر بخانیہ بیکان آفرہ یکناختہ
گر بداندش گزینی دل خون گینی در دندانت بگیرد چون کتی

خوک را بدین سخن حرارت خشم بدیتر شد و گفت من ترا حالم ازین درخت زیر آرم
 و آنچه سرا باشد در کنارت کنم پس بدرخت برآمد تا بوزنیه را بریر افکند هنوز بر شاخ اول
 قرار نگرفته شاخ بشکست و سنگون در افتاده رو بقعر دوزخ نهاد و این فعل بر آکن آورد
 که تو نیز میوه دیگران غصب میکنی و از زاق ایشان را طعمه خود میسانی چون این
 جماعت از گرنگی بگریزند شمع تو در دل فرزندان ایشان قرار گیرد و پیوسته بغیبت مشغول
 گشته کینفس از بدگوئی غافل نباشند و اگر پیشتر ازین اثر ظلم تو در جهان ساری بود اکنون خبر
 زهد تو بر زبان جاری شده و در هر دو حال جانوران را از جور تو خلاصی ممکن نیست خواهی
 در معرض تهو و فساد و خواسته در لباس صلاح و سداد و خودایت چه درویشی باشی که
 همچنان به تن پروری مشغول و از لذت حسی جسمانی با کتاف لذات عقلی و عانی نپردازی
 امیر لذت تن مایه و گر نه ترا چه عیشتماست که ملک جان میانیست

چون تیر این فصل را بشنود از خوردن میوه نیز اعراض نمود و بآب گیس قناعت کرده
 در وظائف طاعت و عبادت افزود و نگاه و بیگاه مضمون این ابیات حقائق
 سماعت با خود تکرار میکرد

اے دل ازین جهان لاذر و گداز
 در تنگنا سے گبند و توار و گداز
 کار جهان لائق ایل نصیرت است
 مردانه و از سر این کار و گداز
 چون میوه ان لکیشن و عانیان سید
 سعی و نما و زین و پر خار و گداز
 در بحر غم ز حرص چو خواص نشستم
 غوطه مخور ز گوهر شہوار و گداز

این است داستان بدکردار متور که جهانیان را سخر عذاب خود دارد و از وفات
 عواقب آن نمیدانند تا آخر الامر بمائند آن بلکه از خلق رسیده فدا گردانند

و چه صواب و طریق رشاد بشناسد مانند شیر که تا هر دو جگر گوشت خود را بر آتش حسرت گریب
 ندید دل از خو بخواری و بد کرداری بر نداشت و چون این تجربه او را حاصل آمد از عالم
 گذار اعراض نمود و دیگر باره بآرایش بے اصل و التفات جائز نشمر و هیچ وجه
 عشوه این بے وفاے جاد ووش نخرید بیت

نوشتہ اند بر ایوان جنبت الماویے کہ ہر کہ عشوہ دینا خرید دے جو

و خردمندان سزاوارترند بدانکہ این اشارت را در فہم آرند و این تجارب را ذخیرہ حال و
 مال خود دارند و بناسے کار ٹے دینوی و آخر وی بر بہن یک قضیہ ہنند کہ ہر چہ
 خود را و فرزندان و متعلقان خود را نہ پسند در بارہ دیگران رواند از بد تا فوٹخ ہو
 خاتم مہات ایشان بنام نیکو و ذکر جمیل مستحلی باشد و در دینا و عقبے از بقعہ بد کرداری
 و اذیہ ہتکاری سلم مانند نظم

دینا نیز زو آنکہ پریشان کنی دے
 دینا مثال بحر عمیق است پر ہتنگ
 ز ہمارہ بد کن کہ نکر دست عاقلے
 آسودہ عارفان کہ گرفتند حے

ابوالفضل

مفاوضہ حضرت شاہنشاہی بدایاں فرنگ

پاس بقیاس نثار بارگاہ بادشاہ حقیقی کہ مملکتش مصنون از صدائے زہد الہی است
 و سلطنتش نامون از لطمہ انتقال۔ فضلے بدیع تمامے زمین و آسمان گوشہ لیت
 از اقطاع ابداع او و میداے نامید الا مکان قطع الیت از جهان اختراع او و مدبر
 کہ انتظام عالم و نظام نبی آدم بدستیارئے عقل پادشاهان عبد المتعین و پامیر
 عدل شہر یاران نصرت اندیشہ منوط و مبر لو ط ساخته۔ مقدرے کہ رابطہ محبت مضابط
 مودت طنطنہ اتیلاف و الیتام و دبدبہ مترج و استیناس در افراد کائنات و انواع
 کمونات انداختہ۔ و در و نما محمد و دہدیہ ارواح طیبہ معاشرا نبیا و رسل علیہم السلام
 علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ ساکنان اصوب طرق و مادیان اصلاح بل اندھونما و محفوظا
 بعد برضائے ارباب بصائر کہ مقتبس از انوار ولایت و تجلی از اشعہ حکمت و درایت
 اند مخفی و محجب نیست کہ درین عالم ناسوت کہ مرآت عالم لاہوت است بیچ چیز
 بر محبت فائق نیست و بیچ امرے چون مودت لائق نے نہ مدار اصلاح عالم و نظام
 کون را بر تو دو و تالف نہا و اند و در ہر دے کہ کتاب محبت پر تو انداز و جهان بان

روان را از ظلمت بشری می پردازد و فکیف و فیتکه در سلاطین که صلاح این طائفه
 صلاح عالم و عالیان است متحقق شود بناء علی نهایی همت عالی همت آن مصروف
 است که روابط محبت و داد و دهو و الطوار تباط و اتحاد میان عباد اللہ مود و مشید باشد
 بینا در طائفه علیہ ملوک که بنبرید عنایت الہی شرف اختصاص دارند خصوصاً آن
 باب خلافت قیاب مور و تجلیات معنوی محی را رسم عیسوی الفنی عن التعلیف و التوفیف
 که تفوق نسبت بواسطت همایی متحقق است و رعایت حقوق جواری محبت بآن
 عمده سلاطین نامدار محقق و مود که از اشرف مقتضیات محبت جانی و اکمل موجودات
 مودت روحانی تالف صوری و تالمن ظاہری است چون بواسطه موانع غلطی و غلط
 کبر احرار شایده جسمانی در پرده توقف می ماند امری که خلف آن شرف
 تواند شد ارسال رسل و رسائل است که از باب قنط و ذکا آن را قائم مقام
 مکالمه و نایب مناسب مجاوبه میداست امید که علی التواتر و التوالی ابواب رسل و
 رسائل از جانبین مفتوح باشد و سوانح احوال و لطائف آمال از طرفین مسبین و
 منشرح گردد بر صمیمیت و واضح خواهد بود که با اتفاق جمیع ارباب ملل و تمل و اصحاب
 دین و دول و نشاء دینی و دنیوی و عالم صوری و معنوی مشخص و محسین
 و مدلل و مبرهن است که نشاء صوری و دنیوی در برابر نشاء معنوی اخروی چه قدر
 دارد و عقلای روزگار و کبرای هر دیار در تکمیل این حالت فانیه ظاہریه چه قدر
 مساعی جمیلہ و دواعی جزلیہ باقدام میرسانند و خلاصه اعمار و زبدہ اوقات را در
 اشغال مقاصد صوریہ بجه طریق صرف می سازند و در تلذات سیرج الزوال و اشتیات
 قریب الانتقال چگونه مضطرب و منمک اند اللہ تعالی ما را بحض عنایت ازلی

و هدایت لم یزلی خود با چندین مشاغل معوقات و روابط و عیال و ظاهر و باطن و در طلب
 خود کرامت فرموده و با آنکه ممالک چندین سلاطین عالی مقدار را در حوزه تصرف
 مادر آورده و بمقتضای عقل در انتظام و التیام این ممالک بر نیجه که جمیع رعایا و کافه
 بر ایام فرد الحال و تشریح البال باشند سعی باید نمود و توجه برین باید داشت
 اما الحمد للہ کہ استرضای الهی و شوق ماہو الحق سر سیمہ مطالب فاتحہ ہمہ آرت است
 و چون اکثر انبیاے روزگار سیر ربقة تقلید اندہ کہ طریقہ آبا و اجداد و اقارب و معارف
 مشاہدہ می نمایند آنکہ تامل در دلائل و براہین نماید آن کیش کہ در اہل آن نشود
 نمایافتہ اختیار میکنند و از شرف تحقیق کہ علت غائی ایجاب عقل است محروم میمانند
 بنابراین در اوقات طیبہ با و انایان جمیع ادیان صحبت در شتہ از کلمات نفیسہ
 و مقاصد عالیہ ہر کہ اسم مستفید و مستفیض میشود چون تبیین السنہ و تلخیص لغات
 در میان ست لائق آنکہ با رسال این طور کہ یکہ آن مطالب عالیہ با حسن عبارت
 خاطر نشان کند سرور سازند و بسج ہمایون رسیدہ کہ کتب سماوی مثل تورات و
 انجیل و زبور و زبان عربی و فارسی در آورده اند اگر آن کتب مترجم یا غیر آن کہ نفع
 آن عام و فائدہ آن نام باشد در آن ولایت بودہ باشند فرستند درین ولایت
 تاکید مراسم و ادوات و شہید مہمانی اتحاد سیادت ماب فیضائل کتب صلیق العقیدہ
 و الاخلاق سید مظفر را کہ مزیل الثقات و عنایت سراسر از و مخصوص بودہ فرستادیم
 سخن چند بالمشافہ گفت اعتماد نمایند و جموارہ البواب مکاتبات و مراسلات
 را مفتوح دارند و اسلام علی من اتبع الهدی . شہ ربیع الاول سنہ ہند و نو
 گشتہ شد .

بحضرت شاهی شاهی عرضداشت کمترین بند با ابوالفضل
 بتوجه شاهی شاهی عنایت ایزدی شامل حال اولیای دولت و دکنیان بے
 دولت بجال تباہ گرفتار امید که جمیع سرکشان و سخوت فروستان بباد افراہ خود گرفتار
 آیند صاحب من روز خور یا زود ہم خرد او ماه آہی بسواس را سے دسور یار سے
 و نا نا بجائی کہ قولنامه طلبیدہ پودند آمدند اینہا تا حال بجا نہت شہزادہ نیامہ بودند
 در بان را نیز ندیدہ در حوالی تلم و پیالہ و انور میباشند خلعت داوہ شمال گردانیدند
 گوش قاصدان چاندنی بی آمدند و از شنیدن ساخته ناگزیر شہزادہ ملول شد چون
 آمدن مرانشید شکست اف احوال نمود اگر چه بر حرف و حکایت و کنیان اعتماد نیست
 آکا بر و قدر سے دشوار است و از غلامان حبش در آزار ہر چند بہ عادل خان
 و قطب الملک کس فرستادہ اتفاقے بہم نہ رسید اگر مرزا شاہ رخ برسند و یک
 سردار دیگر کہ بجز نغارہ بر نغار شایستہ باشد مثل شہباز خان نزدیک ست کہ کشایش
 احمد نگر بجز دبر آمدن سارہ سہیل میشود و جزوے خزینہ ناگزیر آنچہ من فہمیدہ ام
 کار و کن بے آسانست اگر از ہر اہان دلی و حوصلہ میافت احتیاج اینہم نبود کہ کار
 ہائے این دولت جاوید طراز را ہمیشہ ایزد تعالیٰ بخوبترین وجہ کردہ است
 شادمانی و داد گری و دولت روز افزون باد +

شیخ ابوالخیر

اللہ تعالیٰ آن گرامی برادر را در حمایت الطاف بیکران خود داشته بگو ناگون

مرادات رسانا دام و ز متوجہ منزل پیش شد شمار اسجد اسے کہ ہم کار ساز میسپار و اندوہ
 و ملال بخاطر راہ ندید و بدوام خدمت شاهنشاهی سعادت اند و زید و در نیایش
 اینرومی و تحصیل ملکات فاضلہ و آبادی وقت لحظہ غفلت نرود و در خبر دارے
 فقرائے باب اللہ و دلجوئے اینان و در یوزہ و لہا بیشتر توجہ کنید اگر ازل گرفتگی
 چیزے نتوانم نوشت در دل نیاورند و بنیکان و بدان راہ خیر اندیشی بسر بر نیکو
 طراخیر فالی دارند آدمی از خود بینی شناسائے آید زیادہ چہ نولید

بخا سخنانان

عزیمت سفر و خدمت بادشاهی و منزل نو چون فتح قندھار و مٹھہ و غیر آن
 نجات و مبارک باد خیال نکنند کہ دل دوستدار شمار الحظ از احوال خیر آل و سہول
 واقع شود اللہ تعالیٰ از عمر و آبرو و بروباری و فراخے حوصلہ برخوردار گرداناد از
 دورے دوستان زن طبیعت کہ نظر بر مقصود خود انداختہ از جدائی آزرده باشند
 متالم نشوند و بحر سندے دوستان دور بین مردانہ کہ آبروے دوست و برآمد
 ہم صاحب رام رہم جرات طبیعت ہجران زدہ ساختہ متوسل در گاہ اینرومی اند
 نفس ناطقہ گرامی را مہمانی کنند و الوشے طبیعت مرحوم کہ نیک از بد ندانند فرستند
 اگر چہ میدانم کہ با بخت بیدار خرد پیش بین دارند اما دل محبت گزین میتا بانه
 مینویسد کہ درین یورشش بکار دارند اول آنکہ زارے دل و دامن شب
 را چون غذاے ہر روزہ دانستہ تخلف نورزند۔ دوم در تحمیل صحیح فتح آئیدہ
 و تعقل آزاد گئے حال پاسائے دل نمودہ نگذارند کہ بشاوسی در آید کہ دولت و نصرت

در کنار خاطر اند و کمین مے نہند رسوم عطوفت را بر غضب والی ساخته باندگی چمن
در شورش نیایند چهارم جمیع سہراہان را بفنون شستہ سرگرم دارند من کہ سر حرف
زدن کوینند انداشتم محبت بگفتگو در آرد العاقبتہ بالخیر

بجنان خانان

چارہ اندوہ از بیرون مے طلبی و علاج آن در دل تست داروے درد در پیش
تست و تواند دیگران طمع داری نصیحت گر تو خود و در بین تست و تو بدر پوزہ گردی گرد
مردم مے تنی این سنگ ضلالت با طلب آئند تیز روان صمد را در آتش عریض میفرماید قطع

آفتاب اندرون خانہ دما در بدر میردیم ذرہ شمال
گنج در آستین و میگرددیم گرد سہر کوئے بہر کشتال

این تنہا سہروان عرصہ صحرا و گشتا حنی را پیش آمدہ بلکہ کوہ نور دان کر یہ صورت را نیز پیش آمدہ کہ
از حال خود غافل ماندہ چشم طمع و دل دیگران دختہ اند خانہ خود را جارب کردہ خیال نقاشی کاروان سہرا اند
و بموجب قناعت کردہ جریبیں معدوم اند و ختمہ خود را ندیدہ در گرد آورده مردم دل بستہ اند نفس
امارہ را کہ راہزن دایمی و کیسہ بر قدیمی دشمن جانی است دوست صادق انگاشتہ غیر را
کہ سعی او در نیک و بد اثر ندارد دشمن قوی دستہ با خود بزم صلح و بلجہانیاں بہنگامہ بزم
آراستہ اند کج روشی و سرگردانی خود را اگر نیک کار این شغب خانہ دنیا است بر اجرام
فلکی و اجسام علوی مے نہند و برادران بنی نوع خود را محذور میدارند الا چون سباع
و بہائم در ہم آویختہ در ریختن آبروے دیگر است تا بخون چہ رسد حاشا کہ سباع و بہائم
از ہزاران کیل و سنجسان خود این ناخوشی کہ آدمی از تہ رانی و سپہ درونی میکنند بر خود

می پسندد و اگر بر جهانیان این حقیقت ظاهر شدی بهر آئینه به نقد و تمنا محال ما فهم
 انسی که از بقیه در گردن انتقام اند بر احتیاج افتاده کوشش بی اثر نکردی و تمهت فاعلی بر
 خود نهادی و چون دل حضرت این کنون یعنی داد که از خلوت سرای خاطر مبعر که قلم و
 سیاهی و کاغذ در آرد بر اے هدایت عالمیان از نوکر و آقا و فقیر و غنی و دوسه کلیه
 نویدر آدل سموم خطای که بر کشت زار نوکر و زید و آنکه سر رشته مسکینی و محال
 فہمی و پیش بینی و خاطر داری و غنوی که در زبان کم تعلقی و رشت در میان هجوم دنیا
 و رجوع انبائے روزگار نمیدارد و یکبارگی ورق گردانیده چون گویم آن نامه مال
 حسنه رشتہ شروع در بدستی کرده توقع دیگر بر کونین تواضع و نیاز مندی از جهان
 چشم نمیدارد تا کار از تیر رائی بجای می رسد که جل المتین اخلاص گسته میگرد
 و بادی نعمت و صاحب خود تغییر روش می کند چه در اطوار خدمت و چه در اوضاع
 اطاعت چه در ملا و چه در خلایق تا رفته رفته بجای می رسد که بدست خود در گرد
 بلاکت محقق میشود و هرگاه نوکر که خمار احتیاج همیشه در سر دارد و بر شحم باره
 خود کامی و شبنی از آن بدست گشته چه عربه یا میماید اگر صاحب با چندین سب
 مستی سرشورش داشته باشد چه دور باشد و لہذا اگر صاحبان بر کشید
 خود را بہمان نظر خردی که در مبادی احوال دیدہ اند منظور داشته نگاہ داشت
 خود نمیفرمایند آن تنگ حوصلہا کہ در بند سود و زیان خود در معنی سوداگری حرف
 اخلاص بر زبان صورت بکار دارند از دیدار این حالت کور باطن گشته سود خود را
 در زیان خود می انگارند و در اندیشہاے تباہ افتاده یا مال حوادث میگردند و این
 کم خردان بدست توقع تواضعات بجای از صاحب خود داشته در گوی خسران

یہاں تا بیس سوم شہر مذکور در سال ہزار ہنگارش یافت :

بر ظہر کتاب کیمیا نوشتہ اند

فرد

کیمیا خواہی راعت کن کہ خوش گفت آنکہ گفت
 نزع ثلثا نش ز رست و ثلث باقی ہم ز رست
 ای برادر این چہ ز اثر است کہ میخانی آنکہ معده آذر را پر گرداند و مس وجود را طلافی دہ
 دی کند و مرتبہ قناعت و در مرتبہ صلح کل و در حالت محبت کاینات است و در غریب
 تحقیق بالغ نظران کمون را راہ نیست تا بکونات آلودہ امکان چہ رسد و درین
 درگاہ صلح کفر است و محبت کائنات زندقہ ازینجا است کہ گفتہ اند حسنات
 الا براسیات المقربین بخاطر مرحومی ترسد کہ عدم توجہ بکون چہ مضی داشتہ
 باشند و ازینجا بہا و بیہطلان افتد اسے برادر بیچارہ ممکن را در یافت حضرت و جوہ
 از قسم محال است و طلب محال امر ہے ست عبت لیکن مسکین را ممکن کہ بمصاحبت
 نفس ناطقہ مشرف شدہ است و علمک رسمی واجب دانستہ اولاً تخلیہ رذائل
 و ثانیاً تخلیہ فضائل نمودہ بر مراتب علمی میرسد و از اینجا از حسن و قبح کہ اعتبار بر
 بیش نیست گذشتہ حسن صورت و سیرت را کہ دام زودیرست از نظر انداختہ
 بخاطر مستعد میگردد و در زودیرست گاہ خاطر تکون و کمون را ہم انکار راہ نیست
 سبحان اللہ تعالیٰ العظیم بنیقہ ابو الفضل بن مبارک ببلدہ لاہور سنہ ۱۰۸۰
 و تسعین و تسعماتہ :

انتخاب احتیام تحفه العرین خاقانی

مبدع سخن و مختصر معنی حرف سراے خود ستائی خاقانی در تائیل آلود
 جهان فز و نوشتن را بانیست و جواحت ابامهر هم ترکیب ده تحفه العرین نام نهاده است
 اگر عریان شنادوست آنرا دریافت به تنگلی برداشته پرستش نماید که سالار ممیز آن
 و کو جو یای تمیز تادین باب حرفی چند بمذاق نفس الامر می گوید که شورش
 جهان آسوده بار نیار دهمان بهتر که من هم چون همه مردم کمند عشق این در گردن خال
 انداخته زله بردار باشم و ازین جوارش ناگوارش که پیشانی فطرت را داغ و زخم
 طبیعت را نور چراغ است پاره در مطاوع کجکول خود که در موطن خاص
 بزبان مخصوص آنرا ابوالمحرص میخوانند در دشتاید که معده آزارین سیاه کننده
 کاغذ و تباہ کننده دل را از سیه کاری سیری پدید آید و از کتاب بکتوب
 پرداخته از نقش بنقاش گراید بارے بهر حال مقتضای خواہش فطرت خود که
 آن در معنی از مطالب طبیعت است یا بموجب چو یای طبیعت که در لباس فطرت
 تلبیس ساده دلان می کند یا بلا حظه دیگر ازین دستان آسپه خوش می آید یا
 برائے ضیافت طبائع معاشران زمانه درخور باشد برداشته ضمیمه برداشته است
 دیگر ساخت آہی اور بخود مشغول داشته از کمونات که چهار سوے آشوب است
 باز دار الله بس و بالقی ہوس

کلیات شرع

خط بہ شیخ امام بخش ناسخ

قبلہ و کعبہ درین ہنگام کہ فرد باندگی از اندازہ گذشتہ و دل بہ افسردگی خود گرفتہ
است نہ اندام چہ مے نگارم و چہ مے نگرم کہ درین نگرستن نگہ از ناز بدیدہ و نیکبند
و درین نگارنش خامہ از شادوی در بمان میر قصد سخت را برسانی ستایم و پندارم
کہ بطور معنی رسیدہ ام خود را بگمان نایگی آفرین گویم و نگارم کہ موسی را باید بیضا
دیدہ ام اگر مخدوم مرا گرفتار عیار این دعویٰ حیرتے رو بندہ و این پایہ بالا خوانی
و خود نمائی از من عجب آید گویم ہاں انصاف سخن بکنایہ میرا ہم نہ بگزارت موسیٰ شاہ
بیدی گری میر موسیٰ جانست وید بیضا عبارت از دیوان فردغائی عنوان نہ ہے
دیوان کہ برداشت از دودہ چرخ طور است و غلافش از دیبائے حلقہ حور۔ قلزم معنی را
سفینہ است و جواہر مضمون را گنجینہ چون نگونی خواہ نامہ گرد آور و مہوادار نگارندہ
این پیکر م شادوم کہ این نامہ و دین نقش بہت از آن خامہ اگر آن شخصیت نامہ دلیر
نہودے و این را بگیتی نظیر نہودے آرے ہر متاعے را کہ یہ بیکمانی نام بر آید گزشتیم
بخش از ہمہ بیشتر آید سبحان اللہ سخن پر وزگار مخدوم بیایہ بلند رسید و در دورا
روانی و بگردید آید اینکہ نار رسیدن نامہ من بجا طر عطر جائے گرفت و شکوہ آن زبان

قلم گرفت مرا اگر و آخر دوار زش مرا در نظرم جلوه گر ساخت خوشامن که در آن چشم
 و دم جاس باشد و چون نامه من نه رسیده آرزو از نظر دیگر و سر این نوازش گویم و برین
 پرستش جان بر افشایم خاطر نشان باد که بچشم غمناک و بر آسپیده سرم دارد و در دل از
 یاد فراموشی دلب راز سپاس خاموشی نیست باین همه در عرض این منت دوبارنا صیقل قلم را
 ریز کرده ام لیکن چون در آن هر دو بار نامه در ڈاک هند و ستانی فرستاد و ستم و این سر
 را آن بایه استواری نیست که دل بدان توان بست لاجرم در رسیدن و نار رسیدن
 آن عرایض و دل بودم اکنون که کار یک رویی شد و پرده از پیش نظر برخاست
 و بنا رسیدن و رسید آه عهد کردم که این بعد نامه جز در ڈاک انگلیزی نمی فرستم و برین
 نوبت خود این عریضه را به آورنده دیوان یعنی حضرت میر موسی جان سپرده ام تا اگر
 ز سر مرا در گیر و از شکوه گریز گاه و بر دعوی خویش گواهی بده باشد غلے
 که درین روز تبارگی در روش تازه گفته ام بعد عذر خواهی تقصیر کوتاهی بر حاشیه
 مکتوب میگذارم چشم آن دارم که داغ محرومی قبول نه بنید و از دیده بدل جاگزینند

غزل

در بزم رنگ و بو منظر دیگر انگنم	رخم که کنگی ز تماشایم بر انگنم
ناسید راز من فرمود از منظر انگنم	در وجدال صومعه ذوق نظارت
کز لاغری ز سعاد و زیور انگنم	مشتوقه راز ناله انسان کم خیز
اندیشه را به آفتاب خون در انگنم	هنگامه باجم خون بر جگر زخم
ابر م که هم بر روی زمین گویم انگنم	نخلم که هم بجای رطب طوطی آورم

+

باغ ازبانِ شمعِ غم کارزار نفس
 شمشیرِ رابرِ عشتِ زینِ جوہر افکنم
 بادِ سیرانِ مشکوہ بیدِ اہلِ دین
 مہرِیِ خوشنِ بدلِ کافر افکنم
 ضعفِ ہم بہ کعبہ مرتضیٰ قربِ خاصِ او
 سجادہ گسری تو دمنِ بختِ افکنم
 تا بادِ تلخ تر شود و سببِ ریشِ تر
 بگدازم آگینہ و درِ ساغر افکنم
 رہے ز کج ویرِ پیونگشودہ ام
 از خمِ کشم پیالہ و درِ کوثر افکنم
عرضداشتِ تہنیتِ گورنریِ اکبر آباد

جمیس طامس صاحبِ بہادر نوشتہ شدہ است

بحضورِ دافرِ اسرورِ نوابِ عالیجنابِ داؤد فریدون فرسِ سلطانِ شوکتِ شاہِ نشانِ عطا
 پیشگاہِ کیوانِ پاسانِ دامِ اقبالِ وزادِ جلالہ سادابِ بندگی کہ سرمایہٴ نازندگی است
 تہنیتِ بجائے آمدِ دووالے پایہٴ فرمانروائے خداوندِ سپہنسرِ راج کو کب بخت
 خوشنِ مے شمارِ دہندہٴ راولنشین است و نشگفت کہ خداوندِ رانیرِ خاطرِ نشان
 باشد کہ در آن روز و لفر و ز کہ سیرِ اپردہٴ قرب و دیوارہٴ یافتہٴ بودِ ہمدمیِ طالعِ نجستہ
 و سازگارے اخترِ مسعودِ توفیقِ گذارشِ این گفتار یافتہٴ بود کہ سطرے
 چند بتوقیعِ خوشنودمی از رگِ کلک گہر بار فروریزند و آن حرزِ کامیابی را بگردنِ بخت
 عافیہ نگار فرآورند تا چون نقشِ جہانِ داورمی و گورنری بکری نشین بندہٴ فرمان
 پذیرِ نقشِ تمنا سے قبولِ درآئینہٴ آن نگارشِ کرسی نشین بندہٴ بمانا از فرط
 عطوفتِ ہفت بدین سرِ نسخِ پاسخِ سائل را ابر و ددل را انیر و بختیدہ
 بودند کہ ہر گاہ آرزو سے بندہٴ توقیع جوے روانی خواہد گرفت در دربارِ توقیع

خوشنودی تقدیر یغ نہ خواہد رفت خدا آگاہ است و بندہ خود گواہ کہ آن وعدہ بزرگین
 او با وفا پذیرفت و مکرمتی بظہور آمد کہ سپاس آن بہر از زبان نتوان گفت از آنجا کہ در آن
 منگام کہ تازہ بزمین بوس رسید بود حق بندگی بر آن آستان سپہر نشان شد
 آن ہمہ نوازش مشاہدہ کرد اکنون کہ دیرین بندہ آن در گاہ و خاک نشین آن سزاوارست
 ہر آئینہ بد آن آرزو کہ ہر روز بتشریف امیدار و ہر دم بخشش را خواستار باشد آرائش
 یافتن و سادہ گوزن کبر آباد بوجود ہمایون از آن رو کہ نشان قبول دعا سے سحر کا ہر منست
 بر رخ آرزو در دولت کشود و از آن را کہ آن دیار مسقط الراس منست و مرزبانے من
 نیز بہر ان سرزمین بود امید داری افزود بندہ خالص الاخلاص بودم رعیت خاص الخاص
 شدم در بندگی بغایت استظہار داشتہم در رعیت گری بر غایت سزاوار آدم بتادی
 آوازہ این نوید کہ بر زبانہا افتادہ اگر صد ہزار گنج گہر داشتہم بر فرق خلق افتادہ
 و نہ شہ خوشی بادہ این نشاط کہ دل را روئے واوہ اگر از خروہ گیران نترسیدہ
 خود را جم و پر دیز خواندہ زمینیان دعوے این شادی آن وقت پذیرند و پیران
 عیار این شادمانی آن ساعت گیرند کہ نہال تنائے ہو خواہان گلستان گرد و اکبر آباد
 بوزیدن نسیم بہاری یعنی رسیدن موکب شہر یاری گلستان گرد و مسکنہ سیست
 شوقم بعد لیج بہارستان اقبال سجد از جا سے بر خیزم و بگذازش حرف تہنیت
 ہزار رنگ زعفرانہ از ساز لطف فروریزم + قطعہ

ہوا عبیر نشانست ہر گوہر بار	جلوس گل سیر چین مبارکباد
رباب نغمہ نوازست نو ترانہ فروش	خروش زعفرانہ در گنج مبارکباد
ہر دم نغمہ چنگ رباب رزانی	بلاغ جلوہ سرو دامن مبارکباد

ز شمشہا کہ بکاشانہ کمال بزند
 فروغ طالع ار باب من مبارکباد
 زیادہ ہا کہ بیجا نہ خیال کشند
 طلوع تشہ اہل سخن مبارکباد
 فضاے اگر جو لائیکہ مسیحیت
 زمین ہمنفسان وطن مبارکباد
 چہ حرف ہمنفسان فرخی نہایت
 ز بخت فرخ من ہم من مبارکباد
 ہن کہ خستہ و رنجور بودہ ام مری
 نشاط خاطر و نیرو متن مبارکباد
 ہزار بار فرزدن گفتہ و کم است ہنوز
 گورزی بر جسٹس ٹاسن مبارکباد

باختہا و گرم خاوندی کہ فریجہ ار چندمی ست در عرض این معامیادرت میرود
 کہ از شرف پاسخ این تہنیت نامہ ناکام نامہ تا بر سیدین عرضداشت فراسیدہ
 اندازہ ارزش خود باز دانم نیز دولت و اقبال سر شہینہ فروغ نیز وال باد
 نامہ بنام نامی منشئی نول کشور

صاحب مالک مطبع اودھ اخبار

بنام ایزد امارت سخن میگویم باکے کہ دیدہ رویش ناویدہ است و دل بہر ش
 گرویدہ دیدہ دیدار جوے اوست و روے دل لبوے او بر سر سوادین نامہ کہ از
 دست بن رسید میان مردم چشم و سواد کو محل دل ستیزہ روے داد آن ہمچو است
 کہ ہمہ اورا باشد و این مے حبت تا ہمہ بر باید من در میان آدم و ناز پر خاش
 و شتم تا ہر یکے بہرہ برگرفت و آشتی پیدا مد دیدہ را فروغ مبارک دل اضرغ
 از زانی در پارسی زبان بسا سخن گفتہ ام و سمر نامہ باز نگاشتہ اکنون کہ دل از
 ناتوانی سگالش برنمے تا بدکار بر خود آسان کہ وہ ام و ہرچہ مے بایستہ

در اردو سے نویم کوئی گفتار و نامہ فروجے پیچ و بہ دوست نے فرستم حاشاکہ در اردو
 زبان نیز سخن آرائی و خود نمائی آئین باشد آنچه باز و دیکان توان گفت بہ دوران شہ
 میشود و مدعا همان گذارش مدعاست و دیگر هیچ - اینک فرمان شہایدیر فرستم و در نامہ
 بیابسی آئینہ بنامی سخن گفتم سہ نسخہ در نثر و ارم پنج آہنگ و مہر پنجم روز دہشت
 نگفت کہ در لکھنؤ نیز مردم این نامہ ہائے نامی داشتہ باشند اگر ذوق نگارستان
 نگارش پارسی دارند چہ این سواد ہا را فراہم نیارند مرا خود ہنگام آنست کہ با کافور
 کفن کار افتد شصت و پنج سال ز سیم و پنجاہ سال سخن گفتم آخر ہر آغاز را انجام
 بہت رسیدن او دہ اخبار رازان سود ہر ماہ چہار بار در رسیدن رازین سود
 ہر سال دوبار اگر منظور دارند منظور است بہ اقبال نشان میان او خان سیاح دعا
 مبفرستم و بدوستی گفتہ ام تا پارسی غزلے چند نوشتہ دیدہ ہیں کہ بچے آرد بچہ
 شماروان میدارم نگاشتہ وردان داشتہ چہار شنبہ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۶۱ء



تاریخ ملوک

تذکرہ طرز حکومت و معاشرت و آپ و ہوا سے ایران و دیگر مملکت آن

بادشاہ ایران گفته شده است کہ از جمیع سلاطین عالم بر عایا مطلق العنان تر و مقتدر تر است و همچنین چنانکہ مستور شد دلیل است بر اینکہ ہم از زمان قدیم بریں منج بوده حکم پادشاہ ہمیشہ قانون ملک بوده است و احتمال دارد کہ هیچ چیز مانع اجراء حکم او نشد است مگر مراعات و رعایت و ملاحظہ قوانین مقررہ ملکی یا میل بشہرت یا بہم مخالفت کہ در آن بویہ مخاطرہ حیات یا حکومت او میرفتہ است گنجائش معین بحیث اصلاح امور ملک یا ادارہ مہام از امر لے مملکت یا و کلاے رعیت یا و رسائے ملت در ایران نیست - قاعدہ است و مردم این ملک کہ پادشاہ ہر صبح بخوابد میتواند کہند و ہر روز کند براو بچہ نیست - در عزل و نصب و زرا و قضا و صاحب منصبان از ہر

قبیل و ضبط اموال و سلب ارواح رعایا از ہر صنف علی الاطلاق مختار است۔ چون و
چرا در کار و روئے کردن خیانت است مگر قوت یک رعایت حزم و احتیاط و ملاحظہ
حکمت و تدبیر یا رجوع بضمیر خود نماید حقیقہً حدیکہ احکام پادشاہ ایران بآں
محمد و دست نئے تو اں بآسانی معین کرد بعدت ایں کہ ایں قسم متحدید وضع خود پادشاہ
و حالت رعایا خصوصاً گسینکہ قوت محافظت خود دارند موقوف است بسزا
توسیع اقتدار و روئے بتغیر از منہ و اسباب تغیر پذیر است علمائے ملت کہ عبارت
از قضات و مجتہدین است ہمیشہ مرجع رعایائے بیدست و پادشاهان فقرا
و ضعفائے بیچارہ انداعاظم ایں طائفہ بحدے محترم اند کہ از سلاطین کمتر
بیم دارند و ہر وقت کہ واقعہ مخالف شریعت و عدالت است حادث شود
خلق رجوع بایشان کنند و احکام انیال عادتاً جاریست تا وقتیکہ وضع مملکت
اقتصادی استقلال آلات حرب کند۔ تجار ایران بسیار و متمولند بیچ صنفی از مردم
در انقشائش مملکت و در تحت بدترین بادشاہان پیش ازین طبقہ ارحیثیت جان و
مال امین نہ بودہ اند و سبب ظاہر است زیرا کہ تجارت مدد داخل ملکی بلکہ مادہ
بالیہ است و ظلم بعضے و دزدان بعضے ممکن نیست ازاں رو کہ نسیب اموال یکے بہ
وحشت جمیع است اعتماد منفی و تجارت مقطوع خواہد شد بعلاوہ اینکہ تجار ایران بالبلای
اطراف معاملت دارند لہذا ہر پادشاہی کہ بایں طبقہ درافتہ خود در اسوا کے جمیع
اطراف میسازد لاکن بایں حال توزیعات بسیار بعنوان قرض بایشان شدہ است
باسمائے دیگر نیز بعضے از اوقات ایشان را عرضہ اخذ و جلب ساختہ اند رفاه و آسایش
سکنہ بلدان معظمہ ایں ملک موقوف است بر انیکہ تاجہ پادشاہ پاس مذہب و رعایت

قوانین و احترام علمای شریعت را داشته باشد بنا برین الهامی بلدان پیش از قبائل
 صحرائین که جزو عسکرئے ایرانند در معرض ظلم و طغیان حکومت اند زیرا که وضع زندگے
 ایلات بیابان گرد غالباً ایشان را از تعرض ظلمه مصون دارد و اختیارات ایران در حقیقت
 اردوئے هندی از لشکر که فقط در معرض رحمت و صدمات هندی که لازمه زندگی مردم
 سپاهی افتاده است و چون نوع اتفاقی خاص دارند عداوت و اراوت نشان
 مورث بیم و امید است و اقتدار سلطان برین طائفه مثل اقتدار اوست بر امرای
 خراجدار مملکت که طاعت و فرمانبری نشان موقوف بضعف قوت حکومت اوست
 سلاطین ایران در هر چه کنند بخاندن خود و علی الاطلاق فخرانند نمیتوانند که فرزندان خود را
 بخدا میسند بدارند یا در حرم پرورش بدهند یا چشمشان بکنند یا جانشان بگنج رند یا
 هر تم که میل یا مصلحت ایشان اقتضا کند معمول دارند چنانچه سلاطین صفوی بعد
 از زمان شاه عباس بزرگ شاهزادگان را مقید میباشند و هر کدام را که میخواهند
 دعوی تاج و تخت کنند غالباً از دیده مایوس میباشند و هر شاهزاده را نیز که وارث
 تاج و تخت میگردد اگر چه معین بود لیکن تاحین جلوس او بر تخت کلم بود که اظهار
 ازین مطلب بشود و همچنین در سلسله صفویه ملاحظه طرف مادر را درین باب نمے
 کردند اگر خاطر پدر متعلق بود پس کثیرے میتوانست صاحب داعیه شود چنانچه
 سایر فرزندان که از جانب مادر نیز صاحب داعیه بودند خانوادہ که حال در ایران
 سلطنت دارد برخلاف این وضع اختیار کرده است جمعی از فرزندان پادشاه در
 معظم بلاد ایران فرمان روا هستند و یکے از فرزندان اگر چه بزرگ تر نیست لکن
 بسبب اینکه مادرش از اکابر خاندان قاجار است بولعی مدی موم شده و سالهاست

کہ از حکومت و احتراماتیکہ شائستہ این مکانت جلیل و منصب نبیل است برخوردار است
 ازین معلوم میشود کہ قاعدہ مخصوصہ در باب شانہ و کمان ایران نیست لکن در جمیع
 ازمنہ ہمیشہ خانوادہ سلطنت علی الاطلاق دست خوش بادشاہ بودہ اند و ہر
 نوع کہ سیل یا صلحت او اقتضا کردہ است بایشان معمول داشتہ است حتی ہنگام
 رعایا اختیار پادشاہ را برالئے سرای سلطنت پیش اختیار و سہ بر خدام
 والئے دربار میداند و حقیقت فرزندان سلاطین ایران در تحت ہیچ قاعدہ و قانون
 نیستند باین معنی کہ اگر رائے بادشاہ بالنسبتہ بایشان وضع اقتضا کند کہسے را
 یارائے مداخلت نیست و چون پیدایش ایشان بر شفا جبرف ہمار است
 ہر لحظہ در معرض فنا و ہلاک اند و میتواند بود کہ ہلاک ایشان چنانچہ بسبب خطا
 واقع میشود بسبب صلاحیت ایشان نیز اتفاق افتد زیرا کہ غالب این است
 کہ کسانیکہ بخت سلطنت نزدیک تر اند صلاحیت ایشان موجب حرکت عرق
 حسد صاحب تاج و تخت است و از اینچہ مر قوم شد معلوم میشود کہ علی حسب قانون
 حکم پادشاہ بر جان و مال دشمنان مقہور و رعایائے طاعی کہ از انجملہ اند قطاع طریقی
 و جمیع خانوادہ پادشاہی و وزرا و رؤسائے کشتور و قواد لشکر و جمیع خدم و حشم خود
 علی الاطلاق جاری است و میتواند کہ سیاست کند ہر یک از طبقات مزبورہ
 را بدون رعایت و تمیز مقدمہ از ہر تبیل باشد لکن در سایر طبقات اگر امر
 قابل ملاحظہ سلطان روسہ و ہر ملاحظہ شریعت و قوانین ملکی باید بشود و بعد از افاقہ
 شہود و وثوقہ شرع سلطان حکم با جراسے آں میدہد بلکہ شک نیست کہ بعضی
 اوقات مخالفت شرع و قانون نیز میشود لکن اینگونہ امثال از روسہ ندرت اتفاق

authentic
 formal
 proceed

ہے افتد و چون واقع شود غالباً بہانہ این است کہ حفظ سلطنت یا سلطان داعی برآن
 امر بوده - ظاہر است کہ اگر شفا یا استشفاف^ت و استحقار سے بالنسبتہ لشرع و قانون
 بشود علمائے ملت کہ آلات و ادوات اجرائے احکام مذہب اند نمیتواند بود کہ محترم
 باشد لکن وضع اقتدار پادشاہ بدون رجوع بوضع مملکت درست معلوم نیست و ایران
 در حالت کمال آرامی مروجے خراج گذارد کہ ماکراہ سر با طاعت نہادہ اند شل یلا
 کہ در کوہستان بہند و زندگئے ایشان بتاخست و تاراج اطراف میگذرد و امرائے
 تقدیر کہ ہمیشہ در خیال استقلال اند و ویران او آخر چنیاں بود کہ حتی مروجے
 کہ کمتر میل بجنگ و جدال داشتند چنیاں بتغییر و تبدیل عادت کردہ بودند کہ مضائقہ
 داشتند کہ ہر کس را کہ بحسب اتفاق وقت دولت روس و ہدیہ پادشاہی بر وارند
 بنا بر این پادشاہ چہین ملکہ بدون رعب استیلائے تمام کار سے از پیش نتواند
 برد این است سبب اینکہ مے بینیم سلاطینی را کہ بظلم و تعدی ستودہ اند ایران در
 تحت حکومت ایشان زیادہ آباد و مہمور بودہ است اخبار مبالغہ آمیزے کہ از بیدار
 ایشان منقول است ناشی است از اینکہ پادشاہ خود حکم بسیارست میکند و خوننا غالب
 در دربار سلطنت رنجیدہ میشود کارمائے کہ مورت ضحرت الہائے فرنگستان است خود
 ایرانیان بایہ قوم دولت و مایہ صلاح ملت میدانند بسبب اینکہ این متم کار است کہ
 سبب سکون و آرائے مردم طاغی و سرکش میشود در ریج مملکت پادشاہ بشخصہ
 بیش از پادشاہ ایران مواظب امور نیست بلکہ بعضے از سلاطین مصفویہ غالباً و
 حرم مشغول کار بتوسط خواجہ سرا یاں میکند اشت لاکن این متم تشنیاں فقط وال بر قواعد
 کلیہ است کہ امور سلطنت باید بدان ہنج کہ بگذرد و این شخصہ مواظب امور بدون پادشاہ و

وضع مراقب بودن و چنین مینماید که هم از قدیم چنین بوده و اختلاف قلیلی کرده
 باید ادبگاه و زراعت و توفیقان بحضور رفته اخبار لازم را بر عرض رسانیده و بموجب هر یک فرمان
 می یابند بعد از آن پادشاه بدر بار عام میرود و غالباً این است که هر روز ه اسلام عام
 میشود و قریب یک ساعت و نیم طول میکشد و در این سلام شاهزادگان و وزرا و اعیان
 ملک حاضر میشوند و اموریکه باید شفا صورت بگیرد انجام میدهد جایز نما و صلوات و انعامات
 داده میشود و اگر کسی مورد موافقت و سیاست باشد بقبوت و فرمان میرود و پادشاه از
 هر خوشنود یا ناراضی باشد و بخوابد که بر مردم معلوم شود باقتضائے حالت تخمین و سرزنش میکند
 بعد از گشتن سلام بخالت خاص رفته یک دو ساعت با خواص و وزرائے خود مصروف میدارد
 بعد از آنکه صبح باین نوع گذشت بجرم میرود بعد از ظهر نیز در بار خاص میکند و با معاونت
 وزرا و امرای تق و تق امور می پردازد و اوقات او همیشه بر همین رویت مصروف است
 مگر در اوقات بیماری یا در ایام سواری یا شکار حتمی اینکه در اردو نیز مانند اوقاتے که در سر
 سلطنت است طریق کار گزاری معمول است چنانچه عیوالت گفت که هر روز از طلوع
 آفتاب تا غروب آفتاب از هر طبقه میتوانند پادشاه را بنیاد بنابرین محال است پادشاه
 که باقتضائے عادت این همه در میان رعیت باشد از حالات رعایا مستخضر نباشد و اطلاع
 سلطان بر احوال رعایا لابد صورت از وی در فاه و سائیش خلق است مگر اینکه بالطبع بدو
 و کینه جو باشد اما از امور متعلقه بوزیر عظم ممکن نیست که تعریفی چنانکه باید بشود و حقیقت
 کار رائے وزیر موقوف است بر اعتماد و عنایت و کار بینی یا تمبلی یا عجز پادشاه عادتاً کار
 که بسته بانظام امور مملکت و رفاه رعیت است کلیتہً بواسطه وزیر می گذرد و سفر رائے دول
 را بحضور میرد با حکام ممالک و مکاتبت و مراسلت می کند و اگر او را اختصاص

و انبیا زکلی در حضرت پادشاه باشد غالباً در جمیع امور تصرف میکند حاجی ابراهیم در
 عهد وزارت آقا محمد خاں در جمیع امور ملکیه داخلست مے کرد و همه کارهای معظم
 باستحضار او مے گذشت بعضی اوقات نیز وزیر سے دیگر معین و امور محاسبات مالیه را
 بدو محول میکند چنانچه دریں اوقات میرزا شفیع صدر اعظم است و حاجی محمد حسین مباشر امور
 مالیه پیش ازین صاحب این منصب را امین الدوله میخواندند و حال حاجی محمد حسین را
 نظام الدوله لقب داده اند تعیین این مناصب مطلقاً با اختیار پادشاه است و او را چهار وزیر
 است که در تنها منصب بلکه جان و مال ایشان بسته بعنائیت پادشاه است و بلند اهمیت در
 خطر و هر قدر منصب جلیل تر است خطر عظیم تر است و غالباً در حضور پادشاه یا بجایز یا
 شخصه یا بنده بست امور ملکی اوقات میگذرانند مردم بسیار کاروان و کارگزار باید باشند
 تا باینگونه مناصب ترقی کند عادتاً کسانے را انتخاب مے کند که در کارهای پست تر
 شهرت بجاقوت و کابینی یافته باشند و از تدابیر ملکیت است که امیر یکیشرافت نسب جلالت
 شان و منصب متصف باشند وزارت میدهند و احتمال دارد که در ایران کم است امیر
 که قابل این منصب باشد لکن اگر هم یافت شود خلالت تدبیر و عقل مے دانند که نام و مهر پادشاه
 را بیکه سپارند که احتمال آن میرود که دست او نیز بزرگے خود کند و عزل او نیز بسبب کثرت
 معاون و هواخواهان مشکل باشد برخلاف عزل و نصب وزیرانیکه حال رسم است بر سر کار
 مے آورند و رسوائی و کشتن ایشان نیز موجب حرکتے یا شکالے نخواهد بود و اگر چه اتفاق هم
 افتاده است که بعضی اوقات امیرے بزرگ بر منتهی است لکن این قبیل استثنائے قاعده
 کلیه است بغیر از وزیراے بزرگ منشیان و مستوفیان نیز هستند که معاونت ایشان کارهای بسیار
 میگذرد و دفاتر جمیع و خرج محالک محول بایشان است منزلیکه مستوفیان در آن جمع

می شوند و دفتر خانه گویند و در آنجا مجمع مالیه و خرج مملکت از قبیل وظائف و ادورات و اطاعات
 و مستمریات علماء و شایخ و سادات و فقرا و مواجب و مشاوه صاحب منصبان ملکی و لشکری و
 تعینات سپاهیان تنقیح اسی رسیدگی میکنند اگر چه مکرر و زراست ملک ازین طبقه انتخاب
 می کنند و لے درایا می که مباشرین امور اند کم است که اعتبار می کلی داشته باشند و ضلع در
 خانه ایران در این زمان بالنسبتہ بزمان سلسله صفویہ تغیر کلی یافته است بعضی از سلاطین
 صفویہ عادی بودند باینکه بیشتر اوقات در حرم میگذرانند و بدین سبب زنان و خواجه سرایان را
 رسوخ و در قراج پادشاه پیدا میشد و بسا بود که خواجه سرایان به مناصب چند ترقی کرده داخله
 کلی در امور مملکت ملک میکردند و لے بعد از استیصال این سلسله امری قاجار که بخت برآمدند نیز
 عادات مردانه آبا و اجداد خود را تغیر داده اند و بسیار کم است که خواجه سرایان بیرون زد و ابرار
 سلطنت بعهد منصوب باشند اما لے خانوادہ شاهی و کسانی که بند و بست رسوم
 اوقات و آیام مخصوصه مثل اعیاد و ضیافتها و غیره محل با ایشان است و خدمه مخصوصه پادشاه
 را از روی لزوم دخل و تصرف در حکومت نیست لکن چون ایشان و خصوصاً خدام
 حضور غالباً منظور نظر پادشاهی واقع میشوند نوع اعتمادی پیدا می کنند پیش از وزیر که اگر چه
 در صورت لباس حکومت پوشیده اند و لے در سینه رسوخ کلی در مملکت دارند بمیان قواعد
 الملک ایران مانند سایر بلاد اسلام بر قرآن و حدیث است و ازین سبب است که فقها
 شریعت و قصات ملت یک طایفه اند و چون سر رشته قوانین آئیمه در دست طاهای
 ملت است و بسا سبب سیر بلا می ضغنا و ساکین اند در مقابل تیر باران خدمات
 ظلمه لاجرم این طبقه را احترام تمام است قواعد عالیہ درین مملکت بر دو نوع است
 یکی از روی کتب که در جمیع ممالک اسلام جاری است و آنرا شرع گویند و بنام آس بر قرآن

دست است لکن از وقتیکه در پیشگاه و استقرار یافت فقهای ملت اخبار یک
از خلفائے ثلاثه و کسانی که دشمن علی و آل سول میشدند و در ساقند بنابر آئین مسلمین
حکایت از حکم شرع تواند بود لکن ایران محکمه دیگر است که آن را عرف گویند که فیصله امور
در اینجا بر وفق رسم و عادت کنند امور یک در محکمه عرف فیصله میابند نه از روی قانون و نه است
زیر که مسلمین بر قوانینی که از قرآن و حدیث مستفاد و متنبط میشد و کتابی مدون نیست و نمیتواند
بود بنابر این حکام عرفیه با مقتضائے مکان و زمان و اشخاص تغییر پذیر است - پادشاه حاکم
عرف است و در حقیقت عرف همان اجرائی احکام پادشاهی است الا اینکه علی الظاهر
آن با حفظ رسوم و عادات مردم را نیز میکنند با خداین رسم بلاشک از اینجا است که چون سلاطین
ایران دین اسلام اختیار کردند نه می توانستند و نه بایک بودند که جمیع اختیار حکومت و رسوم آبا و
اجداد خود را نیز محض ابشریت کنند لهذا آنچه لازم داشتند از قوانین شرع اختیار کردند و آنچه
را با رسوم حکومت خود مطابقت داده آن را عرف نامیدند لکن اواره امور عرفیه همیشه با مقتضای
ضعف و قوت و میل و طبیعت سلاطین اختلاف یافته است چنانچه در عهده شاه سلطان
حیدر صفوی منقول است که جمیع امور در محکمه شرع میگذاشت و در زمان نادر شاه جمیع
کارها بحکام عرف رجوع می شد اهل شرع مدعی آنند که چون شریعت از جانب خداست
پس باید که جمیع امور عبدا و بتوسط حکام شرع فیصل شود و عرفی حکام عرف به شهادت امارت
و بنیه حکومت ثابت کرده اند تا که جمیع نزاعیکه متعلق با حکام عبادات و فرائض نکاح و طلاق
و معاملات بیع و شراء و امثال آنست باید بحکمه شرع رجوع شود و از قبیل قتل و سرقت و سایر
امور عظمه که موجب اعتناش ملت و احتمال حال رعیت است باید که باستحضار حکام عرف
انجام یابد اما بعضی اوقات که مصلحت مقتضی شود و امر قتل را بشرع رجوع کرده بعد از

اوائے شہادت فتوے شیخ الاسلام را گرفتہ حکم را جاری میکنند قبل از سلطنت نادر شاہ
 امنائے شرع ہمہ صاحب دولت و اقتدار بودند و رئیس ایشان صدر الصدور کہ نائبانم بنام
 حکومت تمام دہشت جمیع ملائے ملت تابع وے بودند و خود در پائے تخت سکونت داشت
 و باستحضار و اتساع پادشاہ قصبات باطراف مالک معمرہ مامور میساخت از اماکن کہ
 در آن مساجد و عمارتیکہ بحبت خیرات و تبرات بنا کردہ بودند مالیکہ عظیم حاصل میشد و او از این مالیکہ
 از قبیل اخذ و صرف ہمہ موقوف و موقوف برائے صدر الصدور بودند شاہ عباس گنجی خواست این منصب
 را موقوف کند و بنابرین چوں صدر الصدور مرد کسی را بجائے وے مقرر نکرد شاہ صفی بنیہ او چوں بر
 تخت برآمدیم کہ کہ مباد از برداشتن این منصب فتنہ حادث شود مصلحت در آن بدیکہ منصب بپورا
 تقسیم کن میان دو نفر و باین واسطہ تضعیف قوت ایشان کن بنابرین دو نفر معین کردہ یکے را
 صدر الصدور خاص یعنی مخصوص پادشاہ و دیگرے را صدر الصدور عام یعنی بحبت خلق نامیدند
 نادر شاہ این منصب را موقوف کرد و چنانچہ مذکور شد جمیع اماکن کہ بحبت محتاج این طائفہ معین
 بود ضبط کردہ جزو مدد معاش عساکر خود ساخت و زمینہائے کہ نادر شاہ گرفت از ان بعد
 بہ نوعی کہ باید و بارہ در عہد ہیچ پادشاہ باز دادہ نشد و غالباً دیگر امید اینکہ این طبقہ
 صاحب دولت و اقتدارے کہ وقتے داشتند بشوند نیست چوں نادر شاہ این منصب
 را موقوف کرد و وظیفہ مختصرے بحبت کسی کہ این منصب را داشت معین نمود
 و لقب نواب ہنوز در نسل او باقی است و تا ہنوز اگر چہ کار و مداخلے ندارد احتیاج
 زیادہ دارند طبقہ علماء کہ ایشان را مجتہد گویند ہمیشہ در ایران بودہ اما از زمانیکہ منصب
 صدر الصدور ہی از میان برداشته شد مجتہدین را آب دیگر بر روی کار آمد تعریف حال این
 طبقہ عالی از اشکال نیست زیرا کہ مروے ہستند کہ منصبے دارند و نہ منصب قبول میکنند و نہ کار

مخصوص معین دارند البتہ فرط فضیلت و زبرد و صلاحیت که در ایشان است اہالی ہر شہر کہ مجتہد
 در آن سکنے دار و بالطبع والاتفاق با ایشان جمع کہ وہ مجتہدین را نامیے راہ نجات و حامی
 از ظلم بغات و طغیان دانند و چنان در تعظیم و تجلیل ایشان مبالغت نمایند کہ جبار ترین سلاطین
 نیز مجبور است کہ درین امر متابعت خلق نموده از روی اعتقاد یا تکلف مجتہد را رعایت و
 احترام نمایند و کم است کہ در ایران پیش از سہ یا چہار مجتہد باشد و از جہلہ لوازم حرکات ایشان
 است کہ اظہار تعلق با سبب دنیوی نکنند و مراودت با سلطان و امنائے حکومت
 بدستہ باشد و بسیار کم است کہ ازین حد تجاوز کنند و سبب نیز ظاہر است زیرا کہ تغیر درین
 حالت موجب نقصان اعتقاد مردم و تفرقہ ناس مورث بے اعتنائے سلطان است و یکبارہ
 اینکہ سلطان بمقامات ایشان رود یا اگر ایشان بمجلس پادشاہ روند صدر مجلس با ایشان بدین
 نحو بود و چون مجتہد سے ہمیر و دیگر کے بائید تا در زہد و ورع و فضیلت چوں او معروف
 باشد تا جائے او گیر و حکومت مجتہدین در محکمہ ہائے شرع بسیار است قصات ہموارہ صورت
 سائل را بر ایشان عرصہ دارند و فتوے مجتہد مرد و دخواہ شد مگر بقوے مجتہد دیگر کہ از
 و سے فضیلت و تقویٰ شہور تر باشد لاکن فائدہ اٹائے ایران ازین طائفہ ہمیں نیست
 کہ گاہ گاہ سے در مقام عدالت از ایشان استعانت جوئند بلکہ شریعت را اعتبار است بسبب
 صلاحیت و نفس امنائے شرع است پادشاہ را یا راے آن نیت کہ رد احکام
 ایشان کند و بسیار است کہ مصلحت سلطنت را درین دانند کہ فیصلہ امور بمجتہدین
 مرجع دارند و در وقتیکہ ہمچس را جرأت آن نیت کہ پادشاہ نزدیک شود پادشاہ
 را جرأت آن نیست کہ توسط مجتہد سے رار کند خانہ ایشان پناہ گاہ مظلومان است
 و بعضی اوقات شہر سے را بواسطہ وجود شخصے ازین طبقہ بختیہ و معادشتہ اند وقتے کہ

در شاہ
 سرستند
 و دست
 کئے کہ
 ارہابین
 میں منصب
 پر چوں
 سبب بورا
 وہ کیے را
 ق نامید
 سفہ معین
 ران بعد
 این طبقہ
 میں منصب
 بن نمود
 حاتم
 بلکہ منصب
 مالین
 تند و نہ کار

مؤلف اوراق در ایران بود چهار نفر از مشایخ این طبقه بودند یکے آقا محمد علی کرمانشاهی
 دیگر میرزا ابوالقاسم قمی و حاجی میر محمد حسین صفهانی - حاجی سید حسین قزوینی اگر چه بیخ سال قبل فوت
 شد بود لکن منور ذکر او در افواه با احترام مذکور شد - بعد از رحلت در اترام و اعتبار شیخ الاسلام است
 و در ہر یک از مشہدائے معتبر یک شیخ الاسلام سے مانند ابن نجیب انپادشاہ میرس و وظیفہ
 فراخویشان و لائق مکانت نیز برائے اوز دیوان مقرر است لکن تیسرین شیخ الاسلام متنازعہ بابا
 مردم ضرورت و غالباً شخصے را این منصب سد کہ بد نش و تقویٰ از دیگران انبیا کردہ
 باشد و مکر اتفاق افتادہ است کہ احترام ایشان کمتر از مجتہدان بنودہ است و مانند ایشان
 اظہار بے تعلقی باباب نیوی و بے علائقی باباب ریاست بحجت دوام حرمت خود و شہادت
 در ہر شہر بزرگ قاضی ہست کہ در تحت شیخ الاسلام کار میکنند و جمعے از ملائیسے دیگر تیرہ دن
 سواحب یا بامید از یاد شہرت یا بویہ سفارش قضات یا شغل و عملے دیگر ہمیشہ انبرائے مجلس
 شیخ الاسلام اند شہر مائے کوچک فقط یک قاضی است و در دہات غالباً یک ملائے کہ
 چند کلمہ عربی میدانند و ناموزن کلام و طلاق پر دشتہ دخل و تصرف در اموال موات ایشان مینماید و
 یا تمکے اگر ضرورت شود مینویسد و فیصلہ امور جزئیہ روزمرہ میکند چون امرے مشکل روئے
 و ہرجوع بعد از شہر سے کہ نزدیک است کنند و قاضی نیز غالباً ہرجوع بچشمکشی الاسلام
 سے کہ دینین یکے از صاحب منصبان محکمہ عدالت ایران مفتی است لکن عتبار
 واقعہ اسے کہ مفتی در بلاد عثمانی دارد بیچ یک ازان در ایران نیست فقط کار مفتی
 در ایران این است کہ مطالب را بنظر صاحب عدالت میرساند و رائے خود را
 نیز مگوید و غالباً چون مردے با فضیلت مباشرت این امر است رائے او را وقفے
 سے ہند و در فیصلہ امر سوختے دارو یا طبقات ملا چندان قابل تعریف نیستند و چون

داخل یعنی وکار مقرر سے نہایت دور مردم را نیز اعتنائے پائشان نیست غالب در معرض رشوت خواری و بعض حرکات و دیگر برے آئند لہذا دولت حقیقت و شہادتہ باشد بخوانیکہ در باب جہالت و فساد و تعصب اس طائفہ گفتہ شدہ است رشوت خواری و حیلہ بازیائے نصنات و ملائمتے ایران را کہ محررین اس ملک نوشتہ اند و ساثران فرنگستان نیز خیلہ بد از بعضہ از اس طبقہ صحبت میدارند چنانچہ یکے از تجار مشہور عیسوی کہ سالہا در ایران اقامت داشت مینوسد کہ اگر وضع محکمہ عرف بنویسند یکس از خارج مذہب نمیتوانست در ایران تجارتی کند بسبب اس کہ تعصب ملائمتے محکمہ شرع نے گذارد کہ اینگونه مردم را بحق خود برساند چنانچہ یکے از تجار مسلم و رشکست و طلبہ گاران و سے کہ مسلم نبودند رجوع بشرع کردند شرع حکم کرد کہ بیچ و چہرے طلبہ گاران نیز سد بعد از آن لایہ بعرف رجوع شد پس از ثبوت مدعا حکم شد کہ اموال شخص مزبور را ضبط کردہ بفروشد و اساندها و اسے دین مردم کند حاکم عرف پادشاہ است و نوابے و حکام ممالک بلاد و عمال قرای و قصبای و ضیاع محال کند خدایان ذات و صاحب منصبان از ہر قبیل کہ در تحت فرمان ایشان کار میکنند و حکام عرف و ایران ہمیشہ بر جایکہ ہستند حکومت دارند لہذا بعضی سیکہ قانون ملکی مانع حرکات ایشان شود ایشان حاکم بر قانون اند و اجرائے ہر حکم بقوت حکومت است فیصلہ کہ تعجب و شکم میشود و چون بسیار کم است کہ کما مینوی اوقاتے صرف ملاحظہ بینہ و مشہو کنند غالباً ظلم واقع میشود اگر چہ ارادہ آزاند شہتہ باشد فقط خوفے کہ بہت از کسانیت کہ بالادست ایشان واقع اند کہ مبادا مظلوم رجوع و عرض حال خود بوسے کند اما حرکات حکام عرف بہ طبیعت پادشاہ عصر است در صلاحیت و کاری بینی و ظلم و تعدی حرکات پادشاہ مشرق سائرین بہت پس تعریف کا این قسم مردم آسان تر است از تعریف حرکات شان کہ بہت ترین

حکام عرفان میں ہے کہ چون قضیہ بد و رجوع شود مطلب مدعی را سے شنود و مشہور است
 طلبد و اگر قضیہ خیریت سے کہ کہ خدائی دی ہم مینواند کہ سیاست کی کند و جرمیہ خبری بگیرد و
 اگر گناہ بزرگتر باشد صورت واقع نزو ضابطہ محال فرستادہ خواهد شد اگر محبت ملاحظہ معظم
 امر با شئون طریقیں یا بزرگ گئے گناہ از حیث اداره ضابطہ غیر خارج باشد و تیرہ حکم مملکت
 میکند و حکام ممالک مینواند و جمیع امور اہر اسے احکام کند مگر در باب کشتن زیرا کہ کشتن
 فقط حق پادشاہ است مگر در صورتیکہ اٹائے ہوئے یا غی شدہ یا یورش کردہ باشند یا انیکہ حکمت
 مملکت مفوض یکے از شاہزادگان باشد در سایر اوقات کشتن کسی لازم نیست یا شاہ محض شرعی
 در باب اثبات خطائے شخصے کہ قتل سے منظور است پائے تخت روانہ کردہ فرمان پادشاہی
 بر قتل سے صادر خواهد شد حد سے مابین کارٹائے عرف و شرع معین نیست بخت یا انیکہ حد
 بر کارٹائے عرف معین نیست و این عدم تحدید مناسب مصلحت پادشاہ و ارکان دولت است
 و اگرچہ امور و واقعات ممالک غالباً از شرع بعرف و از عرف بشرع رجوع میشود لکن تسکات قضا
 و معاملات و نکاح و طلاق باید باستحضار علمائے شرع نوشته شود و در محضر مناسے
 بطور مینہ بکار میرود و حکام عرف نیز ہر وقت مصلحت شخصی یا ملکی اقتضا کند مثل انیکہ فیصلہ
 سبب نزاع یا شخصے متشخص تر از خود شود یا اگر یکے از ایالات را سیاست کند سبب و جمیع قلیہ
 میشود دریں صورت مقدمہ رالطرف اولیائے شرع رجوع میکند و در امورے کہ سیاست
 طلب است حکام شرع بعد از ملاحظہ شنود و مینہ باجرائے حد و شرعیت قوت سے مہر فیصلہ
 مقدمات و ایران اہم از یکہ در حکم شرع باشد یا عرف بزودی میشود و علی الظاہر نیز خیرے
 ندارد اگرچہ دخیلہ مبالغہ خلیہ بطور رشوت بکار میرود و چنانچہ قوم شدہ پادشاہ ایران خود را
 فوق قاعدہ و قانون سے پندارد و حکم شہوات پادشاہی خویش را قاعدہ بر سلب

ارواح و ضبط اموال ہر یک از رعایا میداند و همچنین نیز صورت ترتیم یافت که اگر چه پادشاہ خود را
واللہ علی الاطلاق میداند لکن اجرائے احکام اور احده سے معین است و جمیع امور یکہ حدود
شرعیہ بر آن تعلق میگیرد و پادشاہ خود بنفسہ یا یکے از نواب سے بفیصلہ آن نہ پروا و از رجوع
بعلائے شریعت شدہ بنا برض قرآن انجام سے یا بدسارق و قاتل معاف نمیتواند نہ اگر ضامن
مال یا صاحب خون یا بل مسابہت و مصالحت باشد و عفو سارق و قاتل شروع و متنبط از جزو
خیر و آئینہ قرآنی است کہ در این دو باب وارد شدہ است قطع بدسارق اگر چه در قرآن
وارد است لکن بندرت اجرائے این حکم میکنند مگر در صورتیکہ مال مسروقہ خطیر باشد و زو حکم
پادشاہی مورد عقوبت منت میشو و اگر زنی یا مردی بعد کشتہ شود چوں قاتل معلوم شد
وارث مقتول طلب قصاص میکند و اگر پس از اقامتہ شود متینہ گناہ سے ثابت شود قاتل را
بوارث مقتول سے پانزدہا نفع کہ خواہد یا و سے سلوک کند و وارث مقتول مختار است کہ
از قاتل عفو کند یا دیت بستاند یا او را بقتل رساند این قاعده ہنوز در ایران جاری است چند
سالے پیش غیبت کہ سفیر انگلیز مقیم ابو شہر حکایت میکند کہ دیدہ نفر را بدست و رشک سائیکہ
کشتہ شدہ بودند و او ند و ایشان اشخاص مذکور را بر سر قبر مقتولین بروہ قصاص کردند
لکن چیز سے کہ قابل ملاحظہ است این است کہ کار بدست اطفال صغیر مقتولین دادہ
ایشان قاتلین را کشتند و دستہائے کوچاکشان را بچون آلودہ کردند و همچنین وقتہ کہ قتلہ
آقا محمد خاں آخوند سیاست رسانند خود ترین شاہزادگان کہ متینت خنجر بدست نگیرد
اول خنجر را ایشان زد و در احوال نا و در شاہ نیزند کور شد کہ برادر زادہ اش کہ بجائے و سے
نشت یکے از قتلہ اور از زنان حرم فرستاد و ایشان او را نیز زبردند و در ایام صفویہ یوان عدالت
دیگر کشتند و کسی را کہ بر آن مقرر بود دیوان سگی میناسیدند و بہر قتل سقت کہ در پائے تحت جمیع

نہ پادشاہ خود را

۱۴۵

۱۱۱

قاتل

۱۴۵

راست
بگیرد
عظم
کشت
شستن
حکومت
شرعی
پادشاہی
یکہ
است
تقتل
ع
فیصلہ
جمیع
سیاست
بد فیصلہ
خرجے
ن خود را
سلب

ممالک محروسہ واقع میشد با شخصہ رے انجام می یافت منقول است کہ فیصلہ و حکم چہار امر
 مخصوص باین دیوان بود یکے گشتن زندان کسے و دیگر نقصان چشم و زلف محضہ و قتل
 و بنابر عمولفے کہ این قول ازوے منقول است سایر امور عرفیہ و ہر جا واقع میشد در دیوان
 حاکم ملک فیصلہ می یافت و امور شرعیہ رجوع بانسانے شرع میشد مگر انیکہ حجت امتیازے
 بخت ارکان مملکت کسایتیکہ مہتمان دولت بودند و سرائے دول خارجیہ مقرر بود کہ مقتدا
 ایشان از ہر قبیل باید و در دیوان دیوان بیگی بگذرد و ہم او گوید کہ مدار دیوان عرف بر
 استعمالات و رسوم مکانی بود کہ باین دیوان تعلق بدان و ثابت این عادت ہنوز جاری است لکن
 محکمہ دیوان بیگی متوقف شدہ است و کار این دیوان حال مخصوص پادشاہ است و ہر جا کیے
 از فرزندان و سے حاکم است از جانب پادشاہ مامور است کہ ہر مقدمہ را کہ سابقا در دیوان
 عرف و دیوان بیگی سیاست میشدہ است بر همان پنج سیاست کند و ہم اگر شخصے متوفی
 قانون واجب القتل باشد نیز اسانڈیکے دیگر از صاحب منصبان دیوان عدالت کہ در
 سابق بودہ و ہنوز ہم است شخصے است کہ اورا وکیل الرعا یا گویند اگرچہ حال ازین
 منصب نامے پیش نیست لکن معلوم میشود کہ مقصود از تعین چنین شخصے شہتار بعد از
 انصاف است قاعدہ سیاست خطا و گناہ حسب احکام شرع در ایران و سایر بلاد اسلام کیے
 است لکن احکام عزنیہ بحسب اوضاع و طباع حکام مختلف میشود جریمہ کردن و تادیب زدن و
 چوب زدن و خطا ہائے جزئی مہول است بسیار کم است کہ کسی را شکنجہ کنند مگر وقتے کہ
 بخوابند کہ مال مخفی خود را بروز دہد کنند چشم مدت است کہ سبب رسوائے ایران است
 عادت گمانے و معرض این عقوبت اند کہ گمان میرود کہ ہوائے تحت و تاج دارند و ہر آقبیل
 کہ مقصود بتیصال ایشان است بدون انیکہ خودشان ابر بزنند و چنانچہ سمت نگار شش

بات کا ہے اتفاق سے افتد کہ شہر سے رانا بنیا میکنند تا موجب عبرت دیگران شود علی العالم
 قبل گناہ کار در ایران بطناپ انداختن است یا بگردن زدن یا بخنجر کا شش ساختن لاکن
 بعض اوقات نیز یا بجهت عبرت سایرین یا بسبب تشدید مقام طوراً ئے غریب اختراع
 نے کنند چنانچہ ازیکے از محران انگریز منقول است کہ در سنہ ہزار و ہشتصد و وہ عیسوی
 در طهران غلامی اہل خانہ را کہ خدمت میکرد و زہر داد اگرچہ جمیع جان بدر بردند بسبب این کہ
 زود خورشید ندونی الفور معالجہ کردند اما چون گناہ بر غلام ثابت شد شاہ حکم کرد تا او را باز
 بقارہ زوہ زندہ زندہ بطوریکہ قصا بان با گوسفند کنند اعضائے او را قطعہ قطعہ
 کردند با جملہ بعضے را متصل و شکنجہ دارند تا ہمیسرہ و بعضے را بردارزند و بعضے
 اوقات شاخہائے دو درخت را سر ہم آورده ساقہائے گندگار را ہر یک از شاخہا
 بستہ را کنند و چون شاخہا بقوت طبعی میل بجائے خود از دو طرف مختلف نمایند شخص از ہم
 دریدہ شود و کیفیت با عنجہ ساختن زکچان از مردم وروامغان مسطور گشت زنان
 بیاکم علی رؤس الماشہاد سیاست میرسند مگر وقتیکہ ضرورت وقت خیلہ اقتصاد داشتہ
 باشد چنانچہ قبل ازین در تبریز نے شوہر خود را سموم ساخت حکم شد غیر غضب اورا از بالا
 برج بلند سے زیر انداخت و فی الحقیقت وضعیکہ نسوان در ایران دارند غالباً خطاکا
 شان مقتضے سیاست زیاد نیست لاکن ہمہ جہت در معرض ظلم و تعدائے خانگی ہستند
 و گزر شدہ است کہ زنان بے گناہ در عقوبت شوہران و پدران گرفتار گشتہ اند و
 این بیشتر مخصوص است بزنان بزرگان مگر اتفاق افتادہ است کہ کخیال نیک از پول
 مخفی خبر دارند زنان را شکنجہ و عقوبت کردہ اند و بسیار است کہ اگر امیرے یا وزیرے
 کشتہ اند زنان و دختران اورا مانڈ کنیران بدگیران بخشیدہ اند و بعضے اوقات

بہت ترین مردم چنانچہ مستعد وزن بزرگان را بہ قاطر چیاں دادہ اند لکن این قسم نامور
 اتفاق مے افتادیل شان برین عمل این است کہ ہیچ عقوبتے بحبت مردم بزرگ بدتر ازین
 نیست و لہذا یاسر یک خانوادہ موجب عبرت و آرائے دیگران است لکن ہیچ دلیل
 نمیتواند طبیعت را بایل بانگینہ اعمال کند کہ ہم خلاف مروت ہم خلاف مردمی و ہم خلاف
 عدل انصاف است و پیش از ہمہ خیر دلالت بر خرابیہائے حکومت مطلق مے کند بیکر
 بگیان حکام بلاد از جانب پادشاہ معین میشوند و میتواند بود کہ بیکر بگی و حاکم دوارو
 از اہل ملک بلکہ نباشد لکن کلان تر و کہ خدائے محلات و رہر شہرے باید از اہل سہان
 بلکہ باشند بلکہ حکم لازم باید از معتبرین و محترمین سہان شہر باشند اگرچہ علی الرسم مردم و رافقیہ
 کلان تر و کہ خدا اتفاق مے کند لکن رضائے ایشان و تعیین این و خیل ست چنانچہ اگر
 پادشاہ کلان ترے تعیین کند کہ مردم اور اتخا بہند نمیتواند از عمدہ خدمات این شغل آید زیرا کہ
 آن وقع خطہم در نظر مردم را کہ لازمہ این کار است ندارد و ورقے و دہات نیز و تعیین کہ خدا
 ہمین قسم است اگر کسی معین شود کہ اہل دہ با و راضی نباشند علی الانصاف این قدر منازعہ و
 مناقشہ مے شود تا اینکہ سبب غل یا استغفای او شود و ملاحظہ این امور از لوازم است زیرا کہ
 ہیچ چیز بیشتر موجب رفاه و عسیت نیست از اینکہ رؤسا و ریش سفیدان یا خود انتخاب کنند یا
 برضائے ایشان انتخاب شود بلکہ رست است کہ رؤسائے کہ با اختیار رعایا انتخاب شوند
 نمیتواند کہ مردم را از ظلم ظلم حفظ و حمایت کنند بلکہ بسیار میشود کہ خود مجبورند کہ آلت ظلم
 بیابا شوند لکن باز سہان احترامے کہ خلق بحبت ایشان دارند و سبب انتخاب ایشان شدہ است
 نقصان پذیر نخواہد بود و بدین سبب اجرائے لوازم عادیہ عمدہ خود غالباً رفاه و
 آسائش و فائدہ و آرامش مردم را ملاحظہ خواهند نمود و ہمچنین درین مقام لازم

است ذکر شود که در هر شهر و قریه معتبره و قریه و پل و ران و کسبه و اهل حرفت و علمیات از
 هر قوم رئیس مقدمه دارند که در واسطه اصناف خوانند و متوسط و امور صنف متعلق با و با حاکم
 بلد و کار گذران حاکم انجام مییابد این شخص را صنف اختیار می کند و پادشاه منصب میدهد
 و بسیار کم است که از عهده که دار و مغرول شود مگر هم اهل صنف از و شکایت کنند و شکایت
 صنف هم به هر حرف بی پای و بیجای معتبر و مسجع نخواهد بود مگر اینکه خطائے بزرگ کرده باشد
 یا امور متعلقه بصنف را عمداً اهل گنشته باشد یا بحکم باید ظاهر باشد که تعریف کلی از اواره
 امور عدلیه که شامل حال جمیع مردم مختلفه که در مملکتی مثل ایران یافت میشود و نمیتوان کرد
 قبل ازین سمت نگارش یافت که جزئیات از سکنه این ملک منقسم باقسام و قبایل
 عدیده میشود که اصل و نشاء هر یک با قبایل دیگر اختلاف دارد و ترک از ترکستان و اعراب
 از عربستان و ایلات خود ایران که عبارت از کرد و لک و زند و سایر قبایل باشند ازین مملکت
 و جمیع طوایف مزبوره اگر چه اختلاف السنه دارند لکن عادات و رسوم شان همه قریب بهم
 است غالباً در چادر زندگی میکنند و مدامعیش شان بر گله در میگرداند و شکایت با تغییر امور
 تبدیل امکان نمینماید قواعد حکومتی که در میان خود دارند همه بهم نزدیک است و همه
 اسلام دارند و لاجرم قوانین مقرر در قرآن و متنبط از حدیث گردن میزنند و رایام
 صفویه صدر الصد و سبایل معتبره یک قاضی معین میکرد و امیر قبیلہ غالب بدون حکم
 قاضی کاغذ نمیکرد و نادار شاه چون منصب صدر الصد و را برداشت این قاعده را تغییر داد
 و در این اوقات فقط در هر ایله ملایه است که با سوز نکاح و طلاق می پردازد و اطفال
 را نام میزند و تلقین میکند و اگر مرده می رود که احتیاج بحکم شرع شود بقاضی
 باشیخ الاسلام شهره که نزدیک تر باشد رجوع می کند قاعده عرفیه ایلات

با سار مردم ایران اختلاف کلی دارد چنانکہ ملتوان گفت در حقیقت قواعدی ہا کانہ دور
 بغیر از امرای ایل شخاصی ہستند کہ بر سر ہر طائفہ مقرر اند و ایشان را ریش سفید خوانند و این
 اشخاص غالباً نزدیک یا دور با امیر قبیلہ قرابت و انسند و بے منصب پورائت دارند و رایام
 از مے مملکت نمبر لہ کہ خدا و کلان تر قوم اند و در اوقات جنگ بمنبر کہ سلطان و سر ہنگ سپاہ
 و چون سر گردہ ایل در ایل نباشد یکے از بیل شخاصی بہ نیابت خود معین کند و کہے را کہ
 نیابت خود بر سر قوم مے گذارد و بقدر حاکم شہر کیہ بر رعیت تسلط داشتہ باشد در میان قوم
 صاحب اختیار است اگرچہ بیک جہت ایلات مے است و آن شکوہ حشمت حکومت را نذر و اتا
 بجہت دیگر مقتدر تر است زیرا کہ اجرائے احکام بر وہم سپاہ گری است لاکن کلیہ امرائے
 قبائل ریش سفیدان طوائف ہمیشہ ملاحظہ و رعایت مردم ایلات مے کنند اگرچہ با بیلان
 نیز ششائے بہت زیرا کہ بعضی از امرای ہم ہستند کہ در حین اقتدار ظالم و ہتاک اند تعریف احکام
 عدالت عرفیہ این طبقہ خالی از اشکال نیست امور عادیہ را این طائفہ یا نائب او مثل حکام
 شہر فیصلہ میکنند و اگر شخصے مقتنا بہ دریکے از طرفین باشد ریش سفیدان مجلسے کردہ و بعد از
 بحث و فحص تمام امر را انجام میدہن ہر کس کہ از خانوادہ باشد میتواند کہ ہر وقت امرے قضائے
 این مجلس را بخوابد و قبول نہ کردن آن را ظلم دانند و تے مردم قبیلہ این حق اندازند لاکن بسیارے
 اوقات میر قوم یا نائب و بجہت خوش آمد مردم حکم مجمع این مجلس میدہند زیرا کہ ہر حکمے کہ از این مجلس
 صدور یا بد قبیلہ آن عین عدل مروت و اندازند از مجلس بورہ اشخاص معین نیستند اگر نزاع
 در باب مین باشد زمینداران معتبر جمع میشوند و اگر در باب قرصن باشد امیر و ریش سفیدان
 دوستان طرفین یعنی دائیں و بدیون اجتماع مے کنند در صورت قتل اقارب
 قاتل و مقتول بحضور مجلس مے روند و اگر مرد و عورت از ہمان قبیلہ باشند داخل مجلس

۱۸۱
 میں شہنشاہ طائفہ عاتقہ کی ایک ازاجہ سے مجلس است و ہر وقت اقتضائے کند بیان
 مسئلہ شرعی می کنند و مقصود از انعقاد این مجلس تعدیل منازعہ مابین طرفین است و چنین مینمایند
 کہ وضع آن بحسب اصلاح مابین قبیلہ شدہ است چنانچہ تقریباً ہشت سال قبل یکے از امرای
 بزرگ قاجار بجایانستہ مشہور شدہ پادشاہ بقاعدہ ایلیاتی خانجہ یعنی مجلس کردہ بدلائل
 گناہ و سے ثابت کرد و مجلس حکم بعقوبت و سے نمود و لاکن اگر امرے در مجلس اصلاح پذیر
 نباشد بقبوائین معمولہ رجوع کنند و در میان ایلیات چنانچہ مابین الملے شہرستان
 رسم است کہ اگر شخص مدیون از او اسے قروض خود را بکند پس از فتوے قاضی یا وقتے
 معین مینمایند کہ بعد از انقضائے آن از عمدہ قروض مزبورہ بر آید و الا جمیع اموال و را
 گرفته در میان طلبگاران بالسویۃ قسمت کنند و قاتل را چون گناہ و سے ثابت شود
 پورۃ مقتول سپارند تا چنانچہ خواہد از کشتن و بخشیدن و دیت گرفتن باو سے معمول دارد
 مگر اینکه وارث مقتول منور پسین دوازده نرسیدہ باشد کہ در صورت حکم را بتاخیرے اندازند
 تا اینکه وارث بدین سن برسد و ہمیں بہانہ بود کہ شاہ عباس بزرگ متمسک شدہ شخصے
 را بکشتن پس بزرگ خود صفی میرزا اغوا کردہ بود از کشتن نجات داد و دیت خون
 چنانچہ در قرآن وارد است حد شتر و تحریر رقبہ مؤمن است لاکن این آیت را نیز مثل
 سایر آیات قرآن با سخائے مختلفہ معنی کردہ اند و بقدریکہ از قواعد معمولہ در ایران میتوان
 فهمید این است کہ قاعدہ مقررہ بحسب تعیین و اخذ دیت نیست بلکہ موقوف است بقدرت
 یکے از طرفین و در دادن و دیگرے در گرفتن و بچنین شان و مکانت قاتل یا مقتول را
 نیز در آن مداخلتے تمام است چنانچہ بعضے مبالغہ گر اند بحسب خون یکے از امرای
 قبائل دادہ شدہ است فقط براسے اینکه ناثرۃ عداوت قبیلہ انظفایا بدغالطیح نظر

مجلس وقتے کہ منعقد میشو و اصلاح مابین ورثہ مقتول یا قاتل است علی الخصوص قوتیکہ
 طرفین ہر کدام از قبیلہ علیحدہ باشند بہت اینکہ اگر سیسے از اسباب ضرورین مجلس انجام نیابد
 و قاتل در معرض انصاف نیاید ورثہ و قاتل مقتول تا از وے انتقام کشیدہ اند خود را شرمند
 و تنگین میسازند و در مواردیکہ ورثہ مقتول قادر بر اجرای حکم عدل نیستند متصل مترصد وقت
 و منظر فرصت اند تا قایم بویافتہ انتقام خویش بگیرند درین صورت ہمیشہ منجر بکشت و کشتار بیشتر
 و عداوت زیاد تر شدہ است چنانچہ سالہا میگذرد و قطع آن نمیشود این قسم نزاع بیشتر درایام
 افغناش مملکت است چنانچہ یکے از امر کہ در سر ہوائے سلطنت دار و بخت تقویت کار خود بیکہ
 را کہ با قبیلہ دیگر عداوتے دارند آلت دست خود میسازد و این قبیل نزاع ہا بسیار است در یکے از تہ
 فارسی کہ در نزد نگارندہ اوراق موجود است مذکور است کہ در زمان شاہ سلطان حسین قاسم خان شفقی
 آقا کا مالک حکم شہادت اکہ دار الملک گلستان است کشت آقا جمال سپہ آقا کا مالک کیم خان سپہ قاسم خان باخون
 پد کشت آقا سے رفیع برادر قاسم خان آقا جمال باخون برادر زادہ کشت ہدایت خان پسر آقا جمال
 آقا رفیع را با بیخ تفر از برادر و برادر زادہ کشت از خانوادہ شفقی فقط آقا علی نام طفل کو چکے از قاسم خان
 باقی ماند ہدایت خان بہت اینکہ منجوست شفقی را اسجدت بداد و ایشان نیز اطاعت
 دیگرے را نمیکردند لہذا بدش کہ آقا علی را ہم در خوردی نیز رگے ایشان مقرر کن۔ آقا علی
 بدین وسیلہ از جنگ ہدایت خان بدر رفت و چون بشانزوہ سالگی رسید از آقا محمد خان
 استمداد جستہ با عانت دے ہدایت خان را گرفتہ ہلاک ساخت و دو پسر انش حسین قلی خان
 و فتح علی خان نزد آقا محمد خان فرستاد چون نوبت سلطنت بہ فتح علی شاہ رسید فوجے بہ
 حسین قلی خان داد کہ رفتہ گیلان را کہ ملا سورت او بود جنگ آرد حسین قلی خان دو نفر
 از مردم خود را حکم کرد تا در جنگے کہ گذر گاہ آقا علی بود مخفی شدہ و رویتیکہ دے از را ہے کہ

نزدیک آن جنگل بود می گذشت اورا کشند اقارب اوزین صورت مستغر گشته بجزیره
 لندن اگر نجات خود را بجهانت مصطفی خان طالش کشیدند فتح علی شاه فرمان داد تا ایشان
 دوباره بر سر ملک خود در شت رفته در معدن و امان زندگی کنند و مصدق این معنی فرمان
 نیز کرده فرستادند ایشان بشت رفته شب و روز در پی فرصت بودند تا انتقام از
 حسین قلیخان بگیرند تا بالاخر یکی از برادران آقا علی اورا در راه بضر بگلوله تفنگ پائے
 در آورد و انتقامی در وقتیکه این تاریخ نوشته شده است که مقارن هزار و شصت و ده عیسوی است
 بعد از هفتاد سال است که این نزاع و رد و قبیلہ شفتی و شتی قائم است مع الحادیث و بسیار
 است که وراثت مقتول جمیع مایملک قاتل از سباب و اب متصرف میشود بلکه یکی یا زیاد
 از زنان منسوب نزدیک و را بشرطی برائے خود و اقارب خود میگیرد بدون اینکه شیر
 بهایا کابکین بدو این قسم اصلاح را از سایر اقسام بهتر و اندزیرا که رشته قرابت پیدا شد
 بعد از آن شمنی از میان برداشته خواهد شد قبایل ایران در معات کردن خون وضع نمائے
 مختلف دارند که مطلقاً احضی بگذاشتن نمیشوند و فخرادرین میدانند که خون را با خون
 بشویند لکن این عموماً ندارد اگر شخصی قاتل کس باشد و بخوابد که ورثه مقتول از و بگذرد
 رسم است که شیر را با طناب سیاه بگردانند و اخته تزد و اراث مقتول میرود و از و
 طلب قصاص می کنند اگر چه قواعد مردی و مردی همیشه اقتضا میکند که از چنین شخصی بگذرد
 لکن بسیار نادار است که کسی باین امر اقدام کند حتی اینکه درین باب فرمان امر و ریش سفیدان خود
 نیز نمی شنوند زیرا که اینگونه حرکت را ذلت و علامت بجز بگیری و نامردی میدانند و چون شخصی از ایالت
 محروم یا از فقر است سکنه شهر و بلد خون نمی کند و پیت بر او لازم آید و او بعد از آن تواند بر آید رسم
 این است که غل آهمن بزرگ بر گردن می گذارند و او را باین قسم بگردانی و امی دارند تا

۱۸۴

نہ رافنس

جو مقرر
تہہ

مبلغ نامور یہ جمع واداشد و اس قسم از جمیع اقسام گداہ بیشتر زحمت میرہند زنا سے محض
 زنا سے مطلق در ایلیات ایران بسیار کم اتفاق مے افتد و اگر ہم اتفاق افتد غالب این است کہ
 اقارب و شخص انی را قبل مے رسانند نوع مخالفتی کہ در وضع زندگی ایلیات است قبول
 اینگونه حرکت کنیز را کہ رواج آن منجر بقبا و کلی خواهد شد لاجرم منابر عادت بدون جرات سخت
 و عفت زنان رفته نخواهد شد و اغلب این است کہ ہر گاہ کشف و تائب شود کہ این عمل صد
 یافتہ است طرفین در معرض ہلاک و بکار آند و کشند کہ فقط آبروئے خود کردہ است مہر و تن
 و آفرین است چنانچہ نگارندہ اوراق وقتے از یکے از امرائے قبایل سوال کردہ در باب کثرت زنا
 اوتاب شود و گفت پدر یا شوہر یا سپہ سالار و اخوان ہند گشت اگر یکے از امرائے قبایل وقتے
 بالنبیہ سلطان یا حکومت خیانتے اندیش و بدست پادشاہ افتد پادشاہ بلا تامل و انانیت
 سازد و یا قبل رساند و جز این ہر گناہی ازو سے سرزد اورا رجوع بدربار شرع کنند تا بمقتضا
 حکم شریعت باوے عمل شود و رہاست کہ اگر شخصی از ایلیات در خدمت پادشاہ باشد و بگتے
 قتل لازم شود پادشاہ اورا بسر و قبیہ میفرستد و آن شخص را قبل میرساند با کجملہ جمیع وقایع
 مزبورہ کشف ازین است کہ مبنای احکام عدالت ایلیات بر عادات و رسوم است کہ
 من حیث الماخذ و رے عادات و رسوم الہی و کتبہ بلہ ان و قرے است و بہ سبب وضع
 زندگی و اتفاقے کہ دارند بقدر طبقات دیگر رعایا در معرض ظلم و عدوان نیستند مداخلہ
 سلطان بالنسبتہ بامور داخلہ ایلیات اعتبار سے ندارند و میتوان گفت کہ علی الاصل و تغیر
 زلزل است بر ایلیاتے کہ حکم حوادث اقتدار سے دارد آنچه نخواہد میکند و در ہمان قبیہ اگر موضع دیگر
 اتفاق افتادہ باشد اندک خلاف خوشن عا و سبب طغیان میشود بنا بر قواعد و رسوم صلیہ قبایل ہر ایلیات
 تحت او راہ امیر خود باشد مقصود او بپائے دولت نیز ہمیشہ این است کہ اورا آلت دست خود کند

لکن باین همه رسوخ سروا قبیله در جمیع حالات و افرجه مردم خود سجد نیست که بجز کسی که دیده
اند و در تامل درین گونه امور عادی بوده اند- دیگرے اعتقاد نمی تواند کرد قبائل بختیاری
فیلی در کوستانه که از صفهان گرفته تا شوش و از شوش تا قریب کرمانشاهان و بختیاری
و بعضی قبائل دیگر میتوان گفت که هرگز یکی در سخت اطاعت سلاطین ایران نبوده اند و قبائل
جبال فیعیه تا هنوز بر عادات و رسوم خود روزگار میگذرانند و در اداره امور داخلی چندین اعیان
به حکام و اعوان حکومت ندارند بلکه بجهت اینکه از اراضی خفیه که در دامنه کوستان ایشان واقع
است بهره داشته باشند قدسے سر باز و قبیله مالیه میدهند و امنای دولت نیز آنچه توانسته اند
زعیم این طایفه در سکنایه و رآن اراضی کرده اند بجهت اینکه ایشان را در قبضه قاعده
و قانون ملکی داشته باشند و بیشتر براسه اینکه چون و رآن اراضی سکنی گزینند بجز و رایام لابد با بلاد
اطراف که همیشه در معرض تاخت و تاز ایشان بود مباشرت برآیند و از معاشرت بتدریج بمعاملت
و مسامت گرایند و اینصورت مانع تقدیمی و تطاول ایشان نخواهد شد قبائل عرب و راصل
و جزایر خلیج فارس مقام دارند هم بر رسوم آباد و خود باقی اند و اطاعت ایشان موقوف
بضعف و قوت حکومت است و رآن صفحات قبائل که در اراضی ایران سکنی دارند و قسمیکه
لک آرام است میتوان گفت که رعیت ایرانند لکن کم وقتی است که احکام ماکد ایران دولت
بر جزایر بحر عجم جاری باشد چنانچه حال میتوان گفت که جمیع جزایر این بحر از سخت حکومت ایران
خارج اند جزیره خاگ فقط جائیست که قدرے از عساکر ایرانی در آن هستند اگر چه سلطان خود را
پادشاه علی الاستحقاق همه جزایر میداند و ایران رسم است که ایمان مملکت امامت قبائل از
پایتخت دور اند بعضی از خانوادہ خود را و در بار پادشاهی میگذارند که علامت صداقت و
دولت خواهی است و ایشان اگر دی گویند اگر چه همیشه مراقبان هستند که در پیاسه نگرینند

تاریخ ملوک
حضرت
است که
قبول
سخت
مال
مجلس
روشن
که زان
و قتی
و رانیا
تا بمقتضا
شده و بجهت
جمع و قایل
است که
بوضع
مدخله
مال و تغیر
بوضع دیگر
بهر این باب
نمی گویند

لکن قید و حبسے از برائے ایشان نیست کرد و وقتیکہ گمان خیانت در حق شخصے کہ کردی داد
 است برو و اگر چه در بعضے اوقات کہ بے پروہ طغیان مسکرتی کنند و دیار تقبل سانسند لکن بند
 اینگونه اتفاقات مے افتد و بدین سبب بسیارے بر جاوہ اطاعت مستقیم اند و ہمیں سبب اگر
 امیرے قدرت و شہتہ باشد حتی المقدور تن باین امور نمیدہد و چون راضی شود کہ سپہ بزرگ یا یکے
 از خانوادہ خود را بدربار شاہی بگذارد و علامت کلی اطاعت و انقیاد و سے میداند امرائے
 خراجکندہ ایران اگر چه کم یا بسیار بخت بر بند برتری نشیند کردن مے نہند اما اگر بخوابد کہ
 مد اعلیہ در امور داخلہ ملک ایشان نماید سپہ باز میزنند و الئے اگر جستان کہ درین و آخر ملکش جزو
 ممالک رو گشت سالہاے بسیار از بزرگان خراجکندہ ایران بود و الئے گردستان تائبو
 بر رسوم آبا و اجداد خود زندگی میکند و در حدود ممالک موروثہ خود سلطنتے علی التمام و الا انتقلال
 دارد قاعدہ حکومت او کلیتہً مثل قواعد حکومت است در سایر بلاد ایران الا این کہ احکام شخصیتہ
 او بسبب ہم از سلطان محدودست و مصلحت نیز اقتضائے آن دارد کہ سبب استحکام
 قواعد امارت خود بمعاثی و داد و دوتوہائے پادشاہ متوصل و متمسک شود و شہر تائے بسیار
 در گردستان بہت و سے بسیار کم است کہ ایلات کرد و در شہرے یا قریہ معتبرے مقام گیرند
 یا اینکه در حقیقت جمیعے کنند مگر برائے جنگ غالب این است کہ بہ نہائی روزگار میگذارند
 و اعم ازینکہ در خانہ یاد و چاد خمیہ باشند گاہے پیش از چہ خانوادہ جمع میشوند از کسینہ نیز برہنج
 زندگی کنند این عادت در گردستان یا بسبب وضع ملکے یا بجهت تقصیرے کہ در حفظ رسوم
 قدیمہ خود دارند در ہر حال مانع جمیع جہات ترقی و صلاح حال ایشان است سکنا این ملک
 از دہ ہزار سال پیش تا بحال بر یک قرار ماندہ اند و تغیرے بحال شان راہ نیافتہ با اینکه در
 عمدہ نوشیردان و ایران آفتاب و آتش طلوع و در تحت خلفائے عرب روم را در غلبہ و شو

بود و اینطریق بد این ولایت او که ورین و در محترم البیاد و عالم بود و در قرب و جوار سے تمام دستند
 باینهمه قبلے نکر و ند و غیرتے نکر فتہ حقیقت این است کہ کر و نشے را کہ مودعی تن پروری
 ناز و نعمت شود حقیر مشیر وزیر اکبر چنیں نش بالمال هر درایش زینش است خوش ظلم و زبون
 ظلمه نیاز و ولند آرا دی با جهالت را در میان کوہے بے آب و گیاہ ترشح میدا و بر
 متاعب و مشاققے کہ لازمہ اینگونه حالت و آزادی خویش میبانت صابر بل متحیر بود پس
 جائے تعجب نیست اگر در اینگونه مردم هرگز شریعت را تیر سوخته زیاد نبوده است و لیکن
 نیت بر اینیکم هرگز در وین زروشت ثباتے داشت اند و اگر چه حال متدین بدین عالم ندوے نہ
 چندان خبر از حصول و چندان اعتبار سے بغرض این مذہب وارند و صحنہ کہ شہر حاکم نشین
 الدولان است و بعضے شہر لائے دیگر مساجد و ملاقات مستند و قواعد شرعیہ غالباً مانند سایر بلاد ایران
 ملوک و شیوخ و اختلاف اصلی کہ با سایر اطراف این مملکت از نداین است کہ بیشتر سکنہ کردستان مذہب
 اہل سنت دارند و بنا بر این در اصول و فروع متابعت این طبقہ میکنند و قبایل صحرائین اہل
 دوات و قرایے چندان اعتنائے باین چیز نمانیت بنور بر رسوم و عاداتیکہ از پدران و نیاگان
 خویش میدہ اند باقی و امرایے خویش انبوعے تابع اند و امراتیر و حمایت و رعایت ممالات
 ایشان حقے الامکان سعی موفور دارند و در ۱۱۱۱ ہزار و شصت و دو ہجری موسوی مؤلف کتاب
 در دہے کہ آن راز اعظم میگفتند و بیت و پنج میل از صحنہ سافت داشت و ارد شد
 هماندار سے کہ از جانب والی معین شدہ بود و در ضمن صحبت گفت کہ جوانے از ایل سرکوه
 دیز و پدر خود را کشت من گفتم یقین اینخو ہند گشت مہاندا گفت گمان منیکم این طور باشد
 بعلت اینیکم پدر خود را کشت است کسے دیگر نیست کہ دعوائے خون کند گفتم البتہ والے مملکت
 ملاحظہ خواہد کرد گفت والی نمیتواند ورین گونا مور و خل و تصرف کند مگر اینیک بعضے دیگر از

ورنه مقتول با و داری بر بند و بعد از سهم اگر این طور هم شود امر با صلاح خواهد گذشت بسبب
 اینکه مابین اگر او که همیشه در جنگ جلال اندام جوان مرد زنده خیل پیش از جهان پیر مرد و مرده قدر
 دارش اردو و دیگر از اصلاح کردستان بسیار هستند که سکنه آنجا باینکه درم از اطاعت پادشاه
 ایران میزنند بحجت جبال رفیع و معادل منیع که دارند از او سئوایشان از مالش پرگنه دران
 بیش است از معارف این قبایل قبلیه بکاری اند که در کوستان که از مغرب دریاچه
 ارومیه گرفته تا سجاولی شهر سلما سیر و سکنی دارند و این طائفه اگر بر قول کسانی که از ایشان
 حکایت میکنند بتوان اعتماد کرد از قرون عدیه پیش از جمیع قبایل و ملل بسیار از نعمت آزادی
 بهره ور بوده اند امیر ایشان از نسل امیر قراغمان است که در وقت که امیر تیمور بابل و عثمانی
 را عرضۀ تاخت و تاز ساخت حاکم و آن بود گویند که این طائفه همیشه در اطاعت امرائے
 خود راسخ و ثابت بوده مگر در وقت که امر عظیم از امیر ایشان صدر و ریافته شکستے واقع
 بر آن مترتب شده است منقول است که چون جنین صدری وقوع یابد آقایان طوائف مختلفه که
 هم ریاست ایشان بحکم وراثت خلفا عن سلف است مجعے ساخته امیر را بدان مجلس احضار
 مے کنند پس از تحقیق و استکشاف عمل وے اگر اغلب حکم بر آن کردند که لیاقت
 امارت ندارد و یکے از آقایان که باین شغل معین است گفتش پیش پا سے او میگذارد و امیر نیز
 بدون تامل آن گفتش را پوشیده از مجلس بیرون میرود و وراثت دیگر بر جایے او بر آید اما
 جان مال و خانواده حاکم سابق بموجب قانون محفوظ است و همچنین تحقیق پیوسته است که آداب
 معاشرت و زندگانی این طایفه جمیع بر یک ساق است و امر ابا ریت ترین رعایا با احترام و رعایت
 سلوک میکنند و در تاریخ کردستان ذکر سے ازین طایفه شده است یکے از صاحب
 منصبانے که از تبریز یا مولف اوراق مراجعت کرد و مرے بود بحسن کیاست و معصون

بدست در از در آن حوالی بسر برده بود میگفت که در میان ایشان کم جنگ واقع میشود مگر
 درین اواخر که پس از آنکه اغلب اهل شوش حکم بعزل حاکم کردند شخصی که کار و کوشش
 گذاری بود از او اس خدمت ابا کرده این صورت سبب اختلاف شد شاهزاده عباس
 میرزا کوشش کرد که بلکه حاکم معزول را دوباره بر سر کار آورد فائده مترتب نشد بسیار از امر
 خراسان که درم از اطاعت و انقیاد و سلاطین ایران نمیزنند و امور و اخلیه حکومت خود مانند
 رائه اردلان با استقلال حرکت میکنند و فرقی که هست این است که رائه اردلان
 هم از قرون بسیار برین حکومت و مالک مملکت خود بوده و امر خراسان هم جدیدند
 غاصب حکومت اند و این اگر سلطان باستیمال ایشان پرورد و مالک ایشان را
 غنیمت مالک محروسه خویش سازد فقط نتیجه طبعی عمل ایشان و اثبات حقوق باو شاهی
 بقلم ابد رفت بخلاف اگر خیال استحلاص کردستان قصد اندیشد خلاف تدبیر میکنند
 زیرا که عقل و مقتدرترین سلاطین ایران همیشه رعایت حقوق امر و امال رائه این مملکت نموده اند
 و دلیل برین مطلب میتوان ذکر کرد اینصورت را که اگر چه بعضی از حکام ایشان دعوی
 نسب سیادت میکنند هرگز بطوق و اموال و دودام حکومت اعراب سلطنت اترک درین گیر
 و بیج با گرفت - مالیه عین ایران که حال معادل سه بلین استرلینگ است کلیه از
 محصول املاک خالصه و اربابی و مال التجاره از بهر قبیل حاصل میشود قبل از زمان نادر شاه
 درین بسیار بجهت مد و معاش علمای ملت مقرب بود و همچنین در امتداد ایام دولت صفوی
 که ایران از ستم تمام داشت درین املاک شخصی نیز از یاد یافت لکن نادر شاه چنانچه هست
 که از ایشان یافت و موقوفات و زمینها را یکجهت مد و معاش علمای و ضبط کرد و در تخیر ارضه که بعد
 از ستم روس و افغان بود و ستم متعبر ایران غالباً در معرض بوار و هلاک در آمده املاک و اموال

ایشان در تصرف کار گزاران سلطنت آمدند و قلیله از اراضی متعلقه بعلما سے بلت را زدند
 کردند و درین اوقات اغلب از باب عایم وظایف دارند و بدین سبب در هر ضلع از ضلع
 مملکت مبلغ بجهت وظایف قضات محکمہ شرع و تعمیر مساجد و مدارس و اصلاح آبشار
 مذبحیه از مالیه وضع میکنند مجتهدین غالباً یا از زمینہ کہ دارند یا از جہات دیگر بخود روزگار
 میکنند از ندب اگر ملک وقفی در جائیکہ ایشان هستند باشند یا ایشان محل پیشو پیش نمازان
 بیشتر واجب دارند لکن بسیار مردم محترم نیز هستند کہ بدون وظیفہ مقرر سے انکار میکنند
 شیخ اسلام و قاضی وغیرہ ہر یک بموجب و مشاہیر معین دارند و اصفہان خرج اینگونه
 اشخاص سالہ دہ ہزار تومان قلمداد شدہ است بموجب شیخ الاسلام شیراز سالہ دہ ہزار
 تومان است اما کہ خالصہ را دہ ہزار است و باقیین ہمانجا زراعت میکنند بطورے کہ
 مناسب بحال نہایع است گویند کہ این قدر از زمان نوشیروان عادل است و شک نیست
 کہ خلیفہ قدیم است اول حاصل را کہ سنوز ایستادہ است تخمین میکنند و شخصہ مخصوص بجهت
 این کار معین است پس از تخمین و تعیین تخم اگر از طرف دیوان است بر میدارند و رو
 میکنند و بعدہ یک آن را وضع میکنند بجهت کہ انیکہ و رو و خرمن میکنند و شیخاھے کہ
 خرمن را کو بیہ کاه را از داند ایسا زند و آنچه باقی ماند با بین زارع و پادشاہ بالسوی قیمت
 بعضی نوشته اند کہ در بعضی جاها زارع و دولت حاصل را بپادشاہ میدہند زمینہاے
 اربابی از روے آب مالیه میدہند مثل اینکہ اگر آب معین از روے داشته باشند بعد
 از وضع تخم و حصہ معین بجهت دروندہ و کو بیہ از روے دو اگر از قنات کہریز باشد از روے
 یک و نیم و اگر از چاہ و تالاب آب دہند از روے نیم حاصل را بجا حکومت دہند زمین ہاے
 خالصہ را کہ زراعت آنہا فقط بستہ آب باران است بزارع میدہند و آنچه لازمہ ترغیب

است معمول میدارند اگر تخم از زراع باشد و یک از حاصل بدیوان سے و بدو یکی از مسائل
 ده و دویست است در این صورت احتمال دارد که تخم از دیوان باشد این قسم زراعت
 بعضی اوقات خوب حاصل میدارند لکن بسیار هم اتفاق سے افتد که هیچ بدست
 نیاید و این قسم زمین اگر اربابی باشد بسیار کم است که زراعت شود و اگر زراعت شود
 حاصل بدست بسیار کم ده و نیم بدیوان باید بدینچه مذکور شد در باب محصولات صیفی
 است اما در محصول شتوی فقط پنج بر قواعده زراعت میشود و هر چیز دیگر که درین
 موسم کاشته میشود تخم از رعیت است چون حاصل بدست آید ثلث آن حق دیوان
 است و دویستها سے اربابی ده و نیم از حاصل شتوی بدیوان میدهند اختلاف اوقات
 زراعت نیز هست بسبب اختلاف ابرویه مالک چنانچه در عراق آذربایجان و بعضی از
 فارس حاصل صیفی از او آخر چیز است و در و میگذرانند و تا آخر سرطان تمام میشود تا در اطراف گز
 مثل شوش و خوزستان و دشتستان خیلی زودتر میکارند قواعده زراعت فوق را میتوان گفت
 قواعد کلیه الیت که مالیه اراضی در بسیاری از ممالک ایران بدان و تیره جمع میشود و بعضی
 از اطراف شاید که رسوم ملکی و قیالیه مخصوصه موجب اختلاف مال دیوان شود لکن نه
 چندان که قابل فکر باشد قرار و بند و بست مابین صاحبان ملک و زارعین اراضی مگر است که
 دیوان معین است و بر هر طرف معلوم زراع و ارباب مالک غالباً مال دیوان را
 جنس میدهند و درین باب نیز رعایت استعمالات و رسوم و رفاه و قدرت زراع میشود
 و بعضی از دوات که مردمش فقیر اند بیشتر بلکه همه مالیه را جنس میدهند چون مقدور رعیت
 زیاد باشد غالباً و آن وجه نقد را ترجیح میدهند زیرا که در اوایل آن زحمت محصولان مالیه
 کمتر است اما بنا بر قاعده مقرره رعیت باید مال دیوان را نصف نقد و نصف جنس بدد

و بعضے از کتب مسطور است کہ مقابل ہر یکتومان نقد معاول کچھ وار جنس است ازین معلوم
 میشود کہ قیمت کچھ وار غلہ یک تومان است لکن درین او او خود دیوان ہر خرواے یکتومان و نیم
 تادو تومان ہم از رعیت گرفتہ است واضح است کہ قواعد مذکورہ کہ بجهت اراضی است مطلقاً شامل
 زمینہائے کہ خیلے حاصل خیز است و باغات اطراف شہر یا بنواں بود در ایامیکہ مملکت را
 اعتنائش اختلافی نبودہ است تحقیق پیوستہ کہ در بعضے از اراضی اطراف اصفہان
 از ہر جریب بیش از سی گردن عایدیت ہست لکن این قسم زمین یا باید زمین باغ باشد یا
 زمینہائیکہ بجهت زراعت خرلوزہ بودہ است زیرا کہ خرلوزہ در اطراف اصفہان یا دمیکانہ زمینہا
 لم یزرع و بایر رہے کس از دیوان بنواں ہر ایک بجهت اینکہ باغے بسا و یا عمارتے و آن بنا کنند بدون
 مضایقت میدہند و کاغذ قرار میدہند کہ پشت در پشت بر آن عمل شود و یا بنظر کہ مالیکہ خدائی
 کہ از بابت زمین میدہند و بشجار میوہ دار نیز اگر در آن زمین بر وید و براید بر حسب سن و رخت تفاوت
 میوہ نیز الیمقرر است اما مال دیوان میوہ یا نیست بلکہ خیلے کلم است ابد بار بجهت نمیشود و الا بیان
 و فور از زانی نمے شد و در سنہ ہر شصتصد عیسوی کہ مولف اوراق خیر لوبیکے از اہائے آن ملک کہ
 مرے زکی و با خبر بود تفصیل مال دیوان شجار میوہ دار را بدین نوع نقل کرد کہ تاک را اگر فاریاب
 باشد یعنی آب مقرر دشتہ باشد و دختے شش دینار و اگر نجس باشد یعنی آب معین نہ رشتہ باشد پنج دینار
 میگینہ سیب گلانی شفا لود و امثال آن دختے بت دینار و گرد و در او دختے صد دینار میگینہ نظر دینار
 حکومت ایلان ہمیشہ اتفاق این کردہ است کہ زمینہا قابل زراعت یا بنوعہا کچھ مناسب یا ملات احتیاجات
 بدہند و لین طایفہ زرافوق آنچہ ضروریات مصارف نشان اقتضا میکند زراعت نمے کنند صحرا ہا
 وسیع و چمنہا کخصیب کہ برے میلای و قشلاق ایشان مقرر شدہ است اگر چہ بیک جہت جزاے
 حقوق خدائے شکرے ایشان ملحوظ میشود و لے جزے مال دیوانی از ہر خانوار بر حسب مکنت

میگردانند و این مالیه باستصواب سر کرده ابل یا گماشتگان و جمع میشود بجهت هر یک
 قرار نیست و هرگز هم زیاد نیست هم شخصی که در فوق بودی اشارت رفت تقصیل این مالیه
 را در شیراز و اطراف آن بدین نوع ذکر میکنم. گاو شیر و حصید و نیار و خرد و دست نیار و گاو یا که
 بر آن گریه گرفتن است هر دو نیار و شیر و حصید و نیار که سفند مقصد و نیار را لیا نه بدیوان میدهند
 یک جز مالیات معین ایران حاصل میشود از کرایه زمین خانها و حتماها و کاروان و کاکین
 و آسیاها و کارخانها اعم از یکه قاشق یا گاو یا خانه شیشه گری و دباغی و سنگبری و کوزه گری و
 اشال آن و مکر مال التجاره خارجی و داخلیه بعضی ازین مالیه از انقضائے خاندان صفویه
 و زندیه تا بحال خیلے زیاد شده است زیرا که در اخلاصی که بعد از زوال هر یک از این
 دو خانواده روئے و ادبیا را ملوک که متعلق باشخاص بود به تصرف دیوان آمد در شهرها
 معتبر جمیع کوچهها که در ایام سابق مال مردم بود حاصل و قبضه حکومت است و بر عایا بکرایه میدهند
 و مالیه ناخود از دکانین مبلغی خطیر میشود اگر دکان ملک دیوان باشد کرایه بر نسبت فائده که
 از آن حاصل میشود مقرر است و اگر از رعیت است سالیانه آمد آن را تخمین کرده ده و دو
 دیوان میگردد و این قسم مالیه را که از کرایه زمین و دکانین در شهرها و اناطیات و حشامات
 میگردد در شمارش خانه شماری میکنند و در اخذ آن رعایت حال اشخاص نمیشود بلکه بر نوع
 قاعده کرایه مقرر شده است باید بدهند بالجملة قواعدیکه مبنائے مالیه معین ایران بر است
 همه موافق عدل و انصاف است و بنوعی بر رعیت و دیوان معلوم است که در اخذ آن
 به ظلم و نداشتن کاسه مترتب میشود لکن سلاطین ایران هرگز بانقدر مالیه قناعت نموده اند با انواع
 و اشخاص و بیکر رعیت را در معرض ظلم و تعدی آورد و بهر اسم از ایشان گرفته اند از جمله است
 پیشکش و پیشکش و پیشکش و دیوان بر دو قسمت کرد عادی و اتفاقیه پیشکشهای عادی به تعارفات

است کہ ہر سالہ در عید و نور و زحکام بلاد و اطراف و امر سے قبائل و زرا و سایر حصا منصبان
 بزرگ پادشاہ میکنند و این پیشکش با نسبت بمنصب و کمیت اشخاص مختلف میشود و آنچه از تیرین
 امتعه نفیسه کہ در ملک یافت میشود بر کم پیشکش میفرستند بعضی اوقات مبلغی خطیر و بجز نقد پیشکش
 میکنند و این قسم پیشکش از سایر اقسام بخرچ پادشاہ سازگار تر است ہر صاحب منصب
 بزرگے از روئے لزوم باید ہر سالہ این پیشکش را بدہد کہ فی الحقیقتہ خبر و مال بہ محسوب است و
 بنا بر این بالآخرہ حمل زرا و ارباب حرف و صنایع میشود مقدار مبالغہ و این موار و موقوف
 بر سم است کمتر دادن سبب ال منصب و زیاد کردن آن موجب از و یاد جاہ و عزت است
 خراج امرائے خراجگذا از نور و زمین موسم یعنی در ایام نور و بدر بار پادشاہ میرستخوان گفت کہ
 این نیز از قسم پیشکشائے اول سال است گویند کہ مبلغ این پیشکش تقریباً و خمس جمیع مال بہ تمام
 مملکت میشود و چون میدنیم کہ یکے از حکام ہم از چند سال ہرگز در سائے از ہزار تومان کمتر
 پیشکش نکرده است باید انصورت حقیقت داشتہ باشد یکے از صاحبان انگریز موریر صاحب در
 ایام نور و ہزار و ہشتصد و ہشت عیسوی حضور داشتہ و پیشکش را دیدہ است میگوید کہ پیشکش
 حاجی محمد حسین خان پنجاہ و پنج قاطر بود کہ بار ہر یک ہزار تومان نقد و بر ہر یک شال کشمیری
 و رفاقت نفاست بود۔ حاجی محمد حسین خان مرے بغایت محترم و معتبر المالاک و حاکم صفہا
 و مضافات آن شہر است این دولت را از آبادی صفہا کہ خود سبب آنست تحصیل
 مے کند بالجملہ بغیر از خراج امرائے خراجگذا و پیشکشائے کہ ارباب مناصب ہر سالہ در
 نور و زمین پیشکش مے دیکر بہت کہ میتوان گنت اتفاقہ است اگرچہ تجدید آن خالی
 از اشکال نیست و لے این قسم پیشکش ہم مبالغہ خطیر میشود شال نیکہ در آمد و مال بہ از کہ
 نے گیرند لکن تجارے کہ ہمراہ ارو و پیچہ ہند باشند باید من حیث المجموع مبلغے گرانند

سلطان پیشکش کند و از آن جمله است که سائیکه میخواستند منصب بزرگ بگیرند باید مبلغی بر سر پیشکش قبل
از آنکه منصب مأمول همین شوند بدهند که میتوان گفت آن منصب بدان مبلغ میخرند و مختص
تجارت بعضی از خیر داران است و باینکه خوب قاعده ایست و باعث ازدیاد مالیه
است غنوم و شیوع ندارد و جرمهاییکه در محکمہ عرف میگیرند و اموال که از کسانیکه از منصب
غزل شده اند به بیام خطاکاری بطور اجبار اخذ میکنند هم بهالغی بسیار میشود پس جائز
تجرب نیست و فتنه می شود و میگویم که اموال ضروره باسبالغی که بطور کس و دیگر همین قسم با ظلم و
تقدیری میگیرند و ششصد هزار تومان که خمس لایه ملک است میزنند اما چون اخذ و جمع
اینگونه اموال مطلقاً موقوف بوضع و طبیعت پادشاه وقت است ممکن نیست که تحریک
از روی تحقیق توان کرد و یکس از جمله تحمیلات ثنایه بر رعیت ایران پوے است که آن را
صادومی نامند یعنی بجهت حدود امور اتفاقیه از رعیت میگیرند اگر شکر س تازه بخورند
راه بیندازند یا اگر پادشاه بخوابد قنات بسازد یا عمارت بنا کند یا شکر در حین مرور در
سپورسانی ضرور داشته باشد یا سفاقتی از دول خارج در ایران وارد یا عروسی در خانواد
شاهی واقع شود مختصر در جمیع وقایع غیر عادی تحمیلات بر رعیت میشود و بعضی اوقات در
جمیع ممالک محروسه و بعضی اوقات در مملکت مخصوصه چنانکه عظم واقعه و مصلحت وقت
اقتضا کند جمیع طبقات حمل میشود الا اینکه بر ایالات و احشانات صحرانشین کمتر بجهت
اینکه فقیر تر اند بلکه بسبب اینکه تحمل اینگونه خیر را کمتر میکنند بنا علیه کما جنان الماک و الی
شهر باز و یاد تر تحمیل میشود از برائے اخذ و جمع صاد و نیز قاعده مقرر است باین معنی که هر کس باید
بالنسبه بر مالیه که میدهد و در بدو اما حکام ممالک غالباً در این باب با اختیار خود حرکت
میکند و لهذا بیشتر سبب ظلم میشود مگر بر فقرائے زراع و دهقانین سخت گیری کرده اند چنانچه

تاریخ ملوک
نصفان
خیر از تبرین
تقدیر پیشکش
منصب
بست
و موقوف
ت است
ن گفت که
یه تمام
مان کمتر
در
که پیشکش
شمری
حاکم صفهان
تحلیل
رساله در
ان خالی
از کس
مندان

وہقان بیچارہ مجبور شدہ است کہ حاصل کردہ روئے قیمت نازلی فروخته ادا سے وجہ
 صادر کند بسیار ویدہ میشود کہ غلہ کہ رعیت خروار سے کی تو مان فروخته است بدو تو مان با یک
 تو مان نیم فروش میر سزیرا کہ حکام تعیین مبلغ میکنند کہ ہر ہے با یک چہ قدر بہد و ہمیں امر ہا
 طرفداری کے لے اضافی میشود و مبلغ ما خود ازین عمر نیز معادل و خمس لے بہ ملک تخرین شدہ است
 و بنا بر مقتضات مسطورہ داخل پادشاہ ایران از وجوہ شکایت و جرائیم و صادرات معادل
 مالہ ملک قلم دادہ شدہ است کہ سن جریت المجموع یعنی متضاماً بمالیہ قدسے کمتر از شش ملین
 استرلینگ است لیکن ازین مبلغ فقط قدسے داخل خزانہ میشود مبلغے کثیر بہت بخرج اخذ
 و جمع ان وضع بسیار کم جنس است کہ صرف مصالحہ ملکیہ سے شود و ہمچنین رسمے شائع
 است کہ علمائے ملت و قضات عدالت و امرائے مملکت و خاندان سلطنت و عساکر
 دولت را سیور غالات و تیولات و ارضاع مختلفہ دادہ مالیات آسنا را بہت مدد معاش
 و وظائف و مشاہرہ و مواجبات ایشان مقرر متقاضی بالجمہ دلیل بقدر کفایت است کہ
 بلکہ آسنا در باب مالیات ایران مذکور شد قریب بصحت است زیرا کہ مہنائے
 تقریبات مزبورہ براخبار کما نیت از اہل ایران کہ ازینگونہ امور طماع و
 استحضار کلی داشتہ اند احتمال دارد کہ در جمع مالہ من جریت المجموع اندکے مبالغہ
 رفتہ باشد مصارف حکومت را بہ دولت نمیتوان تعیین کرد لیکن محقق است کہ مناج خیل
 کمتر از داخل است *



ناسخ التواریخ

جنگ سکندر بادار او غلبہ ایران پنجمین دوست
دہشتادویک سال بعد از مہبوط آدم بود

چون اسکندر در شہر طراسے پنجمین لشکر واعداد سپاہ فرمودہ بغیر زم زم دارا کوچ دادہ اند
و جملہ وفرات عبور نمود و وار و طابلس گشت و چون معلوم کرد کہ دارا در ارض ابلہ
لشکر گاہ ساختہ دیک طیان مرد سپاہی کہ عبارت از دو کرور باشند ملتزم رکاب
اوست حکم داد تا چہار روز لشکر در طابلس توقف نمودہ کار خود را بنظام کردند
و از اینجا کوچ دادہ قریب بارض ابلہ فرود شدند و در اینجا لشکر گاہ بقانون برآوردہ
گردان را اسکر سے یہ نہایت متین کردند آنگاہ مردم پیر و ناتوان و مریض را
در لشکر گاہ بجائے گداشته خود نیمہ شبے پچہیل ہزار تن پیادہ و مہفت ہزار تن
سوارہ بغیر جنگ دارا از آن جایگاہ بیرون شد و حکم داد کہ لشکریان نہ یا وہ ہزار تن
انکہ و آلاستہ حرب چیز سے با خود حمل نہ کنند و چون یک نیمہ از آن مسافت
بادار در میان داشت و در نوزدید تلے بزرگ پیدا رگشت اسکندر سب
بزد و بر سر آن تل برآمدہ لشکر گاہ دارا را از آن سوئے مشاہدہ نمود

بہ
positively

ناسخ الملک
راے وجہ
تومان پاک
ہین امریش
شدہ بہت
معاول
نشت ملین
فج اخذ
شاہ
و عساکر
مد و مال
ست کہ
بتائے
ملاع و
مبالغہ
غلج خیلے

که چند آنکه نور بصیر را گزید و بود مردمی که بے گزشت اسکندر زمانے دیر سے با خود
 مے اندیشید که باں سپاه اندک اگر بدیشان تا ختن کنند از قانون خود و سپروں است
 پس شکریان را فرمود تا در انجام فرود شدند و سپاه را بر اے
 مشاوره حاضر ساخته آنجنے بر آراست و هر کس سخن گفت حاجت پارینا که سردار
 بزرگ بود بر پائے خاصه عرض کرد که صواب آن است که چند تن مرد دلاور از
شکر بیرون شده بجانب ایشان نزدیکی کنند که رسم و روش آن جماعت را باز
 داند و باز آید تا در میدان جنگ کار بر بصیرت بود این سخن در حضرت اسکندر رسید
 افتاد و خود که از دیگر مردم ببرد می دلاوری بر ترمی داشت با چند تن از گزیدگان سپاه
 آپ بر جهان و نیز و یکے لشکر دار اسمید از رسوم و نظام ایشان و قوت حاصل
 کرد و باز آمد مردم را نوید ظفر داد و کسر سنگان سپاه را با لطافت و شفاق خسروانی
 امیدوار ساخت فرمود آن شب را در فراز آن کوه بسیار سائید و فر و ابرگاه جنگ اندازند
 و از آن سوے چون دار از دور و لشکر دشمن آگهی یافت صبگاه صفت بر کشید و چون سپاه
 ایران از آن زیاده بود که در آن عرصه بر یک صفت نشو و نه بفرمود که کرده کرده از پس یکدیگر
 بایستادند و جلگی را بر دو بهر ساخت و خود با پانزده هزار سوار حیرت و شتاب از گان و
 غلامان خاصه در قلب صفت اول جائے گرفت و چند آنکه از لشکر یونان در میان
 سپاه ایران بود فرمود تا در مینه و میسر لشکر جائے گرفتند و از اعیان ایران سرداران
 بزرگ بر مینه و میسر بگماشت و با این همه سبب کثرت مردم و فرزونی لشکر بدان
 نظام که لایق بود موافق و موافق نیامد سواره و پیاده بهم تختل شدند و عراد با جنگی را پیش
 روے سپاه بداشتند و فیلهاے کوه توان را از دنبال جائے دادند و

لشکر ترکان را که مردم انگریز سبطیا گویند و اهل عراق را که بکطریان نامند با قبايل
 کبکی دوسپاه فرمان دار اور مقدمه همیشه ایستادند و حکم شد که چون سپاه اسکندر
 نزدیک شوند مجال دهند که لشکر گاه در آیند و از دنبال ایشان درآمده آن جماعت
 را محصور دارند و از میان برگیرند و لشکر دارا بر چهار بهره بودند بعضی را آلت حرب
 شمشیر بود و برخی را نیزه و گرسه با تبر زین بودند و جماعتی چو بهانوی گزن
 در دست داشتند و آماده قتال بودند اما سپاه دارا را اسگرے در اطراف نه بود
 و از لشکر اسکندر بغایت هراسناک بودند خدا صد آن جماعت که جنگ غافل و
 اس حاضر بودند علی الجمله اسکندر نیز میسی و دو هزار تن از لشکریان خود را برده و
 بهره کرد و هر بهره را بقانون نظام فلنکس که ازین پیش مذکور شد بداشت و
 جمعی را که آلات جنگ ایشان گران بود از قفای آن کرده جای داد و از حفظ
 و حراست ایشان قیام نمایند و سوارگان سپاه را در میمنه و میسره بگماشت و
 حکم داد که باینتر خار اشکاف اسبها سے عداوت را با خاک در اندازند و چون اسکندر
 دانست که گزیده سپاه دارا در قلب جای دارند لشکر خود را فرمود تا بسوی
 میسره حمله بریند چون لشکر اسکندر بجانب میسره روم آوردند و دارا حسن تدبیر
 اور دانست که از جنگ روبرو میسره تافت میسره سپاه خود را حکم داد تا
 قریب بقلب شوند و جنگ اسکندر در القلب اندازند مع القصه نائره حوب بالا
 گرفت و ترکان که مقدمه همیشه لشکر دارا بودند اسب پرانگشتند و با سواره
 سپاه اسکندر جنگ در انداختند زمانے بریامد که ترکانان شکستہ شدند و راه فرار
 پیش گرفتند دارا چون چنان دید حکم داد که عداوت جنگی را بتازند و لشکر دشمن

را در هم نور و ند چون عراد با جنبش آمد که تداران یونان با خدنگ خار ادر سپهائی
 سواره را بنجاک در انداختند چنانکه عراد با از رفیق بماند و ارا چون چنان دید از
 قلب سپاه بجنبید و چون سواره و سپاده اینیان مختلط بودند کار لشکر از آن بافتن
 پریشان گشت و اسکندر با مقدمه انجیش بدیشان تاخته از دنبال او پیادگان
 با نظام فلکس نیز در رسیدند و جنگ در پیوستند چنانکه کار بر ایرانیان
 تنگ شده راه نبریت پیش گرفتند و در آن زمان در جنگ تپیده از نیش گرختند
 سوار پارمینا که در مسیر سپاه اسکندر بود با ایرانیان جنگ در میان داشت و
 سپاه ایران گرد او را فرو گرفت غنیمت کوشش می نمودند اسکندر چون حال ایشان
 را بدانت جمعی را از قلب لشکر با عانت پارمینا فرستاد و این وقت را
 که از میان میدان باز پس گرخت بود چون حال اسکندر را معلوم کرد
 و دانست که در قلب لشکر مرد می اندک باقی مانده اند و هر سواره سبند و
 ایران را بجانب قلب مامور داشت و ایشان اسب انگیخته با اسکندر در آو میخفتند
 پادشاه یونان جمعی از جنگجویان را که از آلات جنگ گرانبار بودند حکم داد که با سوار
 سبند و ایران جنگ در انداختند و مردانه کوشیده ایشان را شکستند آنگاه
 اسکندر خود بجانب مسیر با عانت پارمینا تاختن کرد و با لشکر سبندیان و بطریا
 و پارس که بدان جانب بودند جنگ پیوست و در این کار زار شصت تن از
 سرداران بزرگ یونان مقتول گشتند اما با اینهمه مردم یونان نطفه جستند و
 ایرانیان را یکبار نبریت کردند و درین مصاف چهل هزار تن از لشکر
 ایران و پانصد تن از سپاه اسکندر عرضه هلاک گشت و مبلغ چهل ملیان

زرد سیم و آلات و آوانی زرین و سیمین و جواهر ثنایاب و ثنای نفیسه غنیمت
مردم یونان گشت که آن را بر بیت هزار است و پنج هزار نفر شتر حمل کردند
و بعد ازین فتح ممالک بابل و نیا و سوزیا و پارس که بعراق عرب و خوزستان و
فارس مشهور است مسخر اسکندر گشت و در الملک این ممالک که بابلان و سوزاو
پارس که عبارت از تحت جمشید است به تحت فرمان آمد و کار ایرانین چنان
بے سامان گشت که دیگر نیروی مقابلہ اسکندر نداشتند.

غلبه اسکندر بر ایران پنج هزار و دویست و ششاد و کسب از یونان

چون اسکندر یکپاره سپاه ایرانین را بر بیت کرد و شهر بابل درآمد و مردم آن بلده که از
عمال دارا به موجب روزی بردن از رود اسکندر به نهایت شاد و مسرور شدند
از یک ده از بابل شهر سوزاکه اکنون بشوش مشهور است درآمد و در آن بلده و غنیمت دارا
بیت اسکندر اقامت که پنجاه هزار طالینت زر خالص عاید گشت که هر طالینت عبارت
از دویست دینار زر باشد و در ایام توقف اسکندر در شوش شش هزار تن پیاده و
پانصد تن سواره از ماکا و ونیه در رسید و ملحق سپاه و سگشت و درین وقت بعضی
اسکندر رسید که دارا بار ضعیف مییاد که عبارت از آواز با سحان است گر خیمه و بعضی از ممالک
عراق عجم نیز به زیر فرمان او است اسکندر متعزض او نه شده نخست بسواطط و
پارس عبور فرمود و بعضی از لشکریان ایران که در حضرت او نافرمانی کرده سببال
شامخه گر خیمه بودند در چین عبور بگی را کفر داده مطیع و متعزض فرمود و در ایام توقف
در صطخر و پارس ضعیف اسکندر که اورا طیس نام بود و پیوسته کین ایرانین در دل

سے داشت شبے شوہر راست طامح یافتہ سجدت داشتافت معرفت وضع داشت کہ فرما
 ایران سالہا ممالک یونان را خراب و ویران داشتند و بیچ دقیقه از تہب و قتل باقی
 نمی گذاشتند ہر گاہ پادشاہ را سر مکافات باشد من چنان خواہم کہ یک شب آن کیفر
 بدیشان دہم و آن چنان است کہ فرمان دہی تا دہمین شب شکر یان شہر اصطرخرا
 خراب کنند و آتش در تنہد مع القصہ درستی حکم از اسکندر سبند و سپاہ را فرمودند
 آن شب اموال مردم را کہ یک صد و بیست ہزار طالیبت قلم آمد بشارت برگرفتند و
 براسترا شتر حمل کردہ از شہر بدر بردند آنگاہ تمام است اصطرخرا کہ سالہا دار الملک ملوک
 ایران بود خراب کردند و آتش در زدند و تخت جمشید را بسوختند و ویران ساختند چنانکہ
 ہنوز آوار آن حرق و تخریب باقی است بالجمہ روز دیگر خبر رسید کہ دارا در کابلاناکہ
 اکنون قلعہ و مہمان مشہو است سکون دارد اسکندر ساز سپاہ کردہ بدان جانب کوچ
 داد و مدت پانزدہ روز ہر روزی دہ فرسنگ را قطع مسافت نمودہ در آن ارضی فرود
 شد و معلوم شد کہ دارا خبر تاختن اسکندر را مصفا فرمود و پنج روز قبل از ورود او فرامودہ
 پس اسکندر روزی چند در آن جا توقف فرمود و از حال لشکریان باز پرسید و
 و سوارہ طسالیار کہ در ہر نادر و زحمت فراوان دیدہ بودند با ایصال مرسوم و بدل عطا
 خوشنیل ساختہ بعلادہ و و ہزار طالیبت زربانعام ایشان مقرر داشت و آن جماعت
 را شاہ کام رخصت انصراف داد تا کہ چند مدت در خانہاے خویش آسودہ و غنودہ باشند
 آن گاہ امر اے درگاہ و سران سپاہ و عموم لشکریان را حاضر ساختہ فرمود کہ ما در حق
 سیکس حکومتی بشایگان نباشد ہر کراول سوسے است و ملازمت حضرت
 را غالب است نام او را در دفتر چاکران بنگارند و مرسوم او را مقرر و معین

فرمانند و سهرامیل آن باشد که از ملازمت خدمت استعفا جوید و با خانه خویش شود هم
 باد نسخه سخاوت بود و عموم لشکریان پیشانی بر خاک نهادند و ملازمت رکاب را اختیار کردند
 و قلیله از مردم که غریب و وطن نمودند هم ایشان را مطلق العنان ساخته با انعام و افضل
 خسروانی خصصت انصراف داد آنگاه مردی از بزرگان ایران که اقبسی و طین نام
 داشت در وزگار سے در از بحکم دارا در قلعه شوشتر محبوس بود بفرموده اسکندر از
 جس سجات یافته بایالت و حکومت آذربایجان مفتخر گشت و از پس این واقعه پادشاه
 یونان با مردان مبارز بطلب دارا کوچ داده و دروشهر هرگز گشت و دارا از اسباب
 در تنگی کسبیاں که عبارت از کنار دریا سے خراسان گریخت و از اسباب عبور کرده از
 اراضی کرکان بسوی خراسان در رفت چنانکه مذکور می شود.

جلوس اسکندر در مملکت ایران پنجمین و دویست

و هشتاد و یک سال بعد از بنبوط آدم بود

از آن گاه که لشکر ایران در ارض اربلا شکسته شد هرگز آن اجماع که در غور جنگ
 اسکندر باشد فراهم نگشت اما چون دارا بطرف خراسان گریخت و از جانب
 اویس که یکی از بزرگان درگاه بود حکومت اراضی خراسان و بلخ داشت بجمت
 شصت و سی هزار تن از مردم یونان و چهار هزار تن از لشکریان فلاخن افغن
 و سه هزار سواره که بیشتر از ایشان از مردم عراق بودند بر سر دارا گریختند
 و در از غم که با آن لشکر بجانب عراق آمده و دیگر باره سپاه در غور جنگ
 فراهم کند و چند منزل کوچ داده هم از نیمه راه پشیمان گشت و مراجعت کرد و گفت

کہ درہمیں اراضی نشین کم و چون اسکندر بدین جانب تورد با این سپاہ قلیس
 مصاف دہم در این ہنگام کبیس یا انبرز انس کہ ہم یکے از بزرگان حضرت دارا
 بود بہمانی ساز شور سے طراز داد و گفت مردم ایران از دارا رنجیدہ خاطر اند و ہرگز در
 راہ او کوشش نکنند بہتر آن است کہ اورا از میان برگیریم و خود بکار سلطنت
 پرواختہ با اسکندر مصاف دہیم و جمعے از صنادید سپاہ را بدین سخن سپہ استان
 ساختند مردم یونان در حق کبیس بدگمان شدند و از بدگمانی او با خدمت دارا
 شکایت بردند و عرض کردند کہ صواب آن است کہ درین مدت فترت حافظہ و حال
 پادشاہ ایران لشکر یونان باشند دارا سخن ایشان را بصواب بشمر و چہ اندیشید کہ
 مردم یونان زمین دور نباشد کہ ہوائے اسکندر چونید و چون فرصتے بدست
 کنند بجهت قرب باو سے مراکزندے رسانند لاجرم بعد از سہ روز کبیس و
 انبرز انس و جمعے دیگر از بزرگان ہمدست و ہمدستان شدہ بردار انبوری پند و
 اورا گرفتہ باز بخیر زمین بر بستند و در تختے نہادہ بر پشت استران حمل کردند
 و پوشش آن تخت را از پوست جانوران نمودند تا مردم ندانند کہ آن نشمین دارا
 است آنگاہ بجانب عراق کوچ دادند و لشکریان جنگی کبیس را سپہ سالاری و
 سلطنت سلام گفتند جز سپاہ یونان کہ سراز اطاعت او بر تافتہ باراضی پارٹیا
 فرار کردند تا آن سوئے چون اسکندر وار و باطاناکشت کس یہ پیش کلیطس کہ
 بواسطہ ناتندرستی اورا دشوشتہ گذشتہ بود فرستاد و کوشش ہزار تن پیادہ و سوارہ
 کہ از اہل ماکا و دنیہ در نزد او بود طلب فرمود پس اندو و ایشان از باطاناکوچ دادہ
 یازدہ روزہ بزمیں رمی آمد و جمعے از مردم او سبب استعجال در راہ باز ماندند و بر خے

پایمال ہلاک شدند علی الجملہ اسکندر تختین با شہت تن از خاصگان خود دارد و
 گردیدہ پنج روز در استیلا توقف فرمود تا شکر یان برسیدند و کار ایشان را بطریق
 و نسق کردہ از رے کوچ داد و از راہ کسمیان عبور کردہ وارد پارٹیا گشت در
 آن مقام از اعیان و بزرگان ایران نامہ رسید کہ ایرانیان عزم گرفتن دارا کردہ
 اند اسکندر بعد از اصفائے این خبر لشکر را بقہر اطریس کہ یکے از سرداران بزرگ بود
 سپرد و خود با جمعی از سواران جزا رجانب بس تاختن بروسہ روز و سہ شب تاخت
 روز سیم بدیہے فرو شد کہ شب پیش لشکر گاہ بس بودہ و معلوم کرد کہ بس
 دارا اگر رفتہ مجوسا بجانب بکطریا بردہ و مردم ایران اورا بسلطنت برداشتہ
 اند اسکندر بے توانی از استیلا کوچ داد و با جمعی از سواران گزیدہ از دنبال بس
 تاختن کردہ روز دیگر بالشکرا و دوچار شد و سپاہ بس چون مردم اسکندرا
 بدیدند بے آنکہ معلوم کنند کہ ایشان چه کس اند رو بے ہزیمت نہادند بس چون
 این حال بدید از کردہ پشیمان شد و با جمعی از بزرگان سپاہ ہجومت دارا آمدہ بان
 بمعذرت برکشود و عرض کرد اے ملک ایران ما زہراے حسرت است مملکت
 این چارہ اندیشیدیم و تر اگر قمار ساختیم اکنون کہ مفید نہ بود اینک اسب جہیت
 حاضر است بر نشین تارہ فرار پیش گیریم دارا گفت ہرگز ازین تخت بیرون نشوم
 و این گونہ زندگی را سخا اہم بس چند آنکہ ابرام و الحاح نمود دارا از تخت بدر
 نشد عاقبتہ الامر غضب بر بس و دیگر بزرگان غلبہ کرد و تیغ برکشیدند و دارا
 را زخمی ہائے کاری رساندہ بینداختند و بر اسب ہائے خود سوار شدہ نہر را گردن از
 قفائے ایشان سپاہ اسکندر در رسیدہ از دنبال آنجماعت ہیست تاخت

کول

تاریخ التواریخ
 سیل
 حضرت دارا
 راند و ہرگز در
 سلطنت
 استان
 رت دارا
 حافظ و حاکم
 شید کہ
 نے بدست
 بس و
 وریدند و
 ل کردند
 شین دارا
 ماری و
 اضی پارٹیا
 پطس کہ
 وہ و سوارہ
 و چ دادہ
 و بر خے

و درین ترک تاز جمعے از آن خیانت کاران مقتول گشتند و درین وقت اسبهاے
 که تخت دارا را می کشیدند از جاده بیرون شده هشت فرسخ از راه به یک سو
 شدند و در نزدیکی دیه بکنا چشمه استخواند از قضا پو سطا طیس که یکی از بزرگان
 ماکا و نیت بود بکنا را آن چشمه عبور فرمود و از غایت عطش فرو شده تالیه
 آب بنوشد و چون خود از سر برگرفت که پر آب ساخته بیا شد ناگاه تاله حزین
 بگوش اور سید بے توانی برخاسته سیوے آن بانگ شنافت و دارا را در میان
 تخت قریب بسکرات موت یافت چون چشم دارا بر او افتاد تخت از وی
 جرحه آب طلبیده بیا شد امید آنگاه گفت که من در طلب شخصی بودم که وصایای
 خود را با او بگذارم و اکنون تو حاضر شده معلوم باد که من اکنون با دست تهنی ازین
 جهان بیرون می روم از من با سکندر سلام برسان و بگو من از تو راضی و شاکرم
 چه از آن زمان که زمان و فرزندان من اسیر و دستگیر تو شده جز نیکویی با ایشان
 روا نداشته و نفس باز پسین از خدا می خواهم که ترا پادشاه رومے زمین کند
 و از تو خواستارم که بعد از من دختر من روشک را بجا لکاح و راوری و بر مملکت
 من بیگانه را مسلط نه کنی و قاتلان مرا مکافات عمل در کنار تهنی این بگفت و دست
 پو سطا طیس گرفته فرمود که چون بخدمت اسکندر شوی دست خود را بجاے دست
 من باده و ده و بر دست او بوسه زن که من الحال جز دست تهنی چیزی با خود
 نمی برم بعد از گفتن این کلمات حال دارا دیگرگون شد و پو سطا طیس او را در
 بر کشید که باشد بجا ل خود آید همچنان در برابر او جان بداد و زمانے بر نیامد که اسکندر
 که در طلب دارا بود بدینجا عبور کرد و چون دید که پادشاه ایران رخت بدیگر سران

برده جامه بر تن برید و بانگ تاله و شیلون برداشت و از پس سوگواری جسد دارا را
 بآیین پادشاهان با خاک سپرد و کار مملکت پارتیاریار بطم و نسق کرده شکر یان را بکفایت
 قراطیس سردار گذاشت و خود باگزیدگان سپاه غزیت هر گاه نیا که عبارت از مملکت
 از نذران است فرمود و از نشت کوستان راه سپردن گرفت و حکم داد
 که قراطیس یا شکر از راه راست بدان سوئے شود چون خبر درود اسکندر بمآزند
 رسید صفار و کبار آن مملکت با استقبال بیرون شده پیشانی بر خاک نهادند و از دل جان
 مطیع و منقاد گشتند و چون خبر تسخیر مآزندران در آریاکه عبارت از هرات است
 شایع گشت ساطی باز از انیس که از جانب دارا حکومت هرات داشت با اتفاق بزرگان
 آن مملکت نامه از در حضر اعست به حضرت اسکندر فرستادند و اظہار عقیدت و چاکر می
 نموده از و طبع بیم و ہلاکستند و اسکندر از مآزندران بجانب ہرات شد و پس از درود
 بدان اراضی ساطی باز از انیس را بحکومت آن مملکت سرافراز ساخت و خود بر تہنات
 ایران پادشاہی یافت و درین وقت کہ بلکہ ہرات شکر گاہ اسکندر بود و حضرت
 دی معروض افتاد کہ مردم بارہوی کہ بلکہ ایست بر یک سوئی ہرات با مید استوارست
 قلعه و صعوبت عبور از طرق و شوارع آن شہر سرافران تافہ اند و طریق عھشیان و
 طغیان پیش گرفته اند اسکندر ساز سپاہ کردہ بدان جانب کوچ داد و چون خبر لشکر
 کشتے بادشاہ یونان در باروی مشہر شد مجال خود داری در مردم آن بلکہ ماند لا جرم
 بقدم حضر اعست بہ حضرت اسکندر شتافتہ استر جام نمودند و پادشاہ یونان جرایم ایشان
 را معفو داشت اما از ان سوئے چون بس اراضی ایران را از وجود اسکندر تہی یافت
 با ساطی باز از انیس حاکم ہرات پیمان محکم کردہ سرسلطنت بر آورد و نام خود را

مآزندران

سہ ہاے
 یک سو
 از بزرگان
 تالے
 خرمین
 را از دریا
 از وے
 صایا کو
 تہی ازین
 ی و شاکرم
 با ایشان
 بین کند
 بر مملکت
 دست
 دست
 با خود
 اورا در
 اسکندر
 گیر سرے

از تنگ کرکس نهاد و حکم داد تا هر کس از سپاه یونان بفرموده اسکندر در بلاد و امصار
 ایران به حفظ و حراست مشغول بود مقتول ساختند چون این خبر با اسکندر رسید بکرد
 بزر غضبان از باره می هرات کوچ داد ساطی باز زانیں چون این خبر بدانست از
 هرات گریخته به نزدیک بس آمد و اسکندر در این کرت چون وار و هرات گشت زانیں
 را که یک از بزرگان آن بلده بود با یالت برگزید و حکومت هرات ابا و مو تفویض نمود
 و خود با گردی از لشکریان بر اسے قلع و قمع قبائل زرتکی که با ساطی باز زانیں بدست
 و همستان بودند بیرون شد این خبر چون بوے رسید از میان آن قبائل
 بیرون گریخته از رودخانه اندیش که عبارت از رود اٹک است بگذشت از آن
 سوے رودخانه آرام گاهے اختیار کرد مردم نجیب گفتند ساطی باز زانیں را
 گناه فراوان است سخت آن در قتل پادشاه ایران شریک بوده و دیگر آن که
 با اسکندر که او را یالت هرات داد خیانت ورزیده و پیرو یکس شد و بفرموده
 او بمیان قبائل زرتکی آمد و ناگرا اینهمه رانده و ناگرا ریم و با او زور مدارا شویم بگیان
 اسکندر از دنبال او شتاب و خاک مارا با و بد پس بگیی بدست شده اورا بگرفتند
 و بحضرت اسکندر فرستادند و پادشاه یونان حکم داد تا سر از تن وے برگرفتند
 اینوقت سپاه یونان که قلمزم رکاب اسکندر بودند همگی ماے فراوان حاصل داشتند که
 از غنیمت و غارت بلاد ایران بدست کرده بودند و روزگار بله و لعب مے بردند
 و در تنبیر مال و مخارج ناستوده جدے تمام داشتند چندانکه اسکندر بزبان نصح
 ایشان منع فرمود مفید نیفتاد عاقبت الامر زبان بشکایت باز کردند و گفتند اکنون که اسکندر
 ممالک ایران را به تحت فرمان آورد از چه وے مارا حضرت ندیدار و چه بجا خوش شد

دیدار زن و فرزند تانہ کنیم چون این خنن گوش زو اسکندر گشت جمعی از قوا و سپاہ
 را گوشمالی سزا داد و اگر دسپہ را بتیغ بگذرانید تا دیگر آن چنین سخن نگفتند و از پس
 این واقعه آن ثوق کہ با سپاہ یونان داشت سلب گشت و مردم ایران کہ بتلازگی
 برخاستہ بہت بودند و حضرت اومتیر شدند و طرف شور و صاحت افتادند و فرمان
 داد کہ در میان مردم ایران و یونان بیہوش نہ باشد و در کار بارادار نہ روند و ہر کس
 بآیین و شریعتی کہ از پیش بہت داشتہ کار کند و کس را با او سخن نہ باشد اما
 کار سپاہ بظلم و فسق یونان باشد خامہ در میدان حرب بنظام فالتکس کار کنند و ہی ہزار
 تن از جوانان نامدار ایران برگزید و حکم داد کہ زبان مردم یونان را فرا گیرند و بنظام
 فالتکس و قوت محفل کنند مردمان یونان کہ از حضرت او بارہا سبے فرادان
 بودند چون و ثوق پادشاہ را نسبت با ثانی ایران مثاہد و کردند رنجیدہ و مایوس
 گشتند و این معنی را اسکندر بفرست بدانت و یک بارہ دول با ایشان بد کرد و دور
 حق آن جماعت بد گمان شد فیلو طس را کہ یکے از محرمان اسرار او بود و خیال نیا
 کہ از و ظاہر نہ شدہ بود و در سر من بازخواست بداشت و فرمود تا سر از تن او برگرفتہ
 و چہنمان پارمینا کہ سپہ سالار بزرگ بود و بے گناہے بین قتل آور و مردم یونان
 سخت ہراسناک شدند و جمعی صورت بد روزی و بد حال خود را نامہ کردہ انفاذ
 ما کا دونیہ داشتند تا خویشان از حال ایشان آگاہ باشند از قضا نوشتہا
 آن جماعت بدت گشتگان حضرت افتاد و حمد را بنظر اسکندر رسانیدند -
 پادشاہ یونان آن مردم را طلب داشتہ با گردسہ کہ در حق ایشان نیز بد گمان بود
 نو بجہ کرد آن جملہ را فوج مفسدان نام نہاد تا در میان سپاہ شناختہ باشند و کسوف نشی

ایشان نشو و انگاہ سوارہ یونان را کہ ہیشہ یک پسالار داشت فرمود تا دو بہرہ ہا
 و کلیطس و مہیون را کہ از بزرگان در گاہ بود تدرایشان سپسالار ساخت تا
 اگر بکین خیال خیانتے اندیشہ آن دیگر بعض رساند چون ابن کار با بہرہ دخت
 برائے آکامہ لشکریان از کار جنگ بیگانہ میقتد عزم تسخیر مملکت بوقت طعی بخار و ہر قند
 و خنجر و تمامی اراضی میا طلہ فرمود و با سپاہ ساز کردہ بدستوسے کوچ داد و
 مردم آن ممالک آکامہ تیغے از میان برکشند یا تیرے ارکان کشادہ ہند حضرت او
 شتافہ جبین عبودیت بر خاک نہادند و بلدہ آراختویا را بہ تحت تصرف آوردہ
 زمستان آن سال را در آنجا وقت فرمود و درین وقت مردم ہرات چون عرضہ
 از لشکر اسکندرتی یافتہ دیگر بارہ ساز مخالف طراز دادند و سر از فرمان برآفتہ
 چون این خبر بعض اسکندر رسید جسے از سپاہیان را بہ تنبیہ ایشان نامور
 داشت و اسبجاعت قدم جلالت پیش گذاشتہ با سپاہ اسکندر رضا فدا و
 و عاقبت شکستہ شدہ ہمچنان مملکت ہرات بہ تحت فرمان آمد و اسکندر در بہان
 زمستان از شہر آراختویا کوچ دادہ بہ بلدہ پاراپامیس فرو شد و بعد از شاتزدہ
 روز از آنجا کوچ دادہ از بیابان بسیر عبور کردہ از تنگ باب الایواب
 بدر کرد و بارض آذربایجان آمد و دران حدود و بنیان شہر تبین فرمود و از بیوت
 و قصور و کوسے و بازار و گرابہ و معبد پرداختہ کرد و حکومت آن شہر را بہ پیرکس
 کہ یکے از بزرگان ایران بود تفویض فرمود و مہمت ہزارتن از لشکریان کہ از رحمت
 فرستہ خاطر بودند و در خدمت او باز داشت تا اندر ہنہی او را ملیح و مفاد باشد
 نام آن شہر اسکندریہ گذاشت و اسکندر در ممالک نیروہ شہر بنیان کردہ

و جمله را اسکندریه نام نهادند و از همه بزرگتر اسکندریه مصر است که تاکنون باقی است و
اسکندریه دیگر در نواحی یمن بود که بعد به محضه خوانده شده و دیگر در راه زمینی
خوزستان بود و دیگر در بلاد هند و دیگر در آذربایجان و دیگر در کنار نهر فرات
و دیگر در ارض بابل و دیگر در بلاد عراق و نهر و مر و خراسان و دیگر در میان حلب حماة
و دیگر در پنج فرسخی بواسطه و دیگر در میان کوه در دینه بالجمله بعضی از آن بلاد اکنون بنام
دیگر شده و بعضی درین زمان خراب و ویران افتاده *

جلوس پیرام گور در مملکت ایران پنجاه و نه صد و

هشتاد و نه سال بعد از مبعوث آدم بود
یزید و جرد الاثیم را هر فرزند بود و آمدند و روزی چند بزرگداشتند تا بود گشته و ملک الیک
ایران ازین در شترند حال و نگین بود که تا اینکه پیرام از مادر متولد شد و جز و بفرمود
تا اخترگران و ستاره شناسان فرزانه طالع او نگریستند و بفرموده بدان که سر دش
نام داشت و یکیت دیگر از ستاره شناسان که بسیار نامیده میشد بحضرت پادشاه آمده
فرموده دادند که این مولود و فرادان روزگار بد و اندرین جهان پادشاهی کند اما
نیکو تر آن باشد که بیرون از دارالملک بد این زیستن کند و تربیت او در ارضی
دیگر باشد و جز و نیک شاد شود و بفرموده و تافهمان بن امر القمیس را که شرح حالش
نموده شد از جیره طلب داشتند و نعمان به حضرت شتافت و یزد و جرد و پیرام را بدو
سپرد تا به جیره برده تربیت فرماید و از پس پیرام فرزندان یزد و جرد پیاپی شدند و
زندگانی یافتند جز پیرام و پسر دیگر آورد که یک نرسی و آن دیگر شاپور نام داشت

دو دوشتر آوروں کے آؤگ و آن دیکر را آویدہ سے ناسیدند بالکلہ نعمان بہرام بارہ
 بہرہ شتافت و از بہرہ او سہ تن دایہ اختیار کر دیکے از زنان عرب بود و دیگر از مردم
 فارس ویم نسب تہرکان سے بر و براسے آگاہ سپر ز و جہر سہ زبان سخن دان شود
 و از صنایع ویدیم نیز جیسے ملازم حضرت بہرام میبودند درین وقت نعمان خواست تا از
 بہرہ پسر پادشاہ ایران کو شکے رفع بر آرد و آن کو دک را در ان کو شک بہرہ در و
 تا آب و ہوا سے جیرہ با او موافق تر افتد پس در طلب یو ار گرد مہند سے و نامہ بر آمد
 تا آن کار بہ کام کند با او گفتند مردگان و میان در بلاد شام سکون دارو کہ اورا سنا نام است
 تا کنون استاد بدان حصانت با دیدن شدہ اگر فرمان رو و اورا بحضرت آوریم و این ہمہ بیان
 بریم نعمان از خبر او شاد شد و فرمان داد تا بر فتنہ و اورا بیاورند و با او گفت از بہرہ فرزند
 نیزہ و جہر و قسری رفع خواہم کردن بدان سان کہ هیچ سکے را آوادہ نہ باشد اگر تا این نہر دور
 بازو است دست بر آرد و انجام کار کن تا این فرمان را پذیرفتا گشت و در جیرہ سکا بدست کرد
 کہ شرف بر کثرت انہار و سیاہ و حضرت سپر خم و گیاہ بود و در آنجا بنیان قصر فریخ و صحن بنا دہی
 سنگ و صابوچ بکا بست و گنج با شہر خمیر کرد و بنیادیکے را بر گنبد نہاد کہ متد خل یا یکدیکر بودند و
 نمایان آن را سہ دیر ناسیدند چہ گنبد را ویر خوانند و مردم عرب مقرب بنودہ سہر گنبد و مقرب
 را از بہرہ خوردن آشامیدن کرد و فارسیان آن را خورنگا نامیدند کہ محقق خوردن گاہ باشد معنی
 جاسے خوردن باشد و مردم عرب نیز آن مقرب کردہ خورنق گفتند و این بنا روز بچند
 رنگ سے آمد در سپیدہ و م سفید بودے و چاشتگاہ سہر بر آمدے و نہ گام مال
 سہری گرفتے و گاہ فرو شدن آفتاب زد شدے و شب برنگ گشتے مردم
 عرب و عجم از نظارہ آن بہ حب آمدند و نعمان از ویدار آن خیرہ ماند و با شہر گفت کہ نیکوتر

از آن کردی که من بفرمودم و او را عطا سے فراوان بداد سنار گفت اگر من دانستم باو شاه
 حیر و بدین آئین حق شناس باشد و حق من ادا کند قصرے نیکو تر ازین کرد و موافقت
 توینے ازین بهتر توانی کردن عرض کرد که بسیار ازین بهتر توانم کرد آن بنا توانم کردن که
 بافتاب جنبش کند و بهر جانب آفتاب رود و درویدان جانب کند نشان بهشتک این کلمات
 در شمع شد و گفت این سنار کنه کنه گنج مری پر و خنجر کوئی ازین بنا بهتر توانم کرد و دیر نشود که از
 بهر لک دیگر نیکو تر ازین بنا کنی پس حکم داد و دستار را بر زیر پیر برده بر زیر افکندند تا آفتاب روشن و دریم
 شکست جهان بداد و با جملہ نعمان بفرمود تا بهرام را در آن شکست دند و تربیت کند و دهمی و در خدمت
 او روز گذشت تا آنکه که بهرام ده ساله شد پس با نعمان گفت چرا از بهرام آموزگار نیارتی مرا علم داد و
 و سواری آموزد نعمان گفت تو منور کو و کی و او سخن این هنر را صعب از محنت ساند و از پائید
 فرومانی باش تا وقت رسید بهرام گفت این حسین من بسال اندک عقل من فراوان است
 بے هنگام طلب هنر باید کرد و در هنگام بکار بست نعمان از دانش او شکست از حکما را
 و عرب و عجم چند تن حاضر کرد و بهرام تجصیل علوم پر دخته از فنون حکمت ادب بهره گرفت
 و در گفتن شعر عربی و عجمی طلیق اللسان گشت و اینکه گویند اول کس که شعر فارسی گفت
 بهرام بود بر خطارفته اند زیرا که هر طبقه از مردم در هر زبان سخن میکرد و اندگر دوس از ایشان
 را طبع موزون بوده و نظم سخن میکرد و چنانکه بسیار کس درین کتاب مبارک یاد کردیم با جملہ
 بهرام شعر پارسی و فارسی همه گفت تا در او آخر سلطنت و دولت او از بزرین که یکے از
 حکماے آن روزگار بود و او را از گفتن شعر تنخسبیلالت شاعرانه منع فرمود و گفت آن شعر
 که از در حکمت نبود و بنیانش بر کذب زور باشد از سیر طایف پسندیده نخواهد نمود و بهرام گفتار
 او پذیرفت و گوشت و از نظم چنین سخنان بکنار نشاند و قصد بهرام چون پانزده ساله گشت در هنر

رزم ویرم کسی با او برابری نتوانست کرد پس با نهمان گفت مرا سب در خور نهایی تبار
 پشت آن کا خویش آشکار تو انم کرد نهمان نیز فرمود تا هر سب که در جیره بود از شهر بدر بردند و چند
 در میان عرب گمان داشتند طلب کردند و رسیدن این جمله را با هم بتاختند و هر یک یک
 باز نمودن از میان سبب استقرار جنگی سبق بر دو آتش از هر بهرام زمین بستند و مکرزده ایران بصید
 کردن و خیر افکندن شاو بود و چنان شد که یکروز از پاستی شست و هر بار او بشکار گوران شتافت
 و چندان گریه صید کرد که به بهرام گویم و در چنان افتاد که بهرام با اتفاق نهمان بشکار گاه دانه
 و ناگاه شیرے انظار کرد که بر پشت گور سینه تا او را پاره کند بهرام خندنگ بسو شیر کشاد داد که
 از شیر و گور پرو گذر کرد و تا نیمه بر خاک و خاره نشست نهمان از قوت بازو او و عجیب قوت او و غیره
 تا مناقشان آن صورت کردند و در خور تق نصیب نمودند از پس این قایم بهرام آرد و پند نمود
 آهنگ سفر فرمود و نهمان از مرد و مال چند انگشتان بست و مکرز او گانت ملازم خدمت او داشت
 و او را حضرت پدر کیل فرموده بهرام طمسافت کرده بمیدان آمد و ایزد و جرد و از آن سو
 خشن و مرشت و رشت طبع نامو اگر او را بود و جانب بهرام را فرو گذاشت و او را چنان شد که
 پدران سپران را دارند کیال بهرام بگر است خاطر و کرد و رت تمیز و حضرت پدر بماند تا آنکه
 که هیوس از جانب بودیس بزرگ که درین وقت فیض بود و از قسط طینه بر استحکام نمود و بمیدان
 و چون رخت انصاف حاصل کرد بهرام او را بر انگشت تا از یزد و جرد اجازت گرفت بهرام
 دیگر بار به جیره شد و در آنجا بود تا یزد و جرد و در جهان گفت چنانکه مرقوم داشتیم بعد از برگ
 یزد و جرد و بزرگان عجم گرد آمدند و گفتند هیچ سپر از ملکات پدر بے پره نباشد اکنون که خدا شتر
 یزد و جرد را از ما رفوع داشت نباید ملک را با فرزند ان او گذاشت خاصه بهرام گوید که با هم
 خوئے رشت که از پدر میراث دارد و لیکن در میان عجم و شیه و دشت آن جماعت را

نیز طلب فرموده این بختند و دل بر آن نهادند که جز از اولاد و چوکس ازیر سلطنت
اختیار کنند و یک از قواد سپاه را که کسر نام داشت و نسیب به اردشیر با بکان بر آورده
تخت ملی جا دادند و حل سلطنت او را برگردان نهادند چون بهرام این خبر شنید بر آشفت
و نمان را با صنادید و عظیم کرده انجمن کرد و با ایشان گفت بر شمارش است که ملک
بچشم میراث مراست و چون من از دارالملک غایب بودم و روزگار با شمای
گذشتیم مردم محم از من گران گرفتند و ملک را با بیگانگان سپردند پس بر شما واجب
باشد مرا یاری کردن تا بهر و بقیسه خویش را از دست دشمن بستانم و نام پست
شده خویش را بلند کنم نمان بزرگان عرب گفتند پادشاه عرب و عجم امر توئی و ما همه
چاکران فرما بر داران تو ایم پس بفرمان بهرام نمان سپاه عرب بختی ساختند و هزارتن
سواره با فرزند خویش مستعد کردند و در حالت درجا خود را به شیرود و او را مقدمه سپاه ساخت
و با او فرمود از ترکستان ملک عجم دقیقه فرو گذارد و خود با سی هزارتن سواره در خدمت بهرام
بخارید این آمد و لشکرگاه کرد مردم ایران کیسوی بدست السند ز رحمت سید پیدند و از جانب
دیگر چون بهرام دارالملک بود و نسیب سلاطین داشت بطریق دفع او بکشت نیستند ناچار کار حرکت
آتش گشت بزرگان عجم جرانی را که مردی و انشور بود و بسو کنان محل فرستادند و پیام دادند که از
چهار افتاد که فرزندت السند ز را برکت از ملک عجم تحریک مودی و نیت با دولت ایران کردی چون
جرانوی بدرگاه نمان سید و این کلمات را باز رانند نمان گفت من السند ز را بفارست ایران نفرستادم
بلکه این حکومت بهرام است که میراث او را گرفته بدیگر سپرده اید اینک پرده بهرام است
نزدیک او بنشین و سخن خویش را باز گوئی جرانی بصفرت بهرام آمد و تبلیغ رسالت کرد و بهرام گفت
مردم ایران مرا خواهد آشتید و حق مرا با دیگر گزراشته بنگارن اینک من خود خواهم گرفت و ایشان را

نیز بر یاد نادر
یروند و جز آنکه
بهر یک یک
یران نصیب
و گواران شانت
بکارگاه و
رشد او و
ت و بفرمود
ر و پدر خود
و او داشت
و از این
ن داشت که
بماند تا آنکه
سید و بدین
گرفت بهرام
بید از مرگ
ن عذا اثر
م گوید که با
ت را

cancel relation the way

aspe

65

رحمت خواہم کرد اکتون تراسے آگاکاتم تا ایشان را بگوئے کہ خوی من و خیر تو من پسندیده نمود
 همانا معائنہ کر دید کہ تو انستم و حضرت اور لیست کتم و با تیرہ سحرہ شدم و با خدا علیہم کہ چون ملک
 یاکم کیش پدر را بگردانم و با مردم ہمہ بخونی کتم ہم کنون خدا و بدیچم ہمہ خویشان پیویدان مستند ہرگز
 و حق ایشان بد گال نشوم و اگر مرا از حق خویش باز دارندہ حاکمت بدیگر چو گذارند ہرگز از پا را
 نخواہم نشست این کہینہ باز خواہم جت بر انونی زمین خدمت باو سیدہ مرحمت کردہ بہ ترو نعمت
 آمد و گفت اگر ایرانیان مقالات و ملکات بہرام را دیدہ باشند ہرگز نخواہد از تخت نشاندہ نما گفت سچہ
 دیدی و شنیدی بشاہ عجمان بگوئے بر انونی باتا مدو سخنان بہرام را بگفت میا عجم نخل بسیار نند
 عاقبت ہو بدو بدان حکما را عجم از شہر بیرون شدہ پدر گاہ بہرام آمد تا کام او را تا چون بہرام با ایشان
 گفت اگرچہ با سپاہ بدین ارضی شتافتہ ام اما نہ از بہر حرب ام نہ بہر کہ عجمان و خالان ہند
 چند اندکہ تو اعم مصاف خواہم داد و خون کس خواہم خیریت شاد و اینکہ کہ باو شاپے عجم میراث من بودہ است
 و مرا ہیو جبہ از حق خویش باز داشتہ اید اکتون صواب است کہ بزرگان عجم فراہم شوند مرا
 با این مدکہ مقام مرا گرفتہ با ہم از بالین کنند تا پادشاہی از ان ہر کس شدہ بہرست کند ہیوچ ازین
 بہتر نتواند بود کہ تاج سلطنت را در میان جیش و رندہ نصیب کنیم تاہر کہ تواند بردارد و بر سر گذارد
 و اگر از ان من شدہ دو سال کار سلطنت کتم و نہ سبب جز و جزو را بگردانم و شرط است اگر چنین
 نکردہ باشتم خود را سلطنت استغفا کتم ہو بدانرا سخن بہرام پسندیدہ افتاد و روز دیگر جمیع اکابر عجم
 از شہر بیرون شدند و کسرے نیز در صحبت ایشان بود و از آنسوے مردم عرب کیشد
 از جانبین انجمنے بزرگ فراہم گشت و آن تاج و تخت تدین را بیاوردند و در میان جماعت
 نہادند پس مدے کہ او را بطعام نام بود و شیر آن ملک عجم را لگا ہبائی داشتہ دو شیر آشفته کہ
 یسج باہم آمختہ نبود حاضر ساخت و آن تاج را در میان ایشان نصیب کرد و شد و بود کہ بے حرمے

جنگ بدان کار آہنگ شہدائے حق بہرام باکس نے گفت اگر خدایا تو پیش گیرے و تاج
 از جنگال شیران بر بایکے کسے گفت این کار مرا واجب شد است زیرا کہ امر و خداوند حکم
 تو را کہ درو طلب است تن بدین تعب باید داد بہرام چون این لشکر بر خاست آہنگ شیران
 کرد و بدو بدان گفت ہاں اے پسر نیر و جبر و از خدا ترن سپاہ خود چہ حکم در ستان و خون
 خود را بدر کن بہرام گفت اگر خون من ریختہ شود ہم بڑومت منت و سو پشیمان شتافت
 یکے از آن دو شیر بجانب بہرام حملہ آورد و بہرام بدو در آویخت و شتے چنان سخت بر سرش
 فرو گرفت کہ مغزش از مخدر وید و پست شد ہم از زبان شیر دیگر را حجت او را نیز با حجت
 ست کہ از زخم گزراہن درشت تر بود و کشت و دست فرار و تاج برگرفت و بر سر نہاد و
 باکس بنین گفت و سوسے کس ننگریت و باکیرینک و کیریاے نہنیاک شمرده کام گذشت
 ابر از تخت شد بہشت پس چین و شمال نظارہ کرد مردم عرب عجم خجاک در افتادند و
 پیشانی بر خاک سو و نہختین کس کسے بود کہ روبرو خاک نہادہ او را باطلت و جودیت
 فرتا و آنگاہ بہرام روسے با کا بر عجم کرد و گفت ہر کہ اور دل سخنے است ہم اکنون بر زبان
 حکماے عجم بجان بجان از کردار اے بدیر و گردید و کشوف داشتند کہ سپاہی عیت
 در زمان او بہ زحمت روز بروزند و ملک خرابی پذیرفت ازین روز مردم ایران روز بروز لاو
 او بگرد آیندند و کسرے را اختیار کردند کہ ہم از خاندان ملک بود بہرام گفت من بخندان
 استوار داشتم و دولت ام کہ یزد گردید کردہ است این گناہ بر مردم نگیرم کہ دیگر جویا بر گردیدند
 و مذہب یزد گرد را گردانم و خدا و فرشتگان آسمان زمین این موبدان را بر خود گواہ گرفتہم کہ
 چون کیا اسطنت کنم و این گفتہا بکار نہ بندم این تاج را بدین موبدان سپارم تا
 بر سر ہر کہ خواہند بگذارند مردم از گفتار او شاد شدند و بہرام ہفت روز را بجا حجت کرد و بہر روز

بریدہ شود

وین ملک

سند ہرگز

ز زار پاؤ

نزد و نہان

گفت سچہ

سپارند

بہرام با ایلیا

لان نہ

من بودہ

شود و مرا

میرین کہن

گر گذار

اگر چنین

سچ اکابر عجم

کہ بشید

جماعت

شفقہ کہ

بے حجت

بر تخت جاسے کردہ مردم را بوجہ دیگر اسید و اساحت و روز ہشتم در حق لقمان الہند رعنا
 فراوان کرد و ایشان را کا مران بہ حیرہ باز فرستاد و خود بہتر درآمد و چون سلطنت بروے
 محکم گشت مردے از بررگان عجم را کہ راست روشن نام داشت از بہر وزارت خویش گزید
 و ز نام ملک بدست او نهاد و مردم را بطبع خویش گذاشتہ دست از امر و نبی ایشان باز
 داشت و روز تہ کا لہو و لہو شہر ساز و طریق کرد و از آتشہے راست روشن از بہر پادشاہ
 بد گھالیدن گرفت بر خراج مملکت پیغزو و از رسوم لشکریان بکاست تا حصن ملک
 تلمہ بزرگ و خلعے عظیم باو دید آمد آنگاہ ہم کرد کہ مبادا روزے بہرام از آن سور و سرور
 باز آید و او را در معرض خطاب داشتہ باز پرس فرماید خواست تا کی بارہ دولت عجم را بر اندازد
 و خویش را از آن اندیشہ آسودہ سازد پس نامہ از بہر ایدی کرد کہ درین مہنگام سلطنت
 چین میگرد چنانکہ شرح حالش مذکور خواہد شد و بدو دستور داشت کہ کار ایران سخت
 پریشان است و بہرام ہرگز از خرم و خمار با خویشین نیست لے لہو و قمار زلیستن نتواند کرد
 اگر خاقان لشکرے در خوجنگ بر سازد و بدین جانب تا زبردست من است کہ مملکت بہو
 پیام و نامش بر چرخ بر آرم چون این نامہ بختان رسید و لیت و پیچاہ ہزار تن سوارہ و پیادہ
 ساز دادہ از چین خیمہ بیرون زد و چون با قورویاق باوقوی پادشاہ تا تاجیخانکہ گشتہ
 ساز نمود طراز داشت آسودہ از مملکت زکاتان بگذاشت و از رود جیون عبور کردہ
 مالک خراسان دست بتاخت تلج بکشود و کار آن اراضی را آشفستہ کرد و مفران حضرت
 ہمد روزہ از این اخبار پادشاہ را اخبار دادند و بزنجیر لشکر تحرص نمودند بہرام ہے و جواب
 ایشان گفت کہ کشایش امور از خدا ہے قاهر قواست و کوشش بندگان بچہ نیز
 و اعدا هیچ کار مفیر و قوا و سپاہ را بخاطر رسید کہ در دماغ بہرام خللے راہ کردہ و اگر نہ از

صاف روشن بینا ک شده با بجمه چون روزی چند برگشت ملک الملوک ایران چاشتگاه
 بخت شد و اکابر عجم را انجن کرد و با ایشان گفت هم اکنون شما را آگاهی میدهم که اگر قوتی
 من از شما غائب شود واجب است که شما از خدمت خویش غائب نباشید و دست از نظم
 ملک باز ندارید و اگر نه چون باز آیم شما را آن حقوبت کنم که هرگز نزد گردنکرده باشد پس برادر
 خود نرسی را بجای خویش نصب کرد و گفت آهنگ زیارت آتشکده تبریز دارم و هفت
 از پادشاه زادگان عجم را ملازم رکاب ساخت و سی سوار از رجال الطال راگزیده کرد که
 بر یک صومعه جنگ با صولت پینگ سورت نهنگ بودند و از در الملک این بیرون
 شده راه آذربایجان پیش گرفت و از سپه سالاران رام فرما نگذاشت و فرزان عالم
 گیلان و ادب برین حکمران زابلستان قارن گستم و مهر فرزند مهر برین فرزند و فرزند هم فرزند
 از ملازمت او خویشی در می نکردند بعد از سفر کردن بهرام بزرگان عجم گفتند هانا پادشاه را با خاقان
 بین نیروی جنگ نبود و لاجرم راه فرار پیش گرفت و اگر ما با خاقان طریق حقیقت نپذیریم
 زود باشد که این ملک بپای سپه سوار گردد پس دے را که به نام بود رسول کرده بحضرت
 خاقان فرستادند و اظهار حقیقت چاکری نمودند و کثوف داشتند که اگر خاقان حاکم
 ایران را بمعرض هلاک و مار و ریخاورد و خراج ملک را بسو او فرستند چون خاقان این
 خبر بدالست از در حق و مدار شد و در و مر و آده سوار پرده خویش بر پا کرد و بزرگان ایران
 را طلب داشت تا خراج بسو او بر بند و قرار دے در کار سلطنت گذارند و سخت شاد بود که بهرام
 از سلطنت بگریخت و ملک بے زحمت بدست شد اما آن سو بے بهرام طے مسافت
 کرده باز به میان آمد و از آنجا سوار و لاه نیز بر گزیده از راه و پیراه خود را بزرگان بین
 رسانید و از آنجا چند تن عباس و تاخت و لشکر گاه خاقان را بخت آرد و در نیم شب تا یک

مذبح
 رو
 ن
 مان باز
 پادشاه
 ملک
 و سرور
 پیران
 طنت
 بخت
 و اند کرد
 بت بد
 و پیاده
 نگه گفته
 چور کرده
 جن حضرت
 و جواب
 بزرگ
 کر نه از

باقیہا سے آئینہ خویشی را بدان لشکر گاہ زد و مردم او بانگ همه کردند کہ بہرام بہرام و
 لشکر چین ہر گز یافتند سے گشتند سے لشکر گاہ خاقان آئینہ و مردم از خواب بخار بخت
 تیغ و ہم نہادند و از یکدیگر بے گشتند و اموال انتقال خویش نگذاشته فرار سے کردند بہرام ازین
 بسرایدہ خاقان درآمد و ایدہی را بدست کرد و سرائق برگرفت بر زبان نازی این شعر با بخت بخاند
 اقول لہ لہما قضت جموعہ کاذبات لہ لہما جمع لصیولات مجاہدہ
 فانی حام ملک فارس کلما وما خیر منات لایکون لہ حام
 یعنی برائے خاقان بیکیوم وقتے اورا و مردم اورا و لیل و زبوں آورد کہ گویا از حلقہ ٹپے
 بہرام پیچر بودے و نہالستے کہ ملک عجم در پناہ اوست بالجملہ چون خاقان را بخت مردم
 از دنبال لشکران بتاحت ہی حدثن از اشرف چین را اسیر گرفت ہر ز و مال خمیہ و خر گاہ
 کہ با ایشان بود صرف در فر و دیگر غرم تیر ملک تستان فرمود تا چرا پادشاہ تکرستان
 خاقان را آذوقہ و علوقہ رسانیدہ از ملک خود بگذازند و از اراضی خراسان بگرد آورے
 سپاہ پدہ اخت چین این خیرہ قور و بیاق پادقوسے رسید سخت تیرید و پیش کشے و خوار
 دادہ بارسلان چرب بان بحضرت بہرام فرستاد و پوزش و نیایش آورد و خراج ملک تستان
 را بردست نہاد کہ ہمہ سالہ بدر گاہ فرستد بہرام از ہرم او بگذاشت و رسولان او را شاد کام
 باز فرستاد و ہر ز و مال کہ از لشکر گاہ خاقان بدست کردہ بود برگرفت و بدر الملک
 مدین آمد و آن اموال را بر آتشکدہ بموقوف داشت و بدین شکرانہ سدا خراج عیت
 را کہ یک صد و چیل کرد و دینار زر خالص بود از عیت برگرفت و دست بدل احسان
 کشودہ خزانہ اندوختہ را نیز بہ مردم سے پرانگندہ ساخت چند آنکہ و انایان حضرت
 بیم کردند کہ مباد گنج اندوختہ پرانگندہ شود و دولت ایران ضعیف گردد و این چینی ابرش

پادشاه رسانیدند بہرام فرمود کہ سلطنت را بہ مردم توان داشت و مردم را بہ مال پس آن مال
 کہ آزادگان را گرفتار احوال بہر گشت خبر مال نخواہد بود و نہ پس این وقایع راست روشن
 را از وزارت خلع کردہ کہ بفریاد و مہر زنی را کہ از اکابر فارس بود و نسیب با سفند یار
 بن گشایچہ برو وزارت برگزیدہ او مرو پرزگوار بود و جہان متہ لیسرا داشت و از پس
 او را بنندگان بود و در میان عجمان بہر از بندہ بلقی بود با لجمہ مہر زنی را وزیر خویش کردہ
 در خدمت برادرش نرسی باز داشت و گفت مرا آرزوے آنست کہ مہلک مہدوتان
 اندر شوم و آن اراضی را بیکو نگرم و پادشاہی ایشان را بدانم پس مہلکت را باو پر
 و برادر باز گذاشت و پوشیدہ از دارالملک بیرون شد و با اسپ و سلاح خویش
 و بیکدو تن از بنندگان محرم طے مسافت کردہ بہ مہلکت مہدوتان درآمد و بہتر قسوج
 اندر شد و روز ماہی بصید گاہ در رفت و بہ پنج کردن خاطر خوشی تن مشغول داشت و نہدیان
 از آداب تیر انداختن و اسب تاختن او خبرہ بودند و چنان افتاد کہ در آن ایام فیلیہ بزرگ شہ
 دیوانہ گشت و گاہ گاہ از پیشہ ہمے بیرون تاخت و یکند آبا دیہا و کرانہ طرق و شوارع
 آمدہ مردم را پایمال ساخت و این خبر مکتوف خاطر باسدیو گشت کہ درین بہکام سلطنت
 مہدوتان داشت و او چند کس بفرستاد کہ دفعہ او کند و بچکیس بد و فرور گشت چون
 خبر بہ بہرام رسید گفت من از پے دفعہ این فیل خواہم شتافت و یک تنہ با آن رزم
 خواہم داد و مردم مہد از این سخن در عجیب شدند و صورت حال را بفرعون باسدیو رسانیدند
 کہ مردے ایرانی کہ تمام بالادنیو کویت و در فن تیر اندازی اسب تازی و شتر تمام
 دار و قصیم غرم دادہ کہ با این فیل دیوانہ رزم دادہ و او را دفع کند باسدیو با سگی از
 خویشان خود فرمود کہ با آن مژ ایرانی بہ پیشہ فیل شود و جنگ او را با فیل معاینہ کن خبر

میں آؤں تاکہ اگر ہمدان کی وضع ہو گئی تو اسے اپنے لیے خیر کرتے ہیں کہ ان مرد باہرام پریشہ فیصل
 و آمد و بدر خستہ بلند بر شد و دید کہ بہرام میان پیشہ شد بہ نژدیک سیل و آمد و یگانہ آؤں
 و فیصل و یواری غضبک و بیچنگ و آمد و بہرام خندنگے نیرہ کر و سبکو و کشتاد و دوان تیر و پیشہ
 فیصل جا کر و پس بدوید و باہر و دوست فرطوم اور اگر نشتہ فرو کشید بیان کہ فیصل نیرا نو آمد آنگاہ تیغ
 بر کشید و برگردنش فرود آؤں و چنانکہ سر از تنش بھیتا و پس سر و فرطوم فیصل را برگرتہ برگردن نہاد
 و از پیشہ پیرون شتافتہ بر خاک راہ افگند ہر کہ آن بدید از مردے بہرام و در عجب رفت
 و چون صورت حال بعضی باسد یورید بہرام را طلب کرد و چون حاضر شد جوئے تمام
 خلقت و باقوت یافت چنانکہ چو گاہ اینا زاوندیدہ ہو گئی کہ کسی و از کجای بدیختا نشتی
 بہرام گفت کہ من از مردم ایرافم و ملازم حضرت بہرام گور بودم پادشاہ از من خبرید و
 من ہم جان کردہ بدین ملک شتافتم تا در پناہ پادشاہ سہند وستان آسودہ روز گذرم
 باسد یو اورا بزرگ داشت و خواستہ فراوان بدو عطا کرد و اورا بر تیرہ ^{سہ} مناد مست بر کشید
 و ملازمت حضرت فرمود و ہر روز در کار رزم و فرم از دے ہنر تازہ معاینہ کرد و در ہر وقت
 شیر بدو آؤں و ندک میویدے خاقان چین باشکرے افزون از حوصلہ حساب از کنار
 سہند وستان سر بر کردہ و چشم بہ تخیل این ملک انداختہ باسد یو سخت تر سید و بدان
 سر شد کہ از بہر مصالحہ و دہانہ کہن نزد خاقان فرستد و اورا بانھا و تحف و ہدایا و انھما
 فروختی و توضیح باز کردہ بہرام گفت ہرگز بدین ضعیف و انکسار ضامدہ و با خاقان اعداؤ
 کارزار کن کہ من این جنگ را از بہر تو بہ پایان برم پس باسد یو این کار بعبہ کفایت بہرام
 گذشت و او سپاہ سہند را ساز وادہ با اتفاق باسد یو استقبال جنگ میویدے کردہ چون
 ہر دو لشکر با یکدیگر برابر شد و ہمینہ و ہمسہ آراسہ گشت تحتیں بہرام اسب بر جانہ و سید

بیتہ فیل

ند ویاکان آرد

ن تیر و پیتا

آنگاہ تیغ

تیر گردن بناد

ب رفت

د جوائے تمام

بدیختا بنی

تیر سیدو

د روز گذارم

و من کشید

در نیوقت

از کنار

ید و بدان

انگهار

قان اعدا

ایت برام

ے کرد چون

بر چاند بید

آمدہ از زمین شمال تاحق گرفت و باہر خدے ہمہ پیلہ افگند و باہر شیرے رودے بکشت
 ہندیان چو این بدیدند دل قوی کردند و جنگ درآمد مردانہ بکشیدند جمعے کثیر و رآن
 مقاتلہ بدست بہرام کشتہ شد و سپاہ چین شکست و خاقان بگریخت و باسدی و نظرم و مضمود
 بدارالملک باز آمد و در حق بہرام و تو قے دیگر بدست کرد و دختر خود کہ سینو نام داشت
 بشرط زنی بد و او و خواست تا او را دیوہ خویش کند و بزرگان منہد را بر این سخن گواہ
 گیرد بہرام و این وقت خویشین را آشکار کرد و گفت اے ملک منہد آگاہ باش کہ من
 بہرام گور ملک الملوک ایراقم و مرا با ولایت عہد تو بیچ حاجت نیست ہمے خواہم
 تا این ملک بدانم و این پادشاہے ترا از مالش کنم و ہم اکنون بملکت خویش میروم و جمع
 در پادشاہے تو نہ لیستہ ام جز انیکہ ہر شہر و بلدہ کہ فریب باراضی ملک من است خاص از
 بہر من مالی و خراج از انہمہ سالہ بحضرت فرستی تا دولت ایران بلند نام شود این جلد را ملک منہد
 پذیرفت و بہرام از پس دو سال با و دختر باسدیو خواستہ فراوان بدارالملک خویش باز
 آمد و خوش نشست و از پس روزے چند مہر زری را طلب داشتہ سور و الطاف و
 اشفاق ساخت و او را سہ سپہر لود کہ خدمت سلاطین را شایستہ نخستین نام و ژواند بود
 کہ اندروین و دلائش آراستگی تمام داشت بہرام او را جاکوبید و بیدان بداد و آن دیگر را نام منہد
 بود و دبیری مے داشت بہرام او را نیز زرگوار کرد و خراج ملک را بنظم و نسق او باز داشت
 و سیم را مسنگان نام بود کہ کار لشکریان نیک توانست کرد او را نیز بزمہ سپہ سالاری بکشید آنگاہ
 مہر زری را از بہر تہنیک نام کہ بر گماشت و سپاہے در خور جنگ ملازم حضرت او ساختہ از
 بداین بیرون تاخت و از پس او بہرام شاد و بخت و کار سہمہ و سورو سورو ببرد
 دوست از رعیت بداشت تا ہر کہ خواست بعیش و طرب پرداخت چنانکہ رعایا

از باداوتا چاشتگاه بکب و حفت کار بر بند و از آن هنگام تا بیکگاه بادہ خوار و میکسار
 بودند اما از آنسوے مہرزی با لشکر فرمودہ بہرام بکاک شتر قے روم درآمد و دفع بلاد
 و امصار شغول گشت و التدر درینوقت فرمودہ پدرش نتمان کہ سلطنت حیرہ داشت
 ہم لشکر ساز دادہ بہرزی پیوست و در ممالک روم فتوحات فراوان کرد تا دو روز
 و خاہر او بخشی کہ درینوقت قیصر فی قطنینہ داشتند چنانکہ مذکور خواہ شد جنگ باریان
 را در قوت بازوے خود بدیدند و یا مہرزی کار مصالحہ کردند و شرط ہنماوند کہ آن ممالک کہ لشکر
 بہرام از شتر قے روم متصرف شدہ است را و نمایند و از ملکست از من نیز تمام بر بند پس مہرزی شایام
 مراجعت کرد و حضرت بہرام آمد ملک الملوک ایران اورانیک خواست و خواستہ فراوان
 بخشید آنگاہ مہرزی معروض داشت کہ مدین جہان بسیار زیستہ ام و پیر شدہ ام اگر پادشاہ
 جوان رخصت و بدین چند روزے کہ از روزگار من باقیست بعزالت و عبادت گزارم کار
 آن جہانی کنم پس اجازت حاصل کردہ بخارج آمد و چہارویں سپاہ کرد و در ہر دیہ
 آتشکدہ ہنما و پنجان در ہر دیہ چہار باغ و لکش راست کرد و در ہر بلخ ہزار بن مرو
 و ہزار درخت زیتون و ہزار نخل خرما غرس فرمود و این جملہ را بر آتشکدہ ہا موقوف داشت
 و بعبادت پرداخت و پیرانش ہمے در ملک بیل و عقد مشغول بودند اما بہرام گوراردہ
 پسر بود کہ یکے یزد جرو نام داشت و آن دیگر را بنام پدر بہرام مے نامیدند و ہم اورا
 یک دختر بود کہ صاید نام داشت بالجملہ بہرام فرزند کب و از شد خویش را بدستان ہنما
 تا از کب علوم بے بہرہ نماد و او سخت کول و احمق بود چنانکہ ہر سچ سخن نمیتوانست
 آموخت و ہر روز معلم از بلاد او شکایت بہ بہرام مے آورد و خاطر پادشاہ نیز آزرہ
 میگشت روزے معلم باز زبان شکایت کتود گفت یزد گرد یا آن سہ بلاد فطری

و حاکم طبعی دل بدختر بخت و اینک عشق در می دول بازی مغول است بهرام
 ازین سخن شاد شده و با علم گفت شاد باش که اگر بزد و جبر در سخاقت لے سنگ خاره
 بود از تربیت عشق ماه پاره چاسے پرستاره کند و پدر دختر را در نهانی طلب کرد و با او
 دختر خویش را بیا سوز که نر و جبر و در عشق خویش رحمت فراوان رساند و راه مصلحت برد
 سد و دار و آن دختر کار بدنگونه کرد و بزد و جبر و از بیم پدر در خویش پوشیده میداشت و تلخ
 تمام روزگار میر و تا اینکه از برکت عشق بدرجه کمال ارتقا جفت و از هر نکته و از نبه اسکا گشت
 و در غور سلطنت آمده و لیسع بهر پدر شد و بهرام از جانب او آسوده گشت و خاطر بر رفاه و امنیت
 قلوب رعیت گماشت و عهد و وثوق مالک محروم را مضبوط فرمود و در بند باب الابواب
 را که خود و ملوک گشته بود بفرمود از نو به بنیان کردن تا مردم آفر بایمان از ترک تاز ترکان آسوده
 باشند و این همان سده است که ذوالقرنین اکبر بنا نهاد چنانکه مرقوم داشتیم و هم مدین بنان
 بسیار چاسے از آن سده است که چون زمین را یکایک بد سنگهاے گران با دید آید که از آن
 سنگها بسیار آهن گذر امیده اند و با یکدیگر پیوسته کرده اند و روے و نحاس گلخته و رنگاف
 آهن را سخته اند بالجمله چون سده ذوالقرنین پست شد هر یک از سلاطین ایران خواستند
 رفع ترکان کنند بنیان سده خویش را بر در سده ذوالقرنین نهادند چنانکه بهرام گور
 کار بدنگونه کرد و از پس او نو شیروان که ذکر حالش خواهد شد چون سده بهرام را سده بنیان
 سده بزر بر آن نهاد و پدر و پسر بایان بر دس القصه چون بیت و سه سال از سلطنت بهرام
 بگذشت روزے بصید گاه درآمد اسب از پٹے گورے همه تاخت نگاهدیش جمجمه درشت
 و بهرام با پٹ جمجمه ناپید شد چون این خبر ابل او بردند مادرش که بنو زندگانی داشت از شهر بریز
 شده بکنار آن جمجمه آمد چهل روز بخت از بهر آنکه جسد بهرام را بر آورده بخاک سپارد

و بے نیل مرام باز گشت باطن بہرام چنانہ تنہی صید گوران بود کہ عاقبت جان بر سر این
کار کرد اور اور کمان داری و تیر اندازی نظیر بود چنانکہ در غضوان شایب گاہے کہ
در حیرہ جاے داشت کینز کے بدست آورد کہ اورا آزادہ نام بود و خاطر بہرام ایشقتگی
داشت و بسیار وقت اورا با خود بشکار گاہ میبرد و روزے چنان افتاد کہ بر شترے و زمین
بتہ یکے را خوب بست و آزادہ را از قتلے خود بر آن یک جا داد و بصر اورا آمدہ بکار
کردن پرداخت تا گاہ آہوئے پدید ار گشت بہرام آزادہ گفت اگر خواہی این آہورا
صید کنم چون کن کینزک را خوے ستیزہ دروش تا بخار بود با بہرام تازی با سخن کرد
و گفت مردان مرد با آہوران نبرد نکنند و اگر خواہی با چوب خدنگ گوش و سم آہورا
با ہم بدوز بہرام را از بدگالی بدن او آتش خشم ز مابہ زدن گرفت اما پیچ سخن بزبان بنیاد
و کمان کرد بہر گرفتہ سخت مہرہ میفکند چنانکہ گوش آن آہورا اندک رنجہ ساخت پس
آہوپاے برداشت تا گوش خویش را بخار و بہرام بید رنگ خدنگے بسوئے او کشاد
و او چنانچہ سم و گوش آن آہورا با ہم بدوخت آن گاہ روے با کینزک کرد و گفت ہاتا
خواستی گوہر مہر استگنی و مرا شرمسار سازی پس دست اورا یکشدہ و اورا از شتر نیز پر
افکند و شتر بر پیکر او بدوانید تا جان بداد و با خود پیمان ہنداد کہ دیگر کینزک
بصید گاہ نبرد

سفر نامہ شاہ ایران بار اول

روزِ جمعیت و چہارم ریح الثانی ۱۲۹۰ھ باید برویم بقصر ویند زور
 کہ تقریباً علی حضرت ویکٹوریادشاہ انگلیس است باکاسکہ سہارنپور ایک ساعت مسافت
 است خلاصہ رخت پوشیدہ باصدا غنظم ولارد مدلی سوار کاسکہ شدہ
 رفیق جمعیت زیادہ از حد سہ راہ و طرفین راہ ایستادہ بودند آنقدر کاسکہ بود کہ
 صاب نہ داشت از خیابان باید پارک و شہر گذشتہ رسیدیم کاسوار کاسکہ
 کاسکہ ہم کاسکہاے بسیار ^{avonue} علی و طرفین کاسکہ یک پارچہ از بلور بود از جا
 اے آباد و صحرا و چین گذشتیم تا قصر ویند زور از دور پیدا شد مثل قلعہ چہار برجی
 بنظر میآمد نزدیک رسیدہ پیادہ شدہ سوار کاسکہ اسبی شدیم جمع ملتزمین ہم
 بودند پاے پای قصر پیادہ شدیم اعلیٰ حضرت یادشاہ تا پاے پلہ استقبال
 بودند پائیں آمدہ دست ایشان را گرفتہ باز و دادہ رفتیم بالا از اطاق
 ردالانہاے قشک کہ پر دہائے اشکال خوب داشت گذشتہ داخل
 اطاق مخصوص شدہ روے صندلی نشستیم بادشاہ اولاد و متعلقان و خدام
 فودشان را معرفی کردند ما ہم شہزادہ باصدا غنظم و غیرہ معرفی کریم لایستامیر لاندہ وزیر

لمتواشیخ

سیرین

کے

فیضی

دورین

مدہ نیکار

آہورا

ن کرد

آہورا

ن نیاد

ن لیس

اے اکتاد

ت ہاتا

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

زیر

اور بار پادشاهی است نشان زار تیر *arretiere* مکرر با لباس را که بر او بند میرود دست
وزارتان های بسیار معتبر انگلیس است براسه ما آورد پادشاه بر خاسته بدست خود نشان
نشان ابراز نمود و حکایتش را انداختند و جواب بند بلند را هم دادند و استان این نشان را
قرار است که در ذیل نوشته می شود

خلاصه نشان اباحترام تمام گرفته نشسته من هم نشان و حامل آفتاب مکرر با لباس ابراز نشان
تصویر خود پادشاه انگلیس دوم ایشان هم با کمال احترام قبول کرده پنج روز بعد بر خاسته
سر میر فتح محمد دختر پادشاه و یک پسر کوچکی که هنوز از پیش ایشان جای نمیبرد و دو ستمش
لیو پل است نشسته بودند این پسر امر و زالی کار استقبال آمده بود بسیار جوان خوش خلق
است لباس اگوسی پوشیده بود وضع لباس اگوسی این است که زانوهای آن کشوف است
یک دختر شانزده ساله پادشاه هم همیشه در خانه ایشان است هنوز شوهر ندارد و دختر دیگر
شان شوهر دارند نشان اداگان و صدر اعظم دلار و گر افیل و غیره بودند و بهار خود بخورده
شد میوه ها و خوب سر بهار بود و بعد پادشاه دست مار گرفته با طاق را حرکت داده بود و نشان برفتند

لن مورخین ادب باب نشان موسوم به زار تیر که ادوار دیوم پادشاه انگلستان در سنه هزار و سیصد و چهل و نه عیسوی
در قصر دینزد و اختراع نمود و عقیده است که آنکه بیا دگانه گری که فلیب چهارم پادشاه فرانسه را شکست این
نشان را اختراع کرد دیگر اینکه در یکی از مجالس بال جوراب بکنس دو سالیسوری معشوقه او دارد افتاده سباب خنده
حضور شده بود پادشاه از کمال غیرت و عداوت که با او داشت جوراب بند را بر داشته این عبارت را داد که متوقع بود
که خیال بکنس که همین عبارت احوال دشمه نشان بر او نقش است گفت همین بند جوراب بکنس و محترم خواهم کرد که بهر
برای تحصیل آن دست بکشید این شد که آن نشان اقل دولت قرار داد و دو سال پادشاه انگلیس که رئیس ادب این نشان است و نشان اداگان
انگلیس و سلاطین خارجی به عنوان نشان داده نمی شود و عدد حاملین نشان هم از او اطلاع ندارد و از بیست و شش نفر بیا نشان

سر دست

خودشان

نشان

باشان

چہرہ جاستہ

دو اسمش

خوشکلی

کشور است

دو دختر دیگر

خوب خوردہ

نشان یافتند

نیز عیسوی

شکت دین

سہا بخندہ

کر متعجب باد

خوام کہم کہ بہ

نشان زدگان

نفر نایاب

قدرے آنجا نشیمن سوارہ نظام ذرہ پوش خاصہ بایک فوج در میدان کوچک قصر ایستادہ بودند
 بسیار سوارہ خوب و پیادہ ممتاز است قشون انگلیس اگرچہ کم است اما بسیار خوش لباس و نظم
 و خوش اسلحہ و جوانہائے بسیار قوی دارند و بزرگان بسیار خوب نیز دند خلاصہ خیابان عریضے
 جلو قصر است کہ طولش یک فرسنگ است و طرفین آن در دیرین درخت جنگلی کہ بن قبی
 سبز بسیار بلند است زمین ہمہ چین است دگل و سبزہ آمدیم پائیں سوار کا لکھ شدہ باصدا
 اعظم دلار و مہمان دار از خیابان راستیم سارین ہم بکا لکھ نشسته عقب ما آمدند زن فریاد و ہوا
 خوشکلی و بچہ و بزرگ از اہل خود ویند زور سر راہ بودند و در خیابانہا سوارہ پیادہ یا کالکھ
 مے گشتند خیلے تماشا داشت تا قدریکہ رفتیم جمعیت کم شد آہوے زیادے مثل گلہ کو سفند
 قریب نہرا آہو و در چین باوخیابانہا دل کردہ اند و ستہ دستہ چہرہ دید و از آدم چندان
 و حشت نداشتند کہ ہم نمیتواند آنہا را ادیت کند فی الحقیقہ آہوے نسبت بلکہ زمین
 مرال و آہو و شو کا حیوانے است بسیار خوب خلاصہ خیابان و درخت و چین انتہا ندارد
 و در فرنگ رفتیم از خیابانے دیگر گذشتیم مثل بہشت طرفین خیابان درختہائے آہوہ بلند
 ہمہ گلمائے بزرگ آبی رنگ و قرمز و غیرہ دادہ بود از جنس خرزہ آنقدر با صفا بود کہ
 فوق آن تصور نمی شد رسیدیم بدریائے چہ آبے بزرگ زن و دختر زیاد و در وریا چہرہ
 از وریا چہ گذشتہ بعمار تے کوچک بسیار با صفا رسیدیم کہ مال پادشاہ بہت آنجا پیادہ شدہ قدر
 میوہ خوردیم نشانہا و ہا و غیرہ ہمہ آمدہ رفتند سر راہ آہن ماسوار قالیق شدہ رفتیم آن طرف
 آب جمعیت از زن و مرد بودند قدرے قوی آب ایستادہ رفتیم نمونہ کو چکے از کشتی جنگلی راختہ
 بودند بہت و چہار توپ بقدر زنبورک داشت قوی آن را تماشا کردہ آمدہ بیرون
 با قالیق باز رفتیم بعمار ت سوار کا لکھ شدہ از راہ دیگر کہ باز ہمہ چین مہنیا بان آہوے زیاد بود

رفتم به دین زور دارانجا بکا لکه بنجار شسته راندیم بر اے شهر جمعیت مثل صبح ایستاده
 بودند تعارف زیاد به عمل آمد تا رسیدیم بمنزل عمارت دین زور بسیار قدیم است و از خارج
 چندان زمینت ندارد و شبیه بابیه قدیمه است که از سنگ ساخته اند و سنگهاش همه بقدر اجزا
 یک برج بزرگے دارد و چند برج کوچک بلند با میان عمارت بسیار بازنیت و تنگ
 و پر اسباب اطافها تالارها و الانهاے بسیار خوب و منزه است و در سن پادشاه پنجاه سال
 است اما به نظر چهل ساله میاید بسیار باش و خوش صورت هستند مشب در خانه لاروم
 حاکم قدیم لندن همان شب نشینی و سوپه مستقیم شب را سوار کال سک شده راندیم از عمارت ما
 تا منزل لاروم یک فرسنگ تمام بود همه طرفین راه و کوچه آنقدر زن و مرد بود که حساب
 نداشت همه پورا میکشیدند منم متصل با همه تعارف میکردم همه کوچهها از چراغ گاز روشن
 است علاوه بر آن از یاها و پنجره خانها و روشنی الکتریسیته کوچه مثل روز روشن کرده بود و بعضی
 چراغهای گاز شکستهای مختلف بالای خاتنها و کوچه و غیره درست کرده بودند شهر کوچه
 را آئین بسته بودند از عمارات عالی و دو کابین زیاد مرغوب و میدانها گدشته تا داخل مردان
 سیمه شدیم یعنی شهر قدیم لندن که لاروم حاکم همین سینه است دیگر اختیار بسیار
 شهر و محلات ندارد یعنی سایر شهر حاکم ندارد و هر محله مشورتخانه دارد اگر امری اتفاق
 افتاد به پلیس که کزمه باشی آن محله است رجوع میشود و او هم بوزیر داخل رجوع می
 کند پلیس این شهر مشیت نزار نفر است همه جوانهاے خوب با لباس معین آبی شهر
 زیاد از پلیس حساب می برند هر کس به پولیس بے استرامی کند قتلش واجب است
 خلاصه دارد در خانه لاروم شده از یک بالا رفتم تالارے بود و بعد انگلیسی و روس
 باز به اے شان و همه سفر اے خارج و شانزاد اے ما و غیره و شانزادگان و شانزاده

اینجا کے نشینند باب عالی وغیرہ ہم از دور دیدہ شدہ سفارتخانہ ایران ہم عمارت عالی
 درہیں جا باست بعد بغلطہ و یک اوغلی یعنی پر اکہ منزل زمستانی سفر اے خارجہ است
 سایر فرنگیان ہم اغلبی در آن محفلہ نشینند بعد رسیدیم بچارت بطولہ باغچہ کہ شیکہ طاش
 ہم میگویند کہ سلطان باحرم و والدہ سلطان و سایر خاوندہ سلطنت و شہزادہاں جاے
 نشینند۔ عمارت بسیار عالی خوبے است سلطان عبد المجید خان کہ برادر این سلطان بنیہ ساختہ
 است ازین جا گذشتہ بمارت یالی چو افغان رسیدیم بسیار عمارت خوبے است ال بٹا آن
 از سلطان محمود خان پدر این سلطان است و این سلطان تازہ تعمیر و تمام کردہ اند۔
 بعد رسیدیم بہ محافضے عمارت مشہور بہ بیکریگی کہ منزل باست دست راست طرف
 اناطو لے لب بغار واقع است و چون در محلہ بیکریگی ساختہ شدہ بآن اسہم میخوانند
 عمارت بسیار عالی است چون جریان آب بغار از بحر قرار او نکیز بہ مار مار است و
 بسیارند مثل رودخانه در بعضے مواقع جریان دارد از انجملہ در محافضے ہمیں عمارت
 کہ منتہائے جریان را دارد کشتے ماننواست مقابل عمارت لنگر بنید از در عمارت گذشتہ
 ہزار قدم بالاتر ایستاد بعد از چند دقیقه علیحضرت سلطان کہ دیم عمارت بیکریگی
 بودند سوار قایق مخصوص کہ برائے ما حاضر کردہ بودند شدہ آمدند بکشتی مار و سے
 صندلی شستیم صدر اعظمین ہم شستند بعد از قدرے صحبت برخو استاز کشتی پایین
 آمدہ با سلطان سوار قایق شدیم صدر اعظمین و حسین اولی پاشا سے سر عکر در قایق ما
 بودند رسیدیم با سکہ عمارت رفتیم بیرون یک فوج سرباز موزیکان چہ در حیاط و باغ
 عمارت موزیکان میزدند سلطان مارا بر وند بالا و اطفا و منزل مارا نشان دادند
 تعارفات زیادہ سے کردہ مراجعت بمارت خود نشان نمودند سن سلطان چہ چہاں رہا ہمیں

امروز در آمدن به بغداد از قلع و کشتیها سے جنگی دولت عثمانی شلیک توپ زیادہ
 شد چہا کشتی بخار بزرگ جنگی بعضے ازان ہم رہ پوش است و بغداد ویدہ شد کہ جلوه عمارت
 سلطان داتا لنگر انداختہ اند بعد ازین ساعت من سوار قایق شدہ با صدر عظم و
 معتمد الملک و علی بیگ تشریف آتی با شتی رفتیم باز دید سلطان بھارت طولمہ با غیچہ عمارت
 بسیار خوبے است اغلب پلہ ہا و دیوار و ستون وغیرہ از مرمر است سلطان تاپاؤ
 پلہ با استقبال آمدہ در نہایت گرمی دست دادہ رفتیم بالا قدرے نشستیم
 صحبت شد بر خاستہ منزل آمدہ راحت شدیم عمارت بیکار بیگی عمارت بسیار خوبست
 پلہا و ہزارہ دیوار پلہ ہا ہمہ از مرمر است عمارت بطور فرنگی و ایرانی و بہ این ہمت
 بسیار خوش طح است ہمہ اسباب الطاق از پردہ و صندلی و نیم تخت و میز و آئینہ و
 چہل چراغ و جار بسیار اعلیٰ و خوب است با طاق ہا پارچہا سے اعلا و فرنگی چہا نیز
 اند پتھر ہا ہمہ بلور یک پارچہ است خیلے عریض و طویل و نگین اما طورے ساختہ اند
 کہ یک بچہ میتو اند با سانی ساعتی وہ دفعہ بالا و پائیں کند و بہر اندازہ و ہر جا ہم بچہ ہا و اگلا
 بدون جفیت و ریزہ و امدادے ایستد و بدون خط میتو اند سر از زیرش بیرون کرد
 این نوع پتھر ہا را در لندن دیدہ بودیم بسیار خوب چیزے است ہمہ عمارات سلطان
 پتھر بایش آئینہ و ہمین طور است عرض بغداد از ہزار ذرع متجاوز است آن طرف
 ہر کس راہ برو و ہر رنگ لباس پوشیدہ باشد یا چشم بیرون امداد و برین میتوان
 تشخیص داد گلولہ تفنگ خوب ازین طرف بان طرف را میرند عشق بغداد از ذرع
 و بہت ذرع و بعضے جا ہا الی حدودہ ذرع است کشتی جنگی بسیار بزرگ در ہمہ بغداد میتواند
 عبور کند موقع محل شہر اسلامبول در پیچ جائی و نیامیست مثلاً میتوان از نیامی چہا

دیگر وصندی واسباب یک عمارتی را خریدند و آن اینکے گردے بر آن نشیند یا حرکت کند
 آورد یا عمارت دم بخار باز کرد و سنگ مرمر و غیرہ ہر چہ بخوانند برائے عمارت از ہر یک
 در کمال آسانی میتوان چل باین شہر کرد و بچنین مال التجارہ سمہ دنیا با کمال سہولت
 میتواند با کشتی آمد و رفت کند تالار بسیار وسیع بازینت خوبے در عمارت بیکارگی است
 اغلب سقفها از چوب و تختہ است آتاپ یا خوب نقاشی کردہ اند فرش اطرافها از حصیر
 بسیار تمیز است کنار ہا سے باریکی از فرش فرنگی بر روی حصیر با کشیدہ اند کہ از آن
 برواہ میروند زیرا این تالار و ضحانہ مرمر بسیار خوبے دارد از بعضی اشکال آب میریزد
 تو می حوض مرمرے کہ یک پارچہ است بسیار خوش ہوا و برائے تابستان خیلے خوب
 است ستونہا سے مرمر خوب دارد سمہ ملکز میں درہمین عمارت منزل دارد حمام بسیار خوبے
 از مرمر توئی ہیں عمارت دارد و خزانہا سے کوچک مرمر کہ ہر خزانہ شیرے دارد آب سرد
 و گرم میآید چون دستے بود حمام زرفتنہ بودیم بحمام رفتہ بعد از حمام رفیقیم باہمین باغ
 عمارت را گردش کردہ خیلے راہ پیادہ رفیقیم باغ چون در دامنہ گودہ است مرتبہ بہر تہ سائتہ اند
 ہر مرتبہ از دو طرف پلہا سے مرمر دارد و دست انداز ہا سے چو دن کوچک و مرمر تاباغ
 است و دست انداز ہا تکملک چراغ کا زیم بود دیوار ہر مرتبہ را از درخت عشقہ کہ چہار
 پیچہ ہمیشہ سبز است کاشتہ اند چہ پیچہ مثل زعفران کردہ است بسیار خوب و در تہا
 دیگر از امر و دو لود و کوچہ و سبب و غیرہ وارد باغچہ بند بہا سے خوب بطور فرنگی
 گلکاری بسیار خوب مجسمہ و حجار بہا سے مرمر خوب شکل شیر ہا میال دارا فرقا و غیرہ
 دور و حوضہا و دیدار بعضی مجسمہ اسب و بیرون از نزدیک دیدہ شپنج شش مرتبہ بہین طور
 باغ و پلہ مرمر و دست انداز و غیرہ دارد بسیار با صفا چشم انداز خوب بخار و درین مراتب

بالا ہم عمارات و مقصور عالیہ دار کہ جز بہمن عمارت بیکریگی است ہمہ رگشتیم اسبابہائے
 بسیار خوب دارد و حوضخانہ دارد و حوض و فوارہ مرمر بسیار خوب داشت دیوار و و طرقت
 اطاق را از مرمر حجاری کردہ فرو بردہ اند بدیوار مثل گلدانہا سے بزرگ ست قطار حجاری
 کردہ اند بالا سے گلدانہا سے اول ہر یک پشراچی است شیرابا ز کردہ آب نیم کم خوب
 بجگد انہائے اول سریز دگلدانہا نیز نیشہ ہمین طور میریزد تا با آخر کہ مثل حوض کو چکی است
 و سوراخ دارد کہ آب آنجا مفقود ہوتے شود بسیار تمیز و خوب است و ہوا می اطاق سرد
 میکند درین مراتب بالا و باغات سلطان کبوتر خانہا و کبوتر زیاد سے دارد خیلے وسیع
 مستحفظین آنہا حاضر بودند در نہایت تمیز سے گاہداری میکنند گفتند سلطان اغلب
 اوقات تماشا سے اینجا میآید و دیگر طوطیہا سے مختلف رنگ رنگ سگ و طولہ شکاری
 مرغ و خروس و انواع حیوانات دیگر ہم بود خیلے آنجا ہاگشتہ بعد پائین آمدہ فتمیم عبارت
 مابین اصل شہر اسلامبول کہ محلہ بک اوغلی و غلط و محلہ قاسم پاشا یک بغار دیگر جو ہم است
 سوائے بغار بزرگ کہ آخر آن منتهی بکوہ و تپہ میشود عرض این بغار خیلے کمتر از بغار بزرگست
 و دو جہر ہم دارد کہ از غلطہ باسلامبول عبور میشود *

سفر نامہ شاہ ایران بار دویم

۱۲۹۵ھ

روپنچیشتمین سراج ^{مع} الاول پانزدہ روز از عید نوروز گذشتہ صبح زود توپ
اعلام سفر فرنگستان کہ مدتی بود مصمم شدہ بودیم انداختہ شد از در باب ہمایون بیرون
آمدیم نائب السلطنۃ و مستوفی الممالک و سپہسالار اعظم و جمیع نوکر ہا در باب ہمایون
حاضر بودند سوار اسپ شدہ از دروازہ کمرک بیرون رفتیم ہوا از گرد و غبار تیرہ
و تار بود قشون و افواج ہم تآن طرف امام زادہ حسن صف کشیدہ بودند
مقدم الملک کہ در طہران نائب مناب سپہسالار اعظم است با صاحب منصبان
نظام و توپخانہ و افواج و سوارہ و غیرہ استادہ سوارہ و پیادہ زیادہ خیل خوب
منظمی بودند پس از سان قشون و گذشتن از صفوف افواج و سوارہ ہکا سکہ
نشستہ مستوفی الممالک و شاہزادگان و وزرا و رجال دولت مخص
شدہ رفتند و ما را ندیم بر اسے قریہ حسین آباد حاجی سلیمان خان شب انجانا ندیم چہرہ
بیع الثانی بقریہ کرج فقیہ شفقہ دویم منزل سنقر آباد بود یکشنبہ بیوم از انجانا بکارزان سنگ
رفیقہ نائب السلطنۃ و ہمر امان او کہ در رکاب بودند از انجانا مخص شدہ مراجعت کردہ و غرض

که بانایب السلطنة بود مرخص شده رفت و در ششماه چهارم بقزوین رفتیم اردو را در شهر
جریب که قریب بشهر است زده بود سه ششماه پنجم در شهر جریب اتراق شد باو شد
میادین و زمانه را امر و در شهر جریب میولسیم خبر تلگرافی امر و از طهران رسید که
والده اعتضاد الدوله که از صبا یاسه نایب السلطنة مرحوم بود فوت شده است نجی
نکاهادی مدرس هم در طهران مرحوم شده خلاصه انشاء الله تعالی از سر حد هم را می که
بفرنگستان خواهند آمد و کسانی که بطهران مراجعت خواهند کرد و خواهم نوشت چهار
ششماه ششم هم در شهر جریب اتراق شد متصل باو میامد و هوا اگر دو خاک و دره بود
بود و نجیاعت بغروب مانده رفتیم شهر از محله راه کوشک بدولت خانه در طاق کنیه که دیو
و دار الحکومه معتضد الدوله است نشستیم علما و شایر ادگان و اعیان قزوین بحضور آمدند
عصر مراجعت بار و دشت ضیاء الملک حاکم گیلان که دید و از گیلان آمده بحضور رسید
پنجششماه هفتم بقریه سیاه دهن که آخر خاک قزوین است رفتیم پنج فرسنگ راه است اما تمام
راه جلگه و صحرا بسیار خوب بهر و خرم و پر گل است بات آباد از محال قافازان
دشت آبی قزوین سر راه و کنار ه صحرا بود اغلب مال امین الرعایا و منسوبان دست
سیاه دهن به قصد خانوار است جمیع نایب و باغات بسیار دارد ابو القاسم خان نواز
ناصر الملک در بهار گاه دیده شد بجایاری از راه آذربایجان بیابان بپاریس برائے تحصیل
میر و حالا اول شگوفه همه جاست طهران هم روز یکم بیرون آمیم شگوفه زرد آلود آوچه
و بادام باز شده بود خلاصه دست راست قریه سیاه دهن محال قافازان است جمیع
هشتم بقصبه ابهر میردیم متجاوز از هفت فرسنگ راست بکاسک شسته رانیم طرف
دست راست راه کم آبادی است اما سبزه و گل و بوته دارد و تا یک فرسنگ منتهی

بوہستان میشود اما کوہپاے بے برف راہ کرشکین طرف دست راست آن را نزدیک
 تر است اما کاسکد نیز و تکران و چا پارخانہ و آمد و رفت عمومی از زمین آہ سایہ مہن
 است طرف دست چپ زمینش کو در و جمال خر و و قزوین است دہات آباد حاصل
 خیز جمعیت دارد مثل نرجہ نہادند ضیا آباد فارسی چین خالصہ وغیرہ نہادند بیکہ کوہ
 افتاد است پیدا بود اما کوہ و و فر سنگ بیشتر راہ و کوہپاے برف دار است و پشت آن کوہ
 خاک خرقان است دست راست صحرائش آہودارد آخر خاک قزوین فارسی چین است
 اول خاک خمسہ قرودہ این دہات از رود اہر مشرب میشود و ہمہ دہات جمعیت یاباغات
 خوب و شجارتگوفہ دارد و داشت دست راست مقابل قرودہ کوہی شکی پیدا بود معروف
 بہ شتر کوہ کہ شبیہ است بکوہان شتر بعد از قریہ قرودہ قجر و تیج آباد وغیرہ است تا میرسد
 بشریف آباد خالصہ نیول اجدان مخصوص کہ دیہ معتبر است بعد اہر رسید کہ قصبہ
 بسیار بسیار معتبر مثل شہریت مساجد و حماما و کاروان سرائے متعدد دارد
 اوردور انیمفرنگ ہم بالا نراز قصبہ اہر زوہ بودند راہ دور و جاے بدی بود و دہا لعلخان
 و ساری اصلان و حسین قلخان پیش کشکار آہور فتمہ بودند عصرے باکال جنگلی آمدہ پیچ
 شکار ہی ہم نکرہ بودندا ہو پیدا کردہ اما بچکہ رم دادہ بودند دو آہو سوار ہاے بختیاری
 زوہ بودند یک مادہ آہو خستہ بیچارہ آمدہ جلو کاسکد صنیع الدولہ خوابید محقق پیادہ شد
 با ساجمہ زوہ عباس میرزا و مظفر الملک و علی نقی خاں و بابر سیرزا کہ در اہر نشیند و میرزا
 ابو الفتح امام جمعہ اہر در راہ بجنور رسیدند ششمین در اہر تراق شد باز در یاد و آمد اینجا با بد
 بسیار است یکشنبہ ہم بعد از آن قلعہ خالصہ بتول صطیل قیچانہ است باریک بقیع الملک
 حاکم گیلان بنشان شمال التفات شد بکاسکد شستہ راندیم اہم و در آویختہ سطح پرینتر

در این
 را در
 با و
 سید کہ
 تہ
 ہا را
 تہا
 دہ
 تہ
 راندند
 بجنور
 نانا
 ازان
 اوست
 خواہ
 فیصل
 آوچہ
 جامعہ
 طرف
 تہی

دست راست بفاصله یک فرسنگ و دو فرسنگ کوهها بزرگ برف دار است و پشت
 این کوهها خاک طارم است و هات میرشکار از قبیل چرکروالوند و خراسانو و غیره در دست
 رودخانه ابهر است آب وودخانه درین فصل بقدری بجا سنگ لکه زیادتر و گل آلود بود اما
 تابستان دوسه سنگ بیشتر نمیکند قنوات خوب معتبر دارند که این همه باغات را
 از قنوات آب میدهند قدری که رانیم بحریم دره رسیدیم که قدری از آن خالص است
 هم دارد اما عجیب دره است باغات و اشجار زیاد دارد و یک فرسنگ طول باغات است تازه
 و ختها سیر شده کم کم برف هم تو دره بود بعضی از صاحب منصفان فوج دوم خاصه که
 با فوج مامور در وانه طهران هستند در اینجا بجنور رسید از اینجا تا پاس کوه یک و فرسنگ
 مسافت است زمینه این کوهها نرم است زراعت دیمی زیاد میکند پشت این کوهها
 باز خاک خسته از محال خدایند و لوست و برزیده رود که متصل بچاک همان میشود و دامنه کوه
 پیدا و پیچ مشرف بر آن بود قلعه روی پشته داشت مشهور به سپاس که قدیم مال عباسقلی
 دودانکه بوده او مرده است و حالا امام جمعه خسته بعضی از سوار پاس میرشکار و از بعضی
 دیگر هم بود خلاصه از خرم دره گذشته بدیهه رسیدیم دهی است بسیار معتبر باغات
 زیاد دارد قبل از رسیدن به سیدج در نزدیکی وودخانه نهار افتادیم قنات بسیار معتبر که
 بقدر چهار سنگ آب داشت بروودخانه جاری بود این قنات متعلق بحریم دره است از سیدج
 که قدری گذشته بودیم که کوهی بود که نصیر آباد میگویند رسیدیم در دست چپ واقع مال حبیب الله خان برادر میرشکار و بعضی
 است بعد رسیدیم به بمان قلعه که مشرف است با دشت دیدم آمده و میاید که اوقات ابرسمیخ کرده است
 سیمکس سیمکار نمیتواند بکند همه چادر و تخیم با خواسته است و خوشی از دهم باید برویم سلطان
 صبح بکاسکه نشسته رانیم صحرای بسیار خوب صاف و سبز و پر علف و پر گل و بوته است دست

چپ در است از اول راه اے نیم فرسنگ و یک فرسنگ شتی کوههای برف اری شود
 قدریکه فتمت کو بهای دست راست آب صاف یاد می بقدر ده فرسنگ میام
 قدرے دیگر که راندیم سیلاب پُر تر و رے جاری بود باز قدرے که راه طے شد آب صاف
 شد و میام بعد از آن باز سیلاب جاری بود معلوم شد منبع ابهر رود از کوههای دست راست
 است و به چکر میسر شکار و در دامنه کوه پیدا بود یک فرسنگ از راه و در است بدست راست
 و در بین انداختم خانهای متعدد و قوے و دره و تپه پیدا بود که تقریباً بقدر و دست باب خانه
 بنظر آمد اما درخت و سیزه بسیار کم و در مثل این است که نباشد رسیدیم بحمید آباد و سیلاب
 عظم که مال محمد والد له مرحوم بوده و سپهر سالار عظم خریدیده است باغ و کلاه فرنگی و اریو نجاب
 نه بار خودیم حالا اول بنفشه این جا است بنفشه خوش رنگی دارد از ابهر رود آورده اند
 بعد از نه بار سوار شده قدریکه راندیم بحسین آباد و میرزا محمد حسین حاکم کاشان رسیدیم
 و صحراے دست چپ منور برف بود کو بهای دست چپ پهنه راعت دیم است
 تا رسیدیم بدیه سلطانیه گنبد شاه خداینده خراب و لے باز به پا و آثار قدیش نمایان است
 اما انشا الله باید تعمیر بشود رسیدیم بهارست سلطانیه پیاوه شده فتمت بالاسپهر سالار عظم
 ملک آرا را به حضور آورده بود همه جا رگشته آمدیم پائین سوار شده فتمت سجاد که چمن بانی
 عمارت زده اند حاجی محمد حسن خان پیشخدمت که مدتی است در خدمت است عصر دیده شد
 امروز باز باد بد سلطانیه میآمد شب ایستاد منور و ختنه های اینجا بارگ نکرده است امروز
 در بین راه یک برآمدگی کوچه بقدر ده و چنان زمین میدید شد بالا و آن که میروند گنبد شاه خداینده پیداست
 اینجا را که و الله که میگوید آن طرف پته هر چه آب جاری میشود داخل زمین شده و نه بجای رود
 و این طرف پته هر چه آب جاری است سمت دوه خانه ابهر و و میرزا عجب آن است که این کوچه

که منج این آبهاست چندان ارتفاع ندارد و از هیچ طرف نسبت بسیار ارضی تفاوتی
 ندارد و سه شنبه دوازدهم - امروز باید بزنجان برویم از سلطانیه از زنجان چهار فرسنگ نیم است
 اردو را نیم فرسنگ هم بالاتر از شهر و بیابان حسین آباد ملکی پاشا خان سرتیپ سپهرالدوله مرحوم زده
 بودند که نیم فرسنگ تمام راه بود بجا که نشسته اندیم صحراست سلطانیه خیل با صفات و شب
 رعد و برق شد باران هم گاه گاه می آید و روز هم گاهی بار بود گاهی آفتاب جلگه بسیار خوب
 است تمامش یا چمن است یا زراعت مرغهاست قاز لاق خیل خوب میخوانند و قدیر که از قاز
 همیشه رسیدیم که امش الملکی مال مظفر الملک است که بهادر است است برف دارد و کفرنگ
 و نیم مسافت کو بهار دست چپ هم برف دارد و از دورتر است چمن بهار افتادیم و دو خانه
 ارضی که زنجان بود است محلو بود این دو خانه چون از چمن میگذرد با تلاق محلی است که آب
 از آن نیکو رود عرض رودخانه هم کم است اینجا باز یاده از پنج فرس نیست اما از زنجان و
 پامین نزدیک میسر شد کم کم آبها دیگر هم داخل و مخلوط آن شده بزرگ و عریض میشود مرغابی و
 بعضی طیور دیگر زیاد داشت تا اینجا که بهمار افتادیم و دو فرسنگ راه آمده بودیم همه جای زمین مسطح
 از اینجا بعد دره و ماسور شد و کم کم کوه دست راست نزدیک از کو بهار دست چپ و در میشیم
 تا زپل سه چشمه که سر رودخانه ساخته اند گذشتیم رودخانه بدست چپ افتاد و چمنهای زیاد از چمن
 در آمده جز رودخانه میشد از سیلابها در رودخانههای متعدد هم گذشتیم که همه از طرف کو بهار دست
 راست جاری موخل این رودخانه میشد بعد از گذشتن از پل بفاصله دو میدان آب تپه ها
 و ماسورهای بزرگ پیدا شد و حال گردید باین کو بهار بزرگ دست چپ و این تپه ها که معبود
 تا قریب بشهر زنجان نزدیک شهر دره و ماسور است و ماسور و کم کم مفقود و منتهی بصحرا
 گردید و باز کو بهار دست چپ پدید آمد دست راست هم تپه داشت اما

کوئی پتہ نہ تھا ورنہ ترست و مساوی با صحران می شود و کوہ ہماچ و دست راست ہر چہ بشہر زنجان
 نزدیک می شود کم کم کو چتر و کم پرف تر میگردد خلاصہ مسافت زیادے کہ راندیم بدین دیرہ رسیدیم کہ
 مسکن محل نشین علی خان سرتیب است خود او ہم با سپر شہان جابجہ نمودند علی نقی خان
 بسیار مرد درست بختی است ابتدائے آبادی و باغات زنجانہ رود از دیرہ است دیرہ دیرہ
 بزرگ پر جمعیت است خلاصہ راندیم تا بشہر زنجان رسیدیم باغات زیادہ درہ ہا و کنار رودخانہ
 درخت ہلو تازہ شکوفہ کردہ تیریزی ہنوز بیج سبز نشدہ بود اہل شہر ہمہ باستقبال بیرون آمدہ
 بودند جمعیت زیادے دار دار شہر گذشتہ بحسین آباد ندبور کہ منسزل ہا بود رسیدیم جابجہ صفائی
 است چادر مارا کنار دریا چہ طولانی زدہ بودند امر و دیرہ باین طرف اے حسین آباد انقطع
 باران بارید مردم تر شدند الباقی خان کہ نوشتہ بودیم بجا پارمی پارس میر و دہنوز ایست
 شب اے صبح باران آمد ہمہ زمین گل مردم تر شد و شدید شدیکر دزم کہ چہا رشتہ بہ سیر دیم
 بود لا بد اینجا اتراق شد ویشہ انباران ہمہ چادر ہا خواہیہ و مردم صدہ خودہ بودند و در چہا رشتہ
 چہا دیم باید برویم بہ نیک پڑ ہوا صاف آرام تا بسیار سرد بود سوار کاسکہ شدہ راندیم از باغ حتی
 زمان عبور شد شکوفہ زیادہ و دشت راہ پشت بلند است بروخانہ نزدیک شہر ہم کنار رودخانہ
 دیرہا و باغات خوب زیاد است اول دودیرہ بود متصل ہم کوہ شکان میگفتند خلاصہ دیوان متیل حنا
 ہماجر است بسیار دہات پڑ اشیا خوبیت بعدویہ باریت آنہم خالصہ متیل لکن الدولہ است
 باغات اشجار زیادہ دارد بعد ازین دیرہ چہرنگی منظر الملک است و باغات اینجا بہار افتادیم بسیار
 سرد بود بعد از نہار بکا کاسکہ نشستہ راندیم طرفین اہمہ درہ و ماہور است تا میرسد کوہ ہماچ
 بزرگ میرگادند پشت کوہ ہماچ دست چپ است کوہ دست چپ کہ تا اینجا است طرف
 مشرق کشیدہ بود در محاذی دہ چپ یک کوہ بزرگ بلند سخت پربنی شکل شدہ شہر کوہ ہماچ

برایان بزرگ
 غلو و پتہ
 دست نیم است
 حرم زدہ
 دست و شیب
 یارو خے
 رفتہ ریکہ افتہ
 کوہ کفرنگ
 و خانہ سہا
 ت کہ اسب
 زنجان و
 سر غالی و
 زمین مسطح
 دیشیم
 از چمن
 ہماچ دست
 پتہ ہما
 عبور
 صحر
 دشت تا

کہ یہ ساق شاسہوں نہایت ازان جارشہ کوه از طرف مغرب منحرف شدہ و جنوب و جنوب
 از درہ گذشتیم کہ رودخانہ سارمساں کو از آن جاری بود و میرفت تا بہ تہجانہ رود و خل مشیخا آب
 داشت قدریکہ رفتیم راہ از رودخانہ کم کم اے دوفرنگ رومال لطیف دست راست شد بعد از
 رودخانہ نیکی گذشتیم این رودخانہ ہم خیلے آب دار و بزنجانہ رود میریزد و ہمہ این آبہا داخل قزل
 اوزن شدہ و بغیر رود ریختہ منصب دریاے خرمیشو جمع راہ اینجا ہا درہ و ماہور است خلصہ
 دوبارہ برودخانہ نزدیک شدہ تا بار دور رسیدیم راہ امر و چہا فرنگ بود چادر ہا را لب رودخانہ
 زدہ اند و یہ نیک بے بزرگ است یک کاروانسرا کہتہ قدیم دارو کہ در نین سلطنت شاہ صفی
 اول حکم آن پادشاہ بدست میرزا محمد تقی اصفہانی صدر اعظم و مشہور سہ بکھار و چہل و نہ ہجری
 بنا شدہ است درین اطراف ایلات رشوند قشلاق دارندہ جمعہ پانز و ہم بآن مزار کہ از
 املاک مظفر الملک است رفتیم یعنی چون بسیرچم دور بود آق مزار را میان منزل قرار دادہ و دور
 ساختن جمع کردہ بود و نہ بالا ترا آن دیہے است کہ سدرہ میگوبند اینجا از ارضی آنجا است چاہا خانہ دار
 خلصہ ہمہ جا از کنار رودخانہ میرفتیم طرفین راہ درہ و ماہور تا ہمہ سبز و پر گل است بو تہ گل بیش از ہر
 شد انواع گلہاے دیگر ہم بود از زر و سفید لاکو چک بزرگ بعضی کوہا و زمینہا خاک است مثل
 شورہ زار اما پیچ سنگ درین صحرا بانیت یا چمن و سبزہ و گل است یا شورہ زار کہ اسب
 فروختہ رود و بہ امت میرود راہ سہ فرنگ بود اے عصر منزل رسیدیم - و دو شنبہ
 ہشتم از جادی الاخرتہ باید صبح تاریک وار و پارسیں شہویم یکبار دیدیم کالکہ ہا ہستادہ
 پیش خدمت ہا گفتند بگا پارسیں رسیدہ ایم آمد ہم پامین نظر آقا وزیر مختار
 پارسیں وزیرمان خان و میرزا جواد خان مستقیم کہ اسباب اسپنوریون
 آوردہ است و میرزا رحیم پسر حکیم الممالک کہ سفر سابق با آمدہ بود دے حال در لندن مشغول

تخصیل زبان انگلیس بوده و زبان را خوب آموخته است و در نظر صاحب منصب انجانب بار
شال ماکاهول که اسم کپو کونل لاملول و دیگر کپو کونل آبی اسب با میو بی پرستن مترجم شده
که بنیابت میسودا و نیک تون وزیر امور خارجه نسکه که امر وزیر مجلس لشکر برلن رفته است
آمده بود همه در کار حاضر بودند خلاصه سوار کالسکه شده و در بشتر آمدیم جمیع مردم خواب بودند
بیچ صدای نبودار و گران هتل یعنی نهان خانه بزرگ شدیم که بر کادهم امان منازل
اطاقهای بسیار خوب جاره و معین شده است و همه پادشاهان که پاپیس می‌آیند و بعضی فغانی می‌نشینند
میکنند بعد از قدراستراحت این الملک و نریمان خان مهدی قلیخان اختاگره گفتیم کالسکه
حاضر کنند که با کپو میسون برویم کالسکه چون قدری در حاضر شد دو ساعت خوابیدند و کالسکه
بخوانی شب را آمدیم بعد از خاسته نهار خوردیم مثل آنگان رئیس جمهوری فرانسه دیدن داشتند
قدری صحبت داشتیم بعد از رفتن ما مثل کالسکه نشسته اند و تر و کار و رفتن تو می کپو میسون
یعنی رودخانه سن در وسط است این طرف سهیلغ است و باغچه گلکاری قهوه خانه متعدد و کار
چین مصر ایران تونس و صنها و آبشار با وفوار با و تالار بزرگ کونسره که از زیر آن آبشار جاری
است و زیر دست آبشار و صنها و وفوار است و جنب تالار کار می والان است که شایه گشته
قدیمه اینجا گذاشته اند بعد از پل رودخانه که میشود باز خیا بان و باغچه و وفواره با و غیره است اینجا
داخل اصل کپو میسون میشود که در شان مارس ساخته اند و تر و کار و والی دم کپو میسون مسافت
زیاد است بعد از قصر قاجار تا در و روزه طهران از کثرت از و حمام مردم نمیشد راه رفت
را تماشا کرد همه بنام کپو میسون از آسین و بلور است از سیرت و دولت و مملکت متاع و آدم
اینجا است اگر نخواهم شرح تر و کار و کپو میسون و امینه و وفوار با و آبشار با و باغچه و گلکاری
و خیا بانها و چینهها و تماشا شایهها و باغچه غریبه کل دنیا و خرج که در اینجا و این بنا با و فراسم آوردن

بار دوم
و در خانه
نیکی و بار
در بعد از
نخل قزل
ست فلامه
و در خانه
مناصفی
بهر سحر
نمرا که از
اراده و سور
با پارخا دارد
پیش از دیدن
است مثل
که اسب
شبه
در اینجا
میر مختار
کپو میسون
نخل مشغول

این اسباب شدہ است یا مرد و تم محل شدہ اند و منافع کہ کمپانی این بازار و صاحب این کامیاب
 و از جام دنیا را کہ در اینجا بچہ وضع می نمایند و میر و ند و وضع دالا ہنہا سے تو سے اسپورسیون و جوارات
 نفیسہ اشیا یکہ از دو پول لے صد ہزار تومان قیمت و ارزش دارد و غیرہ و غیرہ را بنویسم
 تفصیل بدیم یک کتاب علمی ہ بقدر شاہنامہ بدست گرفتہ تاملے کہ اسپورسیون
 برپاست ہمہ روزہ از صبح الی صبح روز دیگر مصللاً بنویسم باز عشری از عشر و اندک از اسیار از
 ہرگز بخوانم تو انست بنویسم تا شخص بخشیم خود بند محال است بتواند با خیال و تصور بچہ وضع و محکم
 کند و تصور سازد خلاصہ با کمال خشکی مر حبت کردہ مار سیدیم بدتر و کا و در ویرن در آن ہم
 حوض ساختہ اند و آ رہ افشان غریبہ دارد کہ بار تعلق زیاد کاپ افشان بالا میرود و در آنجا ہم
 باغچہا و قہوہ خانہا سے زیاد و امینہ متعددہ دارد و سوار کا سکہ شدہ فتم بمنزل این بعد از روز پنج
 از پاریس انشاء اللہ دیگر وقایع را روز بروز مفصلاً بنویسم نوشتہ ہاں مطالب و بعضی فقرات لازم
 را بنویسم این منزلی کہ ما داریم گر ان ہوٹل است بسیار عمارت بزرگ عالی است البتہ تقریباً دہ ہزار
 اطاق و تالار و پورٹ دارد و ہمیشہ البتہ دوسہ ہزار نفر در اینجا غذا میخورند و میخوابند و با وصف این طریقی
 است کہ هیچ معلوم نیست کسے دیگر ہم در اینجا بمنزل در و صفا اینجا یک نفر نیست از قرار یہ کہ
 گفتند کمپانی اینجا را بنا کردہ بہت حقیقہ را علمہ جات و مھر و لو کہ دارد و ہمہ اطاقہا با اسباب و
 جل است در ہا ہمہ کیا چہ آیین یعنی بلور بے حیوہ است و اطاقہا سے ہمہ چیل چہ اغہا سے بزرگ
 عالی دارد و گر ان ہوٹل بسیار نزدیک است بکران و پر یعنی تماشا خانہ بزرگ کہ نا پلین ہم بنا
 کردہ و بہت بہت کرد و تو مان خیم آن شدہ و تازہ سہ سال است کہ با تمام رسیدہ است و بہت
 سہ شب تماشا میدہند و ساز میزند اما مکان و صفت لیہا ہی آن بسیار گر ان است مجلوین ہوٹل
 و این تماشا خانہ میدانست کہ از پنج طرف راہ بچہا و بلوار و ہا سے مخصوص در و از صبح الی ہفت

ساعہ ہاں از شب گذشتہ علی الاضوال بدون دقیقہ القطع کالسکھا سے مختلف از ہر جہ و ہر قسم
 دامن بوسہاے بزرگ یعنی کالسکھا سے کہ یہ دو طبقہ کہ ملو از آدم است و رفت آمد است صد
 عوادہ کالسکہ آنے قطع نمیشود مثل و دھانہ ایست کہ صد آن بگوش برسد ازین عبادہ
 کالسکھا براے روشن شدن پیادہ خیابانہ خطر دار و پر دوزیوایے پیچیدہ سالہ درہین کو چہ پیر عوادہ کالسکہ
 رفتہ فوراً مردہ بود و در کوچہا بحر صد اسے قرقر کالسکہ و عوادہ و صد کالسکی کہ بطر خواصی صد
 میکن و بگوش صد اسے لفظ اوی متدی میرسد و صد اشرق شدن قبی کالسکہ چہا و صد کال
 امنی بوسہا براے خبر داری مردم کہ زیر عوادہ نمائند و دیگر بیچ صد ادرین شہر شنیدہ نمیشود و انھا
 حیرت و تعجب است کہ این ہمہ مخلوق از ہر جہ و از بزرگ کو چک کرد و آخر ہاں شہر کو چہاں پست
 حتمی پچہاں کو چک از احدی صد ابقا عدہ بلند نمیشود و ابد اکی بلند حرف نمیزند و دو بچہ
 ہرگز دست و پنجه شدہ نزاع نمیکند ہر کسی بچہ کار خود است و سر پائیل اندختہ راہ میرود و
 یکدیگر بخو محو حرف نمیزند خلا صد و زویم و زویم بزم باز دید فیتیم بھارت اینزہ کہ منزل رثال کہ
 است از جہاں رثال ہم بود قدرے صحبت داشتہ برخاستہ آمدیم منزل بعد سما کپیو لسیون فیتیم
 نظر آقا وزیر مختار و زمینان خان بودند از در نزد و کا در داخل شدیم اما امروز کو نوں احتساب
 بود مردم را پس و پیش میکردند خجائے گشتہ بھارت ایران رفتیم بسیار پیو پیافقہ از عمارت
 مصری و تونسہ و چینہ و زاپونی نزدیک عمارت ایران است تا حسین علی محار صفہائی کہ سابقہ ہم
 عمارت اسپوزی پیون وین با ساختہ بوساختہ است خودش ہم حاضر بود این عمارت شبہ برج عرش
 آباد است اما ہماں مرتبہ اول یعنی یکسو ضخانہ کاری مرتبہ تھانی است کہ جو صم فرار
 آبان محجد بعد پلہ خود بالامیر و درومی فضخانہ طاق آئینہ کاری مقرر بسا ریا خودی ساختہ ہا و در ہا
 و بخار سے ابن عمارت ہمہ از ایران ساختہ آورہ اند مردم خیر تماشا و انجاما بیا بید قدر شدہ است

پامین فتم از پل نیا که ششیم روس این پل که وسط تر و کا درود اسپوز سیون است بیستیم از پل نیا
 رودخانه سن در کمال صفای از زیر میگردد و ششها که کوچک بخار دایم در آمدند است از طرفین به خوانه
 که کوچ است که از زیر پل میگردد کال سکها و اسی دایم در رود دست در جلو از دور تپه ها و بلند میاه جنگل
 مونترید است که راه آهن از شهر بور ساک و از اینجا بشهر از بغل این بلندی از نومی جنگل میگذرد
 و در بخارش مثل یک مار سفید میچرخد میرود و یک تریار خطر راه آهن دیگر است که از اینجا کال سک
 عبور می میکند خلاصه فتم تا رسیدیم نومی دالاهای و قسمت ها اسپوز سیون که هر یک محل مخصوص
 و قسمتی علیحده دارد از قسمتها انگلیس و فرانس و ژاپون و روس و منس و آلمان و نیکی دنیا و ایتالیا
 و دول کوچک نیکی دنیا و غیره همه جا گذشته به سمت ایران رسیده آنجا قدری ششیم متاعها و خوب
 داشت حتی آلات حرب ایرانی خاتم و غیره که از قرار یک میگفتند که از آن آلات و اسباب حرب اکمیل
 تومان خریده بودند زیر بهای نصف همان پارچه های یزد و کاشان و غیره و قالینها و فرشهای
 خوب متاع ایران خیلی در اینجا با مرغوب است و قیمت و علم میخرند که برده منفعت دارد دولت آلمان
 این نوع متاع نفرتاده است بهیچ وجه مگر بعضی پردهای نقاشی دولت عثمانی هم بواسطه حوادث که در آن
 مملکت داده است نه متاع نه ماکور فرستاده است خلاصه شرح متاع و صنایع و اشخاص مختلفه را از
 زن و مرد حتی سیاه افریق و عرب شامات و سیاه جنوبی دنیا از زن و مرد اهالی جزایر و کجا
 و حبشی و ژاپونی و هندی و غیره و غیره را بهیچ وجه نمیتوان نوشت و شرح داد بعد با کمال احتیاج از
 در قوه خانه دووال بدون فته باز خلع راه پیاده فتم تا کال سکها رسیده سوار شده از دروازه البید
 و باغ انوالی و باغ وحش حیوانات متعلق با اسپوز سیون است از قلم بمنزل پلی انگلیس و دیون پلی روس
 پرس آژونف بحضور آمدند و یک دست سپر بادشاه ایتالیا که سابقا پادشاه اسپانیول بود
 کی سال سلطنت کرد بعد بخوابسته است غافل و در همین مهمانخانه ما منزل دارد و در بدین مآل

نامہ خسروان

ہوشنگ

پوسیا یک پسر زادہ کیو مرس پادشاہ ہے بود بادانش و خود بی نامہ و در دانشوری نگاشته کیسے
 از انہاراجا ویدان خروگو بندہ بنے از ان راحن سہل دریافت کردہ زبان تازی در آوروہ پیدار
 آن نگارش نشانہ است از نیرے دانش او پارسیان برآوند کہ پیبری داشته و از بسا سگ
 و آگستری اورا وادینا میدزد و این گروہ تختین بنام پادشاہ دوین ہست کہ پیشدادیان مینا
 برنے اورا ایران نامند و این کشور را بنام سے خوانند پارس نژدہ تختینش نیز گفند اند پارسیا
 گویند اور پس ہمیر پوست ساہا و جہان بود چہل سال جہانگیری کرد و ہمیر بر سر نہاد آہن
 از سنگ بیرون آورد و از ان ساز جنگ ساخت از شیم و پوست رو باہ و سموزیر انداز کرد و کارینا
 در آورد و بر آبادی آتخر کہ پاتے تخت بود و پیغرو و دو شہر ساخت شوش و بابل اگرچہ برنے برآمد
 کہ بنیاد بابل از فحاک ہست روزے جاے نشین خود ہمورس را خواست گفت اے فرزند
 و بلند مراد استے سے و درستیہ پیمان وزیر کے ہوشنگ سے دانش تو امیدے بزرگ ہست
 سپید است کہ در نہات نگارش دانائی ہست آمارہ شہر یاری پس از من توئی اینک کشور تو کند اشتم
 و تو را بنگامد سے مروان بر گشتہ امین بہ گفت بدختمہ نیاکان خود ستافت در آن جا بیکہ ہنگامیکہ

جہان ناپائدار را پدید و گفت پرستش یزدان پرداخت از اندر زما سے دوست کہ وہ
جاویدان خود سے فرماید و آن نامہ ایست کہ ہوشنگ نگاشته

اندازہ

آغاز و انجام بسوے یزدان پاک است یاری از دوست ستایش اور ستر است۔ ہر آنکہ
آغاز است ساخت ستایش پیشہ کرو آنکہ از انجام آگاہی یافت بندہ شدہ ہر کہ یاری از دوست
فروتن گشت کہیکہ از خود او دوش و سے آگاہ شد بہ بندگی گردن ہنار و از سر کشی چشم پوشید
فرمودہ بہترین چیز سے کہ از خدایہ بندہ رسد و انش این جہان آمرزش آجہان است خوشترین
از رو سے کہ بندہ از خدا ورتند رستی است نیکو ترین سخنان ستایش یزدان پاک نیکو کار یہاچار
کوئے است و انش۔ و دوست و دشمن آن۔ پر پیڑ گاری۔ پاک نشی۔ و انش و انش
ایمن است و دوست داشتن انش بکار بدن آن پر پیڑ گاری شکیبائی است پاک نشی بود سے
خواہشہا فرمودہ ہر کیش مانند نہ ایست کہ و یا یہا چند پاماندہ شدہ ہر گاہ بر پاید زبان سدہ آباد سے
آن نکوشند بزوی یا یہا دیگر ویران شود و آباد سے آن چنانہ دشوار گرد و پس اگر کیے از اینہا سے
کیش از یافے رسید چشم از ان ہوشند رفتہ رفتہ آئین سے دیگر ویرانی کشد و کیش بجای نماند
فرمودہ کہ خوے بندگان یزدان بجا پاید پسندیدہ برجاست و انش۔ و برو باری و پاکد امنی
و واد۔ و انش ہر نیکوئی بر دوست یافتن ہر نیکوئی است و انش بہدکاری بر سے پر پیڑ از ان است
و انش کہ و اچون جان متن اند و انش بیخ است و کردار برد و انش پدر است و کردار پس و انش
بے کردار پسندیدہ نباشد کہ در بید و انش انجام نرسد نیز فرمودہ کہ تو نگری در بے نیازی است
و اسایش و گوشہ نشینی از روی دیگر گذشتن از خواہشہا سے زیان کار و راستی و دوست کاری

او بزرگوار و در پیوسته - هم گفته است برون آوردن مندی را زدن خود نابار شود و بند پا سے تو و
 آسایش یابد تن تو میفرماید شنگار پشیمان است اگر چه ستایشش کند و شکست سوده است
 اگر چه سزانش نماید فرمود تو انگری در خرسندی است و در ویشی و جسدین تو انگری سپاسدار
 بینیا هست اگر بر بند و گرسنه باشد بسیار جو اگر هم گیتی از دست در ویشی است از من اگر چه
 دارا جهان باشد تنگ است است و ایری بزدلی است پاهان و در کارهای بزرگ و
 شکیم بودن از پنجه است در خاک ناپسندیده و شست و شستن بی جو اندری است خود واری
 و نیر و مندی بختایش است پیش بینی بهنگام ستوار است کار میفرماید لگام آسایش است
 اندوه و آسایش زیر بارنج است فرمود و رفت نزدیک است و درست تو نیست و زو شب
 باتندی در گذرند می گذرد که روزگار بگذر میفرماید گرانی و در مرگ و در پیوسته نگران باش
 او فرموده هنگامیکه آسایش تن با تو کرد از مرگ بیندیش می که از آسایش خوشنود گردی
 اندو گین باش از رنج که بازگشت آسایش بسو است دیگر گفته نرمی بهتر از سختی و استگی
 خوشتر از شب کردن است گوید هنگامیکه پادشاه زبردست شود اندیشه اش کج گردد و راستی از و
 پوشش باند نشونده را سرانیت که سخن گویند را بنوشند و در چایا نخستین گویند و او درین
 رنج شکیم است و و هم خود مندی با کسی که باو نیکی کرده باشد دشمنی کرد و سید مومزن شکار پرده
 دار است چهارم از من باند که شکیم است میفرماید سران است که چهار پذیر نیست -
 و دشمنی جویشان - رشک همرا - خوشتر خسروان باند و خفته دیگران - سید نیکو کاری است
 که زیان پذیر نیست - پرستش مایان یزدان را شکیم است و دانشوران و او دشمن بزرگان
 و دیگر چیز است که سیری ناپذیر است تن آسانی - زندگانی - اند و خشنی فرمود و بختی که برادران فرستد
 چاره ندارد و بهترین دام است آن مرگ است بدترین اندوه و خواهش نیستن این جهان گفته

سچیز در گیتی خوشی است سچیز اندوه شکیبائی بهر چشمتش آید۔ اندوه روز سے فردا خوردن سچیز
 نیکو کاری رنج آزمندی۔ خوش است از مردمان۔ آرزو سے چیز کے کشیمالی آرزو فرمود و چهار چیز
 بختایش است۔ بنیاد و نهادن۔ زن خوشستن۔ زرداوان۔ دارستہ بودن و چهار چیز رنج
 است۔ زن فرزند بپار تنگدستی۔ ہمسایہ بد۔ زن نافران۔ دوستیہا سے چہار
 است۔ بیماری و ناتوانی۔ بیماری کہ در زاد بوم خویش نباشد۔ دام فراوان۔ دوست
 راہ پیادگی۔ گوشت زن نیک آسائش مرد و آبادی خانہ ویاری و ہندہ بر نیکو کاری است
 فرمود کسی کہ نتواند چنین کار نکند اور امر و متوان گفت ہا زن کارزار کند و پیوستہ نیاید
 بند جگر و با انجام رسد گذشت کند و در و در و سچیز است کہ خود مندانی بیدار یا در بند و اورانی
 چہان۔ دیگرگون شدن آن رنجہا سے او کہ چارہ پذیر نیست۔ و چہیز است کہ فراموش نہاید
 کرو۔ خدا مرگ۔ و چہیز است کہ از یاد باید برو۔ اینکی کہ کیسے کنی۔ پدی کہ کسے بہ تو کند۔
 نیز گوید نہ بآرزو بے نیاز توان شد و نہ بخود آرائی جوان و نہ بدار و نہ درست۔ اگر تو را چہار
 چیز باشد در گیتی بخود و انخواہی بود۔ مانے کہ از کار خود بدست آری۔ پایداری در دوستی
 راست گوئی۔ پاکد امنی۔ فرمود شش چیز در چہان کامرانیست۔ خوراک گوارا
 فرزند نیک۔ زن ہمراہ ہمہ نشین مہربان۔ سخن راست۔ دانش فراوان
 فرمود و فرمایہ از آموزگاری بہ نگر و۔ چنانچہ از آہن پشت شمشیر گر ان بہا متوان ساخت
 نیز از وہت کہ سچیز فوسہ جاس و مند بہت۔ گذشت در ہنگام گر سنگی بخود واری در
 ختم۔ بختش در تنگدستی۔ گوید خود مند ان را بچیز نیایدنی امید نیست و چیزے را
 کہ در خود و داند بخود اندو کاسے را کہ نتواند بگردان نگیہد فرمود ہشت چیز از بآزبائی
 است۔ ختم بے پایہ۔ بختش بے جا۔ رنج و تہیہ کاری۔ انتناختن دوست از دشمن

۱۔ از گفتن بابیگانہ گمان نیک در بارہ مردم نیازمودہ کہ باور کردن سخن بہ خردان
۲۔ بچار گفتن در ہنگامیکہ سود خشت و فرمایش اداست کہ ہر کس بہ کنگاش کار کند ہموارہ
۳۔ سودہمست بدوشتہ پادشاہ منازکہ نزدیکان اوباو دشمنی در زندہ فرمود پادشاہ راستی نشاید
۴۔ ہنگامیان کشور است و شایستہ نیست کہ ہنگامیان را دیگرے نگہداری کند بیفرماید
۵۔ پنج جازین گفتار و درمباش و خود را اندوگین سازد چہ روز کار دشمن فرزند آدم است
۶۔ پس ہر ہیز از دشمن خود چون اندیشہ در کار دشمن خود کنی اندر دیگران برست تو نشاید

تہمورس

آنکہ پارس از تازی شناسند دانند کہ تہمورس باطوا و تازیان تازیان است چنانچہ
کیومرذ و کیومرث طہمورت نیز تہم مرز است تہم در پارس و لیر را گویند مانند تہم
پس تہم مرز پہلوان زمین است پسیر یا بنیرہ ہوشنگ بود برست بر آئند کہ دیو برادر
زادہ است اوراد یوبندیدنا مند پس از ہوشنگ باورنگ شہریاری نشست ہنگامی
مردمان ملکیت بآمین کے کار داشت و مے گفت مردمان ہر کشتی خواہند نگاہ دارند
ہر بیان اینکہ پازراہ درست کاری بیرون ننہند پانصد سال پادشاہی کرد و یار دستور
بود و خود مند کہ بہر پست و دانش و بزرگواری منش کرد روزگار خویش بود پادشاہ چہ
دستور بآبادے کشور و نگہدارے لشکرے پرداخت چند تن از بزرگان بدستور رشک
برده تخم دشمنی شاہ نیز و دل کاشتہ و این سخنان را بہانہ کردہ آغاز سرکشی نمودند
مے گفتند اگر چہ شاہ و دستور و رنگہ دارے مردمان بہمانند ہر شاید ہوشنگ کیسری
را بہانہ ساختہ گوشہ گیری کرد و بارہ برگرد و این روش تازہ را نیکو نشمارد و پادشاہ

دوستو بابہنگ گردنکشان باشکرے آرہستہ آمادہ کارزار شدند اگرچہ سرکشان پیشیان
 شدہ یوزش خواستند تہمورس سخن ایشان نہ پذیرفت و انہار البندر ارسانید فرنگیان برآند
 کہ ہوشنگ برادرزادہ خود تہمورس را در روزگار زندگانی خویش بچیان دیگر فرستاد و بود۔
 پس از گوشہ گیرے مردے پیدا شدہ چنین و نمود کہ تہمورس و جاسے نشین
 ہوشنگ نم۔ این بودے چند از بزرگان سخن اور اباد و زندہ شدہ مکین خواہی برخواستند
 در روزگار وے خشک سائے بزرگ پدید آمد بزرگان را فرمود بخوارک شبانگاہ ساختہ خوش
 باد او بدرویشان و ہند بنیاد روزہ از آن روز شد گویند مرگام گی بزرگ پس اشہم ہر کر اول پندہ
 سے مردماندہ وے را از چوب و سنگ و زر و سیم سے ساخت و پیوستہ وے آن نگارست
 بت پرستی از آن روز پدید گشت و سپاہان او بنیاد نہاد از سخنان آن شہر یار بہت باندک
 شکبہ شدن نیکوتر بہت از بیا خواستن نیز فرمودہ پادشاہ نیک اندیش باید کہ در گاہ
 ختم و برتری آن کند کہ در ہنگام آشتی و پستی با انجام تو اندر ساند۔ در قریب وں نام آورده کہ در
 گاہ گارے را تہمورس فرمان بکشتن داد وے زبان بدست نام کتا و پادشاہ اور را کہ فرمود
 کہ چون مرا دست نام داد اگر اور البندر اس نام برے آسایش دل من خواہد بود نہ برے
 پاس آمین *

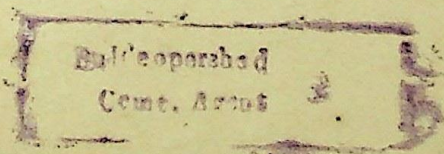
جمشید

تاش جم چون رویش مانند شیدے و خشید جمشیدش گفتند۔ تہمورس ہوا
 فرزند نہ بود جمشید وے را برادر یا برادرزادہ است پس از تہمورس خرو مندان و
 بزرگان پارس را و گرد آمدہ باورنگ شہر یاریش نشانیدند پیروزے روزگار وے

روز افزون بود هر چه بر نیکو کاری می فرمود و پزدان مهر اورا در ول مروان بیشتر جائے
 میداد و در جوانی مانند پیران کار دیده بود بر بنیاد و تخریب و چنانچه از جگر تاراکم در
 کسره آبادان ساخت بنیاد و سراسر بلند پای نهاد که تحت جمشیدش نامند و هنوز
 بر نعل از ان بنیاد بر پاست و چهره مانع نگاشته اش بر جاست بهمانگره ای که از پارس
 گذر کرده اند از ویداران نمایشها و شکفتند و نمونه و شهابی نیکو که اکنون در میان مردم
 است آنجا پدیدار است و چنان می نماید که در آغاز جهان پیش از آنکه دیگران همنمند
 شوند پارسیان و انشور و همنمند بوده اند چون آفتاب و نختین خانه بهار شد و روز شب
 برابر گشت و در آن کاخ نبشت وزیر و ستان را بنوید و او گسری خوشنود کرد و بر آنها
 از ویم افشاند و خویش بکارانی پرداخت و آن روز را نور و نام نهاد که هنوز پارسیان آن
 جشن را بر پا میدارند و فیساغور رس یونانی در روزگار و سب بوده ساز و آواز را
 بر سس سرخوشتے این شهر یار از نو پدید آورد و گویند باوه در روزگار این پادشاه پیداشد
 چنین دستان کرده اند که جمشید انگور را بسیار دوست می داشت فرموده بود و خنجه
 انگور فراوان ریخته تا در زمستان بخورد چون سربازان کرد و انگور را اگر گون و آب آن را
 چندان تلخ یافته که شاه اورا از سر بنداشت در پشت خم نوشت که زهر دین است
 کینز که که برنج سرگر قمار و از زندگی بیزار بود و بر سب و نالودش خویش در پنهانی از ان
 بیانشامید و خواب شد پس از بیداری خود را از رنج رسته دید شاه از سودا و آگاه می
 یافته بنوشید تا رفته رفته زهر کشنده مانند آب روان آتشامیده شد شهر یار و گروہی که
 پیرامونش بودند بر سب شادمانی پیوسته از آن می نوشیدند و آن را شاه دار و
 نام نهادند و استان جام جم هنوز بزبانهاست مردم را بچار بخش کرد و او دشمنان

(۳) جنگیابان (۲) بنیر گران (۱) پیشہ وران۔ واز بر سے ہر شے سرکارانہ گمانتے
 کہ روز بروز اندک و ایشان و رستے آگاہی دہند اندازہ فرنگ نیز از دست گویند پیش از
 جہشید گاہ جنگ جزو چوب و سنگ بکار بردہ سے شد آیین تیغ و نیزہ از دست کشتن
 و شستن پنہ و ساقین جامہ و رنگارنگ کردن آن را بہ مردمان آموخت شناوری و فروختن
 در آب و بیرون آوردن مردار بدینیز از دست۔ ہمہ نویسندگان برآند کہ نزدان پرستی را از
 دست دادہ خود را خدا خواند۔ پارسیان را چنین گمانے نیست۔ گویند جہشید پیر سے بود
 قرآن از مردم نزدیک و دست خویش پیمان خواست کہ پیر امون گناہ نگردد تا خدا بسیاری و رنج مرگ
 را از آہنہ بردارد و مردم چند سے بر پیر پیمان خود بودند۔ سر انجام پیمان شکستہ بگناہ نگاری
 کشیدند نزدان برآستہ گوشمال مردم جہشید نیکو کار را از میان ایشان برد و ضحاک
 تنگبار را بر ایشان براگجخت تا خون آن را بر جخت گویند بقصد سال باو شاہی کردار سے
 این سخن را نزدان سے داند نویسندہ چہا چہن شادستان کہ از شہر پاران و پیمبران
 پارس گفتگو سے کند برآست کہ جہشید پیمان پیمبر سے است کہ تازیان سلیمان دانند۔

PRESENTED TO GURUKULA BY DURG PARSHAD
 UNCLE OF BHIMCHAND KRISHNA KUMAR
 OF SAUGOR C. P.



نامہ شمعروان
کاران کما شمع
ن گونید پیش از
روست کشتن
ی و فروفتن
ن پستی ران
بید پیر سبک
باری و رنج مرگ
ند گنا هکاری
شعراک
ای کردار است
و پیران
دانند

Date of Issue
Amount of Issue
Issue price
Brokerage

W

1872/6

Entered in Register

Signature with Seal

1872/6



